ایک انمول تحفہ حج وعمرہ

بشکل سوال وجواب

www.KitaboSunnat.com

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ

تالیف: شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ

داعی / جدہ دعوہ سنٹر، سعودی عرب

Sheikh Maqbool Ahmad Salafi Hafizahullah

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

کتاب و سنت (محدث) لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- بسااوقات کسی کتاب کو اس کی مجموعی افادیت کے پیش نظر پبلش کر دیا جاتا ہے جس کے مندرجات سے ادارہ کا کلی اتفاق ضروری نہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیه

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	مقدمہ	1
2	حج وعمرہ اور آج کل کے مسائل	3
3	میقات اور احرام کے مسائل	16
4	ممنوعات احرام کے مسائل	42
5	عمرہ کے مسائل	58
6	حج کے مسائل	83
7	طواف کے مسائل	102
8	سعی کے مسائل	109
9	حلق وقصر کے مسائل	111
10	یوم الترویہ کے مسائل	116
11	یوم عرفہ کے مسائل	117
12	شب مزدلفہ کے مسائل	120
13	یوم النحر کے مسائل	120
14	ایام تشریق کے مسائل	127
15	طواف الوداع	131
16	مسجد حرام، مسجد نبوی، نماز اور دیگر مسائل	133

www.maquboolahmad.blogspot.com
https://www.youtube.com/@MAQUBOOLAHMAD
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث کاٹھمانڈو نیپال میں جمعیت احیاء التراث الاسلامی کویت کی طرف سے پانچ سال تک بحیثیت داعی کام کرتا رہا، یہاں رہتے ہوئے مجھے نیپالی زبان لکھنا اور پڑھنا آگیا اور اسی زبان میں دعوت و تبلیغ کے لیے شعبہ دعوت وارشاد بریدہ القصیم سے ویزا دستیاب ہوا اور وہاں تین سال تک نیپالی زبان میں دعوت و تبلیغ کرتا رہا۔ یہاں کی خصوصیت یہ رہی کہ متعدد غیر مسلم نیپالیوں کو کلمہ پڑھانے کے ساتھ مکتب کے زیر انتظام ہر سال حجاج کی دینی رہنمائی کا سنہرا موقع بھی ملا۔

پھر وہاں سے طائف کی جالیات منتقل ہو گیا اور یہاں تقریبا دس سال تک دعوتی فریضہ انجام دیتا رہا، یہاں کی اہم خصوصیات میں حج و عمرہ کی تعلیم اور دینی رہنمائی کے ساتھ سینکڑوں مضامین و مقالات لکھنے کا موقع میسر ہوتا ہے۔ پھر اس کے بعد جدہ دعوہ سینٹر سے منسلک ہوا اور اب تک منسلک ہوں اور اللہ کے فضل و کرم سے پہلے سے کہیں بہتر دعوتی ماحول ملا اور پہلے سے کہیں بہتر طریقہ سے دعوتی فریضہ انجام دینے میں مدد مل رہی ہے۔

مقدمہ میں اس تمہید کو ذکر کرنے کا اصل مقصد یہ ہے کہ مملکت سعودی عرب آنے کے وقت سے اب تک جہاں ہر طرح کی دینی اور علمی رہنمائی کا موقع فراہم ہوا، وہیں ہمیشہ سے اب تک حج و عمرہ کے سلسلے میں بھی لوگوں کی رہبری اور رہنمائی کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس دوران بہت دیر بعد ایک بات ذہن میں آئی کہ جو لوگ مجھ سے سوشل میڈیا پر سوالات کرتے ہیں کیوں نہ ان کے سوالات اور اپنے جوابات کو یکجا کرتا ہوں اور واٹس ایپ پر میرے جواب دینے کا طریقہ تحریری ہے اس مقصد سے کہ اسے کتابی شکل دی جائے جو لوگوں کے لیے علم نافع ثابت ہو۔

چنانچہ اس میدان میں کام کرتے کرتے جمع شدہ سوال و جواب کی بڑی لمبی فائل بن چکی ہے، ان فائلوں سے اب تک جنازہ کے مسائل، بنت حوا کے مسائل اور رمضان کے مسائل معرض وجود میں آچکے تھے۔ اب ایک نیا تحفہ آپ سب کی خدمت میں پیش کرنے جا رہا ہوں وہ حج و عمرہ کے مسائل سے متعلق ہے۔

میرے پاس واٹس ایپ پر سوال و جواب کا مستقل گروپ موجود ہے اور اس گروپ میں مستقل طور پر تحریری جواب دیتا آرہا ہوں، متعدد بار لوگوں نے میری آسانی کے لیے آڈیو میں جواب دینے کی فرمائش کی مگر ہمیشہ میں نے یہی جواب دیا کہ میں ایک خاص مقصد کے تحت مشقت اٹھا کر تحریری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب دے رہاہوں، آڈیو کا جواب زیادہ مفید اور دیرپا نہیں ہوتا مگر تحریری جواب زیادہ مفید، دیرپا اور قابل ذخیرہ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی ہے:

قیدوا العلم بالکتاب (سلسلہ احادیث صحیحہ ترقیم البانی:2026)

ترجمہ: لکھ کر علم کو مقید کرو۔

اسی مقصد کے تحت میں ایک زمانے سے تحریری شکل میں جواب دیتا آرہاہوں، آج اسی پرانی فائل کو پھر ٹٹولا اور حج وعمرہ سے متعلق مسائل اکٹھا کئے اور اسے کتابی شکل میں آپ کی خدمت میں پیش کر رہاہوں جس پہ مجھے بے حد خوشی ہے کیونکہ جس مقصد سے میں نے کام شروع کیا اس میں کامیابی مل رہی ہے۔ مجھے امید ہے کہ تحفہ حج وعمرہ لوگوں کے لئے بطور خاص حج وعمرہ کرنے والوں کے لیے ایک انمول تحفہ ثابت ہوگا۔ ان شاء اللہ

راقم / مقبول احمد سلفی

داعی / جدہ دعوہ سنٹر، (حی السلامہ)-جدہ- سعودی عرب (0531437827)

مقام: اندھراٹھاری، ضلع: مدھوبنی- بہار (الہند)

یکم ذوالحجہ 1445 مطابق 7 / جون 2024 بروز جمعہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حج وعمرہ اور آج کل کے مسلمان

سوال: حج وعمرہ اور آج کل کے مسلمان کے حالات کے تئیں کچھ نصیحت کریں کیونکہ حالات بہت خراب ہیں۔

جواب: ان دنوں حج وعمرہ کے تعلق سے ہم عجیب وغریب منظر دیکھتے ہیں، لگتا ہی نہیں یہ کوئی عبادت ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے یہ کوئی دنیاوی فنکشن ہے۔ حج وعمرہ پہ جانے سے پہلے رشتہ داروں سے دعوتی ملاقات، محلے میں حاجی اور معتمر کی دعوتوں کی لمبی قطار، گھر پہ اجتماع، مکہ جاتے وقت گلے میں ہار ومالا پہنا پہنا کر راجاؤں مہاراجاؤں کی طرح رخصتی مانو کسی ملک کو فتح کرنے جارہے ہیں۔ پھر دوران عبادت مکہ میں مختلف قسم کے اعمال جو عبادت کے لئے نقصان دہ وہ کئے جاتے ہیں۔ ان میں ایک کام لمحہ بہ لمحہ کی تصویر کشی یا عبادت کرتے ہوئے ویڈیو کالنگ تاکہ اپنی عبادت کو دکھاسکیں۔

بیت اللہ سے واپسی اور اپنے گھر پہنچنے پر استقبال کا منظر بھی بیحد افسوسناک ہوتا ہے۔ پھول مالا لئے ملنے والوں کی ایک لمبی قطار جو مالا پہنا پہنا کر ملک و قلع فتح کرلینے جیسی مبارکبادی دیتی ہے، بعدہ اسے سرٹیفائڈ حاجی اور معتمر کا لقب مل جاتا ہے پھر مرتے دم تک بلکہ مرنے کے بعد بھی حاجی صاحب، حاجی صاحب سے پکارے جانے لگتے ہیں۔ العیاذ باللہ

ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ حج اور عمرہ عظیم عبادت ہے اور عبادت کی قبولیت کے لئے اخلاص نیت اور اتباع سنت ضروری ہے۔ بغیر اخلاص اور بغیر اتباع رسول کے حج وعمرہ قبول نہیں ہوگا بلکہ دین کا کوئی عمل اس کے بغیر قبول نہیں ہوتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آج کل کے حج وعمرہ میں نہ اخلاص ہے اور نہ ہی اتباع رسول ہے۔

اخلاص اس لئے نہیں ہے کہ لوگوں کو دکھانے کے لئے حج وعمرہ کیا جارہا ہے، جو اخلاص کے ساتھ حج وعمرہ کرے گا وہ کبھی اپنی عبادت کا پرچار نہیں کرے گا۔ لوگوں کو اپنے گھر بلا بلا کر اجتماع کرنا، گھر گھر جاکر دعوت کھانا، گاؤں گاؤں گھوم کر اپنے پرائے سب سے ملاقات کرنا یہ سب اخلاص کے منافی ہیں۔

اور اتباع سنت اس لئے نہیں کہ ہمیں نبی ﷺ اور آپ کے پیارے اصحاب کی زندگی میں حج یا عمرہ کی انجام دہی میں اس قسم کا کوئی نمونہ نہیں ملتا، اور کیسے ملے گا، یہ تو شہرت کی باتیں ہیں جو اخلاص کے منافی اور عمل کو غارت کرنے والی ہیں۔

گویا عبادت کی قبولیت کی دونوں شرطیں آج کل کے اکثر حج وعمرہ انجام دینے والوں میں نہیں پائی جاتیں۔ پھر ایسی عبادت کا انجام کیا ہوگا۔ آیئے نبی ﷺ کی حدیث دیکھتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے روز سب سے پہلا شخص جس کے خلاف فیصلہ آئے گا، وہ ہوگا جسے شہید کر دیا گیا۔ اسے پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی (عطا کردہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نعمت کی پہچان کرائے گا تو وہ اسے پہچان لے گا۔ وہ پوچھے گا تو نے اس نعمت کے ساتھ کیا کیا؟ وہ کہے گا: میں نے تیری راہ میں لڑائی کی حتیٰ کہ مجھے شہید کر دیا گیا۔ (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا تو نے جھوٹ بولا۔ تم اس لیے لڑے تھے کہ کہا جائے: یہ (شخص) جری ہے۔ اور یہی کہا گیا، پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا تو اس آدمی کو منہ کے بل گھسیٹا جائے گا یہاں تک کہ آگ میں ڈال دیا جائے گا اور وہ آدمی جس نے علم پڑھا، پڑھایا اور قرآن کی قراءت کی، اسے پیش کیا جائے گا۔ (اللہ تعالیٰ) اسے اپنی نعمتوں کی پہچان کرائے گا، وہ پہچان کرلے گا، وہ فرمائے گا: تو نے ان نعمتوں کے ساتھ کیا کیا؟ وہ کہے گا: میں نے علم پڑھا اور پڑھایا اور تیری خاطر قرآن کی قراءت کی، (اللہ) فرمائے گا: تو نے جھوٹ بولا، تو نے اس لیے علم پڑھا کہ کہا جائے (یہ) عالم ہے اور تو نے قرآن اس لیے پڑھا کہ کہا جائے: یہ قاری ہے، وہ کہا گیا، پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا، اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا حتیٰ کہ آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ اور وہ آدمی جس پر اللہ نے وسعت کی اور ہر قسم کا مال عطا کیا، اسے لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں کی پہچان کرائے گا، وہ پہچان لے گا۔ اللہ فرمائے گا: تم نے ان میں کیا کیا؟ کہے گا: میں نے کوئی راہ نہیں چھوڑی جس میں تمہیں پسند ہے کہ مال خرچ کیا جائے مگر ہر ایسی راہ میں خرچ کیا۔ اللہ فرمائے گا: تم نے جھوٹ بولا ہے، تم نے (یہ سب) اس لیے کیا تا کہ کہا جائے، وہ سخی ہے، ایسا ہی کہا گیا، پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا، تو اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا، پھر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ (صحیح مسلم: 1905)

اس حدیث سے آپ نے جان لیا کہ شہرت کے لئے جہاد کرنا، شہرت کے لئے علم حاصل کرنا اور شہرت کے مال خرچ کرنا جہنم میں لے جانے کا سبب ہے تو جو شہرت والا حج یا عمرہ کرے وہ اپنا مال بھی ضائع کرتا ہے، وقت بھی ضائع کرتا ہے اور ایسے آدمی کا بھیانک انجام یہ ہو گا کہ اسے گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ اللہ ہمیں شہرت سے بچائے۔

اسلامی بھائیو اور بہنو! ہمیں اپنے رب سے ڈرنا چاہئے اور عبادت کی انجام دہی میں اخلاص وللّٰہیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اسوہ رسول کو اپنانا چاہئے۔ عمرہ کے تعلق سے ایک بات مزید واضح کرنا چاہتا ہوں کہ آج کل حرم شریف میں زمین پر اصل مطاف میں بغیر احرام کے طواف کرنے پر پابندی لگی ہوئی ہے تو وہ لوگ جو صرف طواف کرنا چاہتے ہیں نیچے طواف کرنے کے لئے احرام کا لباس لگا لیتے ہیں۔ یہ عمل شرعا بھی غلط ہے اور قانونا بھی۔ شرعا اس لئے کہ نبی ﷺ جب فتح مکہ کے موقع پر طواف کرتے ہیں تو بغیر احرام کے طواف کرتے ہیں اس لئے صرف طواف کرنے کے لئے احرام باندھنے کی ضرورت نہیں ہے اور قانونی طور پر غلط تو ہے ہی۔

آخر میں اپنے مسلمان بھائیوں کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ اپنے حج وعمرہ میں اخلاص پیدا کریں، حج یا عمرہ کرنے سے پہلے یا دوران حج وعمرہ یا حج وعمرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخر میں اپنے مسلمان بھائیوں کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ اپنے حج وعمرہ میں اخلاص پیدا کریں، حج یا عمرہ کرنے سے پہلے یا دوران حج وعمرہ یا حج وعمرہ کے بعد ایسے کام کرنے سے بچیں جو آپ کی عبادت کو برباد کر دے، آپ یہ نہ کہیں کہ لوگ ایسا کرتے، ہم ان لوگوں کو ایسا کرنے کا حکم نہیں دیتے۔

نہیں یہ آپ کرتے ہیں کیونکہ آپ کے ساتھ یہ ہوتا ہے اور آپ صاحب معاملہ ہیں۔ آپ چاہیں تو یہ سب کام ہوتے رہیں گے اور آپ نہ چاہیں تو یہ سب کام بند ہو جائیں گے۔

آپ کو کوئی آگ پر چلنے کو کہے یا گولی مارنے کو کہے آپ انکار کر دیں گے، پھر جو لوگ آپ کے حج کو برباد کرنے میں لگے ہیں، ان کے حساب سے کیوں چلتے ہیں؟۔ آپ حج کر رہے ہیں اور آپ صاحب معاملہ ہیں تو آپ کے ساتھ ہونے والے معاملات کا مکمل آپ ہی ذمہ دار ہیں۔ اس لئے خدارا! عبادت کو عبادت ہی رہنے دیں، اس کو کھیل تماشہ، رسم ورواج اور فنکشن نہ بنائیں۔ یہ بڑی عظیم عبادت ہے، زندگی میں ایک بار ہی حج فرض ہے، زندگی بھر کی ایک عظیم عبادت کو اللہ کی رضا کے لئے انجام دیں۔ خود بھی غلط کاموں سے بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔ وماعلینا الا البلاغ المبین

سوال: کسی بزرگ سے یا کسی عالم سے یا کسی بھی پیر وفقیر سے دم کروانے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ آپ کو شاید معلوم ہو گا پچھلے کچھ دنوں میں پاکستان کے علاقہ بلوچستان سے ایک بزرگ عمرہ ادا کرنے گئے تو کسی نے ان کی ویڈیو بنا کر سوشل میڈیا پر اپلوڈ کر دی یہ کہہ کر کہ صحابہ کرام کے حلیہ والے بابا جی۔ اب ان سے لوگ دم کروانے جاتے ہیں اور ان کے لئے تقریبات بھی منعقد ہو رہی ہیں۔ میں پوچھنا یہ چاہتی ہوں! کہ کیا ہم کسی سے بھی دم کروا سکتے ہیں اور ظاہر ہے جو بچے بہت چھوٹے ہیں انکو تو ماں ہی دم کرے گی؟

جواب: اپنے معاشرے میں غلط عقیدت زیادہ پائی جاتی ہے، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کوئی مکہ سے آیا تو اب اس سے دم کروانے لگے جبکہ اسی گاؤں میں اس سے زیادہ نیک اور اس سے زیادہ علم والے موجود ہوں گے۔ یہ غلط قسم کی عقیدت ہے۔ دوسروں سے دم کروانے میں شرعا حرج نہیں ہے مگر شہرت یا غلط عقیدت کی بنیاد پر نہیں بلکہ دم اس سے کروائیں جو کتاب وسنت کا علم رکھنے والا ہو اور جو تقوی وپرہیز گاری کا پیکر ہو۔ ہر کسی سے دم نہیں کروانا چاہئے، تقلید وشخصیت پرستی کے دور میں اکثر لوگ غلط طریقہ سے دم کرتے ہیں، جب ضرورت پڑے تو آپ کتاب وسنت کے اصل عالم سے دم کراوئیں اور عام طور پر اپنے اوپر یا اپنے بچوں پر خود سے دم کریں۔ نبی ﷺ نے ہمیں روز سوتے وقت دم کرکے سونے کا حکم دیا ہے، یہی دم ہے۔

سوال: اگر کوئی حج وعمرہ سے پہلی دفعہ واپس آئے تو کیسے مبارکبادی دینی چاہئے جو اخلاص اور اتباع رسول کے مطابق ہو؟

جواب: محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی تعلیم نہیں دی ہے کہ کوئی پہلی دفعہ حج وعمرہ سے لوٹے تو اس کو مبارکبادی دو اور اسی طرح کوئی دعا بھی ہمیں نہیں سکھائی ہے۔ صحابہ کرام بھی حج وعمرہ کرکے لوٹتے تھے تو ان کے یہاں ان کو مبارکبادی دینے اور دعا دینے کا کوئی طریقہ رائج نہیں تھا، یہ ہمارے زمانے کی ایجاد ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بغیر کسی رواج کے حجاج و معتمرین سے ملاقات ہونے پر ہم اپنی زبان میں عبادت کی قبولیت کی دعا دے سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا حج وعمرہ قبول فرمائے۔ اسی بات کو عربی میں مختصراً اس طرح کہہ سکتے ہیں "تقبل اللہ منک صالح الاعمال" (اللہ آپ کی نیکیاں قبول فرمائے)۔

سوال: اگر کوئی خود سے حج وعمرہ کرنے والے کو گھر جاکر جانے یا واپس آنے پر مالا پہنائے تب بھی یہ عمل ریا میں شمار ہوگا؟

جواب: جب کوئی دوسرا کسی حج وعمرہ کرنے والے کے گھر جاکر پھول مالا پہنائے تو بڑی غلطی پہنانے والے کی ہے۔ جو حج کرنے والا ہے اس کو بھی چاہیے کہ مالا لے کر آنے اور پہنانے والے آدمی کو اس عمل سے روکے۔ اور وہ نہیں روکتا ہے تو گویا کہ وہ بھی اس عمل سے راضی ہے، وہ یہ کام کروانا چاہتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی برائی دیکھے تو ہاتھ سے روکے، اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے منع کرے اور اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل میں برا جانے۔ لوگوں کو بھی اور بطور خاص حج وعمرہ کرنے والوں یہ حدیث مد نظر رکھنا چاہیئے۔

سوال: عمرے کے بعد پھولوں کا ہار پہنا کر مبارک باد دینا جائز ہے اور کچھ لوگ حج وعمرہ سے واپس آنے والوں کو خاص دعوت کرتے ہیں اور مبارکبادی دیتے ہیں۔ یہاں تک دیکھا گیا ہے کہ عورتیں اپنے نامحرم رشتہ دار مردوں کو گلے میں ہار پہناتی ہیں اور مرد بھی عورتوں کو ہاتھ پہناتے ہیں اور عمرہ کی مبارکبادی دیتے ہیں ایسے عمل کا کیا حکم ہے؟

جواب: حج یا عمرہ اللہ کی عبادت ہے، اس کے کرنے پر پھول مالا پہنانے یا دعوت کرنے کی کسی شکل میں ضرورت نہیں ہے۔ عبادت خالص اللہ کی رضا کے لئے ہوتی ہے، اس عبادت پر بندوں سے تعریف وانعام وصول کرنا عبادت کو برباد کرنے جیسا ہے، العیاذ باللہ۔ ہم کس فتنے کی دور میں جی رہے ہیں، ایک تو عبادت کم کرتے ہیں اور جو عبادت کرتے ہیں اس میں بھی اخلاص نہیں ہوتا، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہماری عبادت رائیگاں اور برباد ہوجاتی ہے۔ مسلمانوں کو نصیحت ہے کہ حج وعمرہ پر جانے والوں اور حج وعمرہ سے واپس آنے والوں کو پھولوں کا ہار پہنانے سے باز آئیں، بے شرمی کی حد ہوجاتی ہے جب ایک عورت غیر محرم کو ہار پہناتی ہے یا ایک مرد اجنبی عورت کو ہار پہناتا ہے۔ اور یہ کام حج وعمرہ کرنے والا خوشی سے کرواتا ہے یا ایسے کام پر خوش ہوتا ہے۔ ایسے لوگ کس منہ سے اللہ سے ملاقات کریں گے؟

آپ حدیث کی کتابیں اٹھائیں اور اس میں دیکھیں کہ کائنات کے امام محمد ﷺ نے کس طرح حج کیا، آپ کے پیارے اصحاب نے کیسے حج کیا اور آج ہم کیسے حج وعمرہ کررہے ہیں؟ غور کرنے کی ضرورت ہے، ہم حج وعمرہ کو عبادت کی بجائے کھل وتماشہ بنادیا۔ حج وعمرہ جاتے ہوئے یا واپس آتے ہوئے کوئی ہار وار پہنانے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی کسی خاص دعوت کا اہتمام کرنے کی ضرورت ہے۔

سوال: ایک بہن جو حج پر گئی ہیں کل انہوں نے نفلی عمرہ کیا مگر وہ تلبیہ پڑھنا بھول گئیں، پورے عمرے میں ایک بار بھی تلبیہ نہیں پڑھا اب اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: تلبیہ پکارنا سنت ہے، چھوٹ جائے تو اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے اور تلبیہ میقات سے لے کر مکہ پہنچنے تک پڑھا جاتا ہے، مکہ پہنچ کر تلبیہ بند

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر دینا ہوتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس بہن کو بتائیں کہ حج کرنے آئی ہیں تو سنت کے مطابق حج کریں اور اپنا حج خراب نہ کریں، بہت پیسہ اور بہت وقت لگا کر آئی ہوں گی۔ جب کوئی حج تمتع کرتا ہے تو پہلے صرف ایک ہی عمرہ کرنا جو تمتع کا عمرہ ہوتا ہے پھر حج کا انتظار کرنا ہوتا ہے، جب حج آجائے تو پھر حج کرنا ہوتا ہے اور حج کا عمرہ کر کے پھر سے نفلی عمرہ نہیں کرنا ہوتا ہے۔

سوال: ایک بہن حج پر گئی ہوئی تھیں وہ ابھی تک واپس نہیں آئیں ہیں، طائف سے واپسی پر کیا ان پر لازم ہے کہ وہ عمرہ کریں یا اگر تھکاوٹ کی وجہ سے نہ کرنا چاہیں تو کوئی گناہ تو نہیں؟

جواب: پہلی بات یہ ہے کہ حج کے دوران حج کے کاموں پر دھیان ہو اور ادھر ادھر گھوم گھام سے بچا جائے، دوسری بات یہ ہے کہ جس نے حج کر لیا ہے اور وہ مکہ میں ہی ہے، وہ جب مکہ چھوڑنے لگے اس وقت طواف وداع کرے پھر مکہ سے نکلے۔ مکہ کے دوران گھومنے کی غرض سے جب طائف جانا ہوا تو واپسی پر تھکاوٹ رہے یا نہ رہے اسے عمرہ نہیں کرنا ہے اور اس میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ وہ تو حج پر آئی ہیں، انہوں نے پہلے عمرہ کیا ہو گا پھر حج کیا۔ اسی کا نام حج ہے، حج میں بار بار عمرہ کرنا سنت کی خلاف ورزی ہے، حج تمتع میں صرف ایک عمرہ ہے جو حج سے پہلے مکہ آتے وقت کرتے ہیں۔

سوال: حج وعمرہ پر جاتے ہوئے لوگوں کو پیسے دینا کہ کبوتر چوک پر جو کبوتر ہیں ان کو دانا ڈال دینا کیسا ہے؟

جواب: لوگوں نے حرم شریف کے کبوتروں کو اپنے من سے فضیلت دے رکھی ہے، اس وجہ سے ان کا بڑا خیال کیا جاتا ہے اور انہیں دانہ ڈالا جاتا ہے۔ واضح رہے مکہ اور مدینہ کے کبوتروں کی کوئی افضلیت نہیں ہے اور نہ ہی ان کو دانہ ڈالنے کا اہتمام کیا جائے گا کیونکہ نبی ﷺ نے ان کبوتروں کی نہ افضلیت بتائی ہے اور نہ آپ نے ان کو دانہ کھلانے کو کہا ہے۔ اللہ تعالی جیسے ساری کا مخلوق کا رازق ہے ان کبوتروں کا بھی ہے۔ یہ کبوتر خود سے اپنا رزق تلاش کرتے ہیں، کسی کو ان کبوتروں کی فکر نہیں کرنی ہے۔ اگر واقعی آپ اجر پانا چاہتے ہیں اور کسی بھوکے کو کھلانا چاہتے ہیں تو وہی پیسہ اپنے گاؤں محلے اور پڑوس کے غریبوں کو دیں تاکہ وہ اپنا پیٹ بھر سکیں اور بھوک مٹا سکیں، اس کا حکم ہمیں اللہ اور اس کے رسول نے دیا ہے۔ حیرت ہے کہ اللہ اور اس کے رسول نے جس کے کرنے کا حکم دیا ہے وہ نہیں کرتے اور جس کا حکم نہیں دیا وہ کرنا چاہتے ہیں۔ بہر کیف! آپ خود بھی کبوتروں والے عمل اور اعتقاد سے بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔

سوال: کیا عمرہ پر جانے کے لئے لوگوں کو بتانا ضروری کیونکہ برصغیر میں سب ہی بتا کر جاتے ہیں، لوگ گھر بھی بلاتے ہیں، دعوت بھی کرتے ہیں اور تحائف بھی پیش کرتے ہیں، ایسے میں ہمیں کیا کرنا چاہئے اور صحابہ کا عمل کیسا تھا؟

جواب: ہمیں ایسا کرنے کی قطعا ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ عمل ریاکاری اور شہرت میں آتا ہے، اس سے عمرہ کا اخلاص ختم ہو گا اور عبادت کی جگہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھیل تماشہ اور دکھاوا لے لے گا۔ جب عوام میں اس قسم کا مرض پروان چڑھ گیا ہے تو ہمیں اس قسم کے طور وطریق کو سختی سے ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ دن بدن حج وعمرہ کے نام پر ماحول بگڑتا جارہا ہے۔ نبی ﷺ اور صحابہ کرام سے اس طرح کا عمل ثابت نہیں ہے۔ ہم اللہ کی رضا کے لئے عمرہ جیسی عظیم عبادت کرتے ہیں تو اس عمرہ کو اللہ کی رضا کے لئے اخلاص کے ساتھ انجام دیں، عمرہ کو لوگوں کے لئے انجام نہ دیں۔

سوال: آج معاشرے میں ایک نئی رسم بہت گردش کررہی ہے کہ لوگ جب حج وعمرہ پہ سے آتے ہیں تو اس کے بعد ایک بہت بڑی دعوت کرتے ہیں اور ان کے جو دیگر دوسرے رشتہ دار ہوتے ہیں وہ اس میں بہت پابندی سے شرکت کرتے ہیں اور اس میں ہار پھول اور کپڑے وغیرہ ان کو بطور تحفہ دیا جاتا ہے اور مطلب کئی جگہ تو ایسا دیکھا جاتا ہے کہ عمرہ اور حج پر جانے سے پہلے بھی اس طریقے کی دعوت کی جاتی ہے اور آنے کے بعد بھی یعنی کہ حج اور عمرہ سے واپسی کے بعد بھی ایک بہت بڑی دعوت کی جاتی ہے جس میں تمام خاندان والوں کو جمع کیا جاتا ہے اور اسے نام دیا جاتا ہے کہ حج یا عمرے کا کھانا ہے تو میرا سوال یہ ہے کیا اس طرح کی دعوتوں میں شرکت کرنا / جانا درست ہے اور کیا اس طریقہ سے کرنا جائز عمل ہے رہنمائی فرمائیں؟

جواب: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قدم المدینة نحر جزورا او بقرة (صحیح البخاري:3089)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے (غزوہ تبوک یا ذات الرقاع سے) تو اونٹ یا گائے ذبح کی۔ اس حدیث کی روشنی میں اہل علم کہتے ہیں کہ سفر سے لوٹنے کی ایک سنت یہ ہے کہ لوگوں کی دعوت کی جائے چنانچہ اس حدیث پہ امام بخاریؒ نے اس طرح باب باندھا ہے "بَابُ الطَّعَامِ عِنْدَ القُدُومِ" یعنی مسافر جب سفر سے لوٹ کر آئے تو لوگوں کو کھانا کھلائے (دعوت کرے)۔ اور اسی حدیث پہ امام ابوداؤدؒ (3747) نے اس طرح باب باندھا ہے "باب الإِطْعَامِ عِنْدَ الْقُدُومِ مِنَ السَّفَرِ" یعنی سفر سے آنے پر کھانا کھلانے کا بیان۔

ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ کوئی حج یا عمرہ کے سفر سے لوٹے تو عام انداز کی معمولی دعوت اپنے اقرباء کے لئے کرسکتا ہے اس میں حرج نہیں ہے لیکن کوئی فخر ومباہات کے لئے اور شہرت وناموری کے لئے بڑے پیمانے پر فضول خرچی والی دعوت کرے تو اس کی گنجائش نہیں ہے۔ اس قسم کی دعوت کرنا جائز نہیں ہے اور نہ ہی ایسی دعوت میں شرکت کرنی چاہئے۔ آج حج وعمرہ کے نام پر جانے سے پہلے اور لوٹنے کے بعد بڑے تماشے ہوتے ہیں خواہ دعوت سے متعلق ہو یا پھول وہار پہنانے سے متعلق ہو یا گاجے باجے کے ساتھ رخصتی اور دھوم دھام سے استقبال سے متعلق ہو۔ یہ سارے خرافات حج وعمرہ کے نام پر انجام دئے جاتے ہیں۔ ہمیں شور شرابے، شہرت وناموری اور فضول وواہیات حرکتوں سے بچتے ہوئے حج کرنا چاہئے تاکہ اللہ ہمارے حج کو قبول فرمائے۔

سوال: ایک عورت کہہ رہی تھی کہ ہم جب عمرہ کرتے ہیں تو چالیس نمازیں ادا کرنا ہوتی ہیں، ایک دوسری عورت کا کہنا تھا کہ ایسا کچھ نہیں ہے ہم لوگوں نے اپنے سے مسلط کرلیا ہے، اس بارے میں حدیث سے کیا ثابت ہے بتائیں ان کو جواب دینا ہے کیونکہ جو دو دن کے لئے عمرہ جاتے ہیں وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیسے ادا کرے؟

جواب: جو لوگ کہتے ہیں کہ عمرہ کے دوران چالیس نمازیں ادا کرنا ہے، ان کے پاس قرآن وحدیث سے کوئی دلیل نہیں ہے، یہ دین میں من مانی ہے، اس بات کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ آپ عمرہ کرنے جائیں اور سنت کے مطابق عمرہ کریں پھر واپس آجائیں آپ کا عمرہ ہو گیا۔ چالیس نمازوں کا عمرہ یا حج کے سفر سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

سوال: ایک بہن نے مکہ سے نبی مریم بوٹی منگوائی ہے وہ پوچھ رہی ہیں کہ اس کو استعمال کیسے کرتے ہیں اور اسکا استعمال کرنا کیسا ہے؟

جواب: مریم بوٹی کی نسبت عیسی علیہ السلام کی طرف کی جاتی ہے اولا یہ نسبت ہی غلط ہے اور اس کو اس نسبت سے مریم بوٹی کہنا سراسر غلط ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس بوٹی کو رکھا پانی میں جاتا ہے اور آرام حاملہ کو زچگی میں ہونے کا عقیدہ رکھا جاتا ہے، یہ تو حماقت اور جہالت کہی جائے گی۔ اگر یہ بوٹی کوئی دوا ہوتی تو اس کو مریض کو کھلایا جاتا مگر اسے تو پانی میں بھگویا جاتا ہے اس سے معلوم ہو رہا ہے یہ علاج نہیں بدعقیدگی اور ضعیف الاعتقادی ہے۔ اس لئے ایک مسلمان عورت کو اس بدعقیدگی سے دوری اختیار کرنا چاہئے۔ مسلمان عورت کو زچگی کے عالم میں دعائیں کرنی چاہئے اور دنیاوی جائز اسباب اختیار کرنا چاہئے جس سے آسانی ہو۔

سوال: کیا حاجی حج کے بعد کے ایام میں طائف کی زیارات کی طرف جا کر واپسی پر عمرہ کر سکتا ہے اور ایسا کرنا سنت کے مطابق کیسا ہے، اگر درست ہے تو احرام کی نیت قرن المنازل سے ہو گی؟

جواب: حج ایک عظیم عبادت ہے، جو حج پر آتا ہے اس کی سب سے بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ سنت کے مطابق حج کر کے صحیح سلامت اپنے وطن لوٹ جائے۔ حاجی مکہ دوران حج مکمل کر کے کہیں زیارت کی نیت سے گیا اور واپس مکہ آرہا ہے تو اسے دوبارہ عمرہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے، وہ اپنے حج کا عمرہ پہلے کر چکا ہو گا۔ یہی عمرہ اور حج جو کر چکا ہے سنت کے مطابق ہو گا، حلال پیسے سے کیا ہو گا، اور شہرت وریاکاری سے بچے گا تو حج مبرور کا ثواب ملے گا جس کا بدلہ جنت ہے اور ایسا حج کرنے والا اپنے وطن ویسے لوٹتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے جنم لیا ہے۔

سوال: کیا حجاج کا استقبال کرنا، دعوت کا اہتمام کرنا، تحائف دینا شرعا جائز ہے؟

جواب: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ کوئی آدمی لمبے سفر سے واپس آئے یا حج وعمرہ کے سفر سے واپس آئے تو اپنے قریبی رشتہ داروں کو معمولی انداز میں دعوت کر دے مگر آج کل رخصتی سے لے کر واپسی تک حاجیوں کے حالات بیحد افسوس ناک ہیں۔ سفر حج سے واپسی پر حاجی سے ملاقات کرنے میں حرج نہیں ہے مگر ملاقات واستقبال کا منظر سنت کے خلاف ہے، اس طرح دھوم دھام سے اور پھول مالا پہنا کر استقبال کرنا جائز بالکل بھی درست نہیں ہے۔ اور اس موقع سے تحفہ دینا یا دعوت کرنا بھی دکھاوا اور شہرت کے امور میں سے ہے کیونکہ یہ سارے کام رسم ورواج کے تحت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انجام دئے جاتے ہیں۔ حج ایک عظیم عبادت ہے، اگر اس حج میں ریاکاری، غلو، سنت کی خلاف ورزی اور برے رسم ورواج داخل ہو جائیں تو حج کا سارا اجر جاتا رہتا ہے، سلف کے راستے پر چلنے والے کبھی ایسے کام نہیں کرتے بلکہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی طرح عمل کرتے ہیں۔

سوال: ہمارے علاقے میں حجاج حج پر نکلنے سے پہلے کسی عالم کو گھر بلاکر ان سے دعا کرواتے ہیں ، اس عمل کا کیا حکم ہے؟

جواب: کسی زندہ نیک آدمی سے دعا کروانا جائز ہے لیکن دعا کروانے کا کوئی مخصوص طریقہ رائج کرلیا جائے تو پھر غلط ہے مثلا حج پر جانے سے پہلے لوگ اپنے گھر عالم بلابلا کر دعا کروانے لگے تو پھر اس صورت میں یہ کام ممنوع ہوگا اور یہ بدعت کہلائے گا۔

سوال: کیا حج پر جانے سے پہلے عقیقہ کرنا ضروری ہے، اور عقیقہ ذبح کرنے لے وقت بچہ کا نام لینا ضروری ہے جبکہ کبھی بچہ کا نام متعین نہیں ہوا رہتا ہے؟

جواب: نبی ﷺ نے کہیں ایسا حکم نہیں دیا ہے کہ حج پہ جانے سے پہلے عقیقہ کرو یا ایسی کوئی دلیل نہیں ہے کہ جس نے عقیقہ نہیں کیا وہ حج نہیں کرسکتا ہے۔ آدمی بغیر عقیقہ کے حج کرسکتا ہے اور حج پہ جانے سے پہلے عقیقہ کرنا کوئی ضروری نہیں ہے۔ عقیقہ کا اصل وقت ساتواں دن ہے، عقیقہ کرتے وقت بچے کی بس نیت کی جاتی ہے، اس کا نام لینا ضروری نہیں ہے تاہم ساتویں دن بچے کا نام رکھنا بھی مسنون ہے اس لئے ساتویں دن بچے کا کوئی نام بھی طے کرلیں۔ جب آپ عقیقہ کی ایک سنت پوری کررہے ہیں تو نام رکھنے کی دوسری سنت کیوں ترک کررہے ہیں، ساتھ میں نام بھی طے کرلیں۔ اگر کسی وجہ سے اس وقت نام طے نہیں ہوسکا تو بعد میں بھی طے کرسکتے ہیں جیسے عذر کے تحت عقیقہ بھی بعد میں دیا جاسکتا ہے۔

سوال: عازمین حج و عمرہ جو دنیا کے مختلف علاقوں سے آتے ہیں، بعض لوگ جدہ میں یا مکہ کے قریب کسی علاقے میں آکر ایک آدھ دن اپنے رشتہ داروں کے یہاں رک کر آرام کرلیتے ہیں پھر میقات جاکر احرام باندھتے ہیں اور عمرہ کرتے ہیں تو کیا انکا یہ عمل درست ہے؟

جواب: جو لوگ عمرہ کے ارادے سے مکہ آتے ہیں ان کو لازما میقات سے احرام باندھ کر عمرہ کرنا ہوتا ہے، ایسے لوگ اگر بغیر احرام باندھے جدہ آجائیں، یہاں ایک دن آرام کرکے پھر جدہ سے احرام باندھ کر عمرہ کریں تو ان کا عمرہ ہوجائے گا مگر دم دینا ہوگا کیونکہ میقات سے اس نے احرام نہیں باندھا ہے، اسی طرح حاجی لوگ جو کسی ملک سے آتے ہیں، وہ بغیر احرام کے جدہ آجائیں، یہاں سے آرام کرکے حج تمتع کے لئے عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ کریں تو ان کو بھی دم دینا ہوگا کیونکہ انہوں نے بغیر احرام میقات پار کیا ہے۔

اس جگہ ایک اور مسئلہ بیان کردیتا ہوں جو آدمی دنیا کے کسی خطہ سے حج کرنے کے لئے آیا ہے اس نے حج کا عمرہ کرلیا تو اب وہ مکہ میں حج کا انتظار کرے یہاں تک کہ حج کا دن یوم الترویہ آجائے پھر وہ اپنی رہائش سے احرام باندھ کر حج کرے۔ دیکھا جاتا ہے، حجاج لوگ حج تمتع کا عمرہ کرلینے کے بعد طائف گھومنے جاتے ہیں اور جدہ اپنے رشتہ داروں سے ملنے جاتے ہیں اور وہاں سے لوٹتے وقت عمرہ کرتے ہیں بلکہ بعض لوگ تو عمرہ پہ عمرہ کرتے ہیں، یہ سنت کی صریح مخالفت ہے۔ حج تمتع میں ایک ہی عمرہ ہے، وہی عمرہ کرکے مکہ میں انتظار کریں پھر حج کریں اور جو عمرہ پہ عمرہ کرتے ہیں وہ اپنے حج کے ساتھ کھلواڑ کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: میرے کچھ جاننے والے حاجی مکہ میں ہیں، انہوں نے اپنے حج کا عمرہ کرلیا ہے اور ابھی حج میں کچھ وقت باقی ہے، وہ لوگ طائف گھومنے گئے تو کچھ لوگ کہہ رہے ہیں کہ ان کو لازما طائف کی میقات سے احرام باندھ کر عمرہ کرنا پڑے گا، کیا یہ بات صحیح ہے؟

جواب: یہاں پر حاجیوں کو ایک نصیحت یہ کردوں کہ حج کرنے کے لئے آئے ہیں تو پہلے صحیح سے حج کرلیں پھر اس کے بعد جہاں چاہیں گھومیں لیکن حج کے دنوں میں حج پر توجہ دیں اور بلاضرورت ادھر ادھر وہ گھومنے نہ جائیں۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ حج تمتع کا عمرہ کرلینے کے بعد حاجی کو مکہ ہی میں حج تک انتظار کرنا چاہیے اور جب حج کا دن آجائے تو اپنی رہائش سے احرام باندھ کر پھر حج کے لیے روانہ ہونا چاہیے۔

اگر کوئی حاجی جو مکہ میں ہو اور حج تمتع کا عمرہ کرچکا ہو وہ اگر گھومنے طائف جاتا ہے تو واپسی پر اسے عمرہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس نے اپنا عمرہ کرلیا ہے اور حج تمتع میں صرف ایک عمرہ کرنا پڑتا ہے، دوسرا عمرہ نہیں کیا جاتا ہے اور جس نے کہا ہے کہ طائف سے واپسی پر لازما عمرہ کرنا پڑے گا وہ اس مسئلے میں جاہل اور انجان ہے لہذا ایسے انجان آدمی کی باتوں پر دھیان نہ دیں۔

سوال: حج سے پہلے دعوت پہ دعوت کرنا کیسا ہے؟

جواب: آج کل اگر کوئی حج پہ آتا ہے اس کے تعلق سے اس وقت سماج و معاشرہ میں کافی رسم ورواج اور بدعات وخرافات انجام دئے جاتے ہیں۔ حج پہ آنے والے کو بہت سارے لوگ الگ الگ دن متعین کرکے اپنے گھر بلاکر دعوت کا اہتمام کرتے ہیں، حاجی کی نظر میں وقار بناتے ہیں اور دوران سفر حج دعا میں یاد رکھنے کی گذارش کرتے ہیں۔ مستقبل میں حاجی کہے جانے والے بھی اکثر پورے گاؤں کو دعوت دیتے ہیں جس سے ان کے حج کا شہرہ گاؤں گاؤں اور شہر شہر پھیل جاتا ہے۔

اگر ہم نبی ﷺ کا اور صحابہ کرام کا حج دیکھیں تو اس قسم کی روایات کا کہیں اتہ پتہ نہیں چلتا۔ یہ نوایجاد خرافات میں سے ہے بلکہ یہ کہہ لیں اس قسم کی دعوت سے ریا کا ظہور ممکن ہے جس کی وجہ سے حج مقبول ہونے کی بجائے، غیر مقبول و مردود ہوجائے گا۔ کیا آپ کو یاد نہیں کہ کل قیامت میں عالم کو، شہید کو، قاری کو اور خرچ کرنے والے کو جہنم میں صرف اس لئے پھینک دیا جائے گا کہ انہوں نے شہرت کے لئے عمل کیا تھا۔ اس لئے خدارا اپنے عمل کو اکارت ہونے سے بچائیں اور جس راستے سے بھی عمل میں ریا کا امکان نظر آئے اس راستے کو بند کردیں۔ سفر کے وقت ملنا جلنا کوئی حرج کی بات نہیں مگر پر تکلف باری باری گاؤں کے سبھی افراد کا دعوت کرنا حج جیسے اہم فریضے کے لئے نامناسب عمل ہے۔ نیز گاؤں میں جس نے حاجی صاحب کی دعوت نہیں وہ حاجی صاحب اور دوسروں کی نظر میں معیوب اور دعوت کرنے والا معتبر و محترم بن جاتا ہے۔ گویا اس عمل سے دعوت نہ کرسکنے والے غریب ولاچار لوگوں کی توہین بھی ہوتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر کسی کو اللہ نے ضرورت سے زیادہ پیسہ دیا ہے تو وہ بھوکوں کو کھلائے، اس پیسے کو غریب و مسکین میں صدقہ کرے اور دین اسلام کی سربلندی میں صرف کرے۔

سوال: حج پہ جانے سے پہلے معافی مانگنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: حج پہ جانے سے پہلے پورے خلوص کے ساتھ اپنے گناہوں سے توبہ کرنی چاہیے اور آئندہ نہ کرنے کا عزم مصمم کیا جائے، اگر کسی کو دکھ پہنچایا ہو تو اس سے معافی مانگنی چاہیے، کسی کا حق دبایا ہو تو معافی کے ساتھ اس کو واپس کر دینا چاہیے، حق دار نہ ملے تو صدقہ کرنا چاہیے، ساتھ ہی نیت رہے کہ جب ملے گا تو واپس کر دیں گے۔

اسلام میں حقوق العباد کی اہمیت پہ بہت ابھارا گیا ہے، اور یہ وہ حق ہے جسے خود بندہ ہی معاف کر سکتا ہے، ورنہ اللہ معاف نہ کرے گا، اگر اسی حالت میں دنیا سے چلا گیا تو آخرت میں اس کی نیکی مظلوم کو دے دی جائے گی۔

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: من كانت عنده لأخيه مظلمةٌ فليتحلَّل منه قبل ألا يكون درهمٌ ولا دينارٌ، إن كان له عملٌ صالحٌ أُخذ منه بقدر مظلَمته، وإن لم يكن له حسناتٌ أُخِذ من سيئات صاحبِه فحُمِل عليه۔

ترجمہ: جس کسی نے اپنے بھائی پر ظلم کیا ہو تو اس سے اس دن سے قبل معاملہ حل کر لے جب اس کے پاس درہم و دینار باقی نہ رہیں گے۔ اگر اس کے پاس کوئی نیک عمل ہو گا تو اس کے ظلم کے بقدر لے لیا جائے گا اور اور اگر اس کے پاس نیک عمل نہ ہوں گے تو مظلوم شخص کی برائیاں اس کے کھاتے میں ڈال دی جائیں گی۔

اور صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام سے پوچھا: تم مفلس کون ہے؟ صحابہ نے کہا: جس کے پاس درہم ودینار نہ ہوں وہ مفلس ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

المُفلِسُ من أمتي: من يأتي بصلاةٍ وصيامٍ وزكاةٍ، ويأتي وقد شتَم هذا، وقذَف هذا، وضرَب هذا، وسفَك دمَ هذا، وأخذ مالَ هذا، فيأخُذ هذا من حسناته، وهذا من حسناته، فإن فَنِيَت حسناتُه قبل أن يُقضَى ما عليه أُخِذ من خطاياهم فطُرِحَت عليه ثم طُرِح في النار۔

ترجمہ: میری امت کا مفلس وہ ہے جو (روز قیامت) نماز، روزے اور زکوٰۃ کے ساتھ آئے گا۔ اور اس حالت میں آئے گا کہ اس نے کسی کو گالی دی ہو گی، کسی کی چوری کی ہو گی، کسی کو مارا ہو گا، کسی کا خون بہایا ہو گا، کسی کا مال کھایا ہو گا۔ تو اس کی نیکیاں ان کو دے دی جائیں گی۔ اور اگر ان کا معاملہ پورا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو ان کی برائیاں اس کے حصہ میں ڈال دی جائیں گی اور پھر جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔

جب بندہ حج جیسے فریضے کی ادائیگی پہ جا رہا ہو اور اس کے اوپر کسی کا حق رہ جاتا ہو یا اس نے کسی کو تکلیف دیا ہو تو حج تو ہو جائے گا مگر اس کے اس عمل کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

گناہ اس کے سر باقی رہے گا یا دوسرے لفظوں میں یہ کہیں کہ اس گناہ کی وجہ سے بہت سے اجر سے محروم ہو جائے گا۔

روى مسلم عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ: أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا، أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا، أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا).

صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب النھی عن الشحناء والتھاجر کے تحت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر جمعرات اور سوموار کو تمام اعمال پیش کئے جاتے ہیں تو اس دن اللہ تعالیٰ ہر اس آدمی کو بخش دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں کرتا سوائے اس آدمی کہ جس کے درمیان اور اس کے بھائی کے درمیان عداوت ہو۔ کہا جاتا ہے ان دونوں کو چھوڑ دیجئے۔ یہاں تک کہ صلح کر لیں۔ (صحیح مسلم ۳۱۷/۲ ح:2565)

سوال: حج کے بعد عمرہ کرنے کا حکم کیا ہے؟

جواب: آج کل عجیب وغریب چیزیں لوگوں میں رائج ہو گئی ہیں، اللہ کی طرف سے کسی کو حج کی سعادت نصیب ہونا بڑے فضل وکرم کی بات ہے۔ حج کرنے والا آج کل حج پہ نکلنے سے لیکر وطن واپسی تک بہت سارے رسم ورواج اور غیر مسنون اعمال انجام دیتا ہے۔ یہاں محض ایک بات کا ذکر مقصود ہے۔

حج ادا کرنے کے تین طریقے ہیں۔ ایک افراد ہے جس میں صرف حج کی نیت ہوتی ہے۔ دوسرا قران ہے جس میں حج وعمرے کی ایک ساتھ نیت کی جاتی ہے اور تیسرا تمتع جس میں پہلے عمرہ کیا جاتا ہے اور پھر حج کی ادائیگی ہوتی ہے۔ عام طور سے لوگ حج تمتع کرتے ہیں جس میں پہلے عمرہ اور بعد میں حج ہوتا ہے مگر لوگوں کو دیکھا جاتا ہے کہ حج کا عمرہ کرنے کے بعد حج سے پہلے مسجد عائشہ سے بار بار عمرہ کرتے ہیں، زندہ مردہ پورے خاندان کی طرف سے عمرہ کیا جاتا ہے جبکہ ایسا کرنے کی کوئی دلیل نہیں ہے سوائے علماء کے اقوال کے۔ اگر آپ حج کرنے آئے ہیں اور آپ کو حج تمتع کرنا ہے تو مکہ آتے ہی ایک عمرہ کر لیں اور حج تک رکے رہیں یہاں تک کہ حج کر لیں پھر حج کا آخری کام طواف وداع کر کے وطن واپس ہو جائیں۔ یہی حج تمتع ہے۔ مگر نہ جانے لوگوں نے بعض اہل علم کی رخصت سے اس قدر فائدہ اٹھایا کہ حج کو عمرے میں گم کر دیا۔ حالانکہ حج کرنے یا متعدد عمرہ کرنے سے انسان میں کچھ تبدیلی نظر نہیں آتی۔ وہی پرانی حالت، وہی رفتار بے ڈھنگی، وہی فرائض میں کوتاہی۔

بار بار عمرہ کرنا نہ تو حج سے پہلے مسنون ہے اور نہ ہی حج کے بعد۔ اگر مسنون ہوتا تو مدینہ سے تقریبا آٹھ دن کا پیدل سفر طے کر کے آنے والے صحابہ کرام جن کی سنت سے محبت کی مثال آپ اپنی ہے وہ ضرور ایک سفر میں عمرہ پہ عمرہ کرتے مگر ایسا کسی صحابی سے کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ تو ہمیں بھی حج کو اسی طرح ادا کرنا ہے جس طرح آپ ﷺ نے سکھایا ہے اور صحابہ کرام نے انجام دیا۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا عَنِّي مَنَاسِكَكُمْ، فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَحُجُّ بَعْدَ عَامِي هَذَا (صحيح الجامع:7882)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اے لوگو! مجھ سے حج وعمرہ کا طریقہ سیکھ لو کیونکہ ہو سکتا ہے میں اس سال کے دوبارہ حج نہ کر سکوں۔

تعجب ہے لوگوں کو اپنے حج کو مبرور ومقبول بنانے کی اتنی فکر نہیں ہوتی جتنی بار بار عمرہ کرنے اور پورے خاندان بشمول حی ومیت کی طرف سے عمرہ کرنے کی فکر ہوتی ہے۔ میں آپ کو یہی نصیحت کروں گا کہ حج زندگی میں ایک بار کرنے کو ملتا ہے اس کی ادائیگی سے اللہ تعالی جنت نصیب کرتا ہے مگر اس حج کی ادائیگی موجب جنت سے جو مبرور ہو۔ اس لئے بجائے اس کے کہ آپ غیر مسنون اعمال میں خود کو مصروف کریں، اپنے حج کو مبرور بنانے کی فکر کریں۔ جتنے دن حج کے بعد مکہ یا مدینہ میں قیام کرنے کا موقع ملے ان میں اللہ سے حج کی قبولیت کی خوب خوب دعا کریں اور آئندہ زندگی میں نیک اعمال کی توفیق طلب کریں تاکہ جب حج سے واپسی ہو تو آپ کے اندر اچھائی کی طرف پہلے سے کہیں زیادہ میلان نظر آئے۔ مثلا بنا داڑھی والا داڑھی رکھ لے، حج کا وقتی نمازی اور اپنے یہاں کا بے نمازی پابندی سے نماز پڑھنے لگ جائے، غیبت وچغلخوری سے زبان پاک ہو جائے، کفر ونفاق سے دوری ہو جائے، تکبر وعناد سے اجتناب ہو جائے، فرائض وواجبات کی ادائیگی ہونے لگ جائے۔ وغیرہ

سوال: گاؤں گھر میں رواج ہے کہ حج سے واپسی پہ لوگ حاجی صاحب سے ملنے جاتے ہیں اور ان سے دعا کرواتے ہیں، لوگوں کا عقیدہ ہے کہ اس وقت حاجی صاحب جو دعا کرتے ہیں اور جس کے لئے بھی کرتے ہیں قبول ہوتی ہے۔ اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: اللہ تعالی یقینا دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے، جب بندہ اللہ سے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالی کو خالی ہاتھ لوٹانے میں شرم آتی ہے۔ بندے کو دعا کے آداب بجالاتے ہوئے پروردگار سے دعا کرنی چاہئے اور اس سے دعا کی قبولیت کی امید کرنی چاہئے۔ مذکورہ بالا سوال کے تحت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

اولا: کسی کو حاجی کہہ کے پکارنے سے ریا ونمود ٹپکتی ہے، سننے والے کی طبیعت میں عبادت کا کبر وغرور پیدا ہو سکتا ہے اس وجہ سے کسی حج کرنے والے کو حاجی کے لقب سے پکارنا صحیح نہیں ہے۔ حج ایک اہم عبادت ہے اس کو خالص اللہ کی رضا کے لئے ہونا چاہئے۔ نبی ﷺ نے حج کیا کسی کتاب میں آپ ﷺ کے متعلق حاجی کا لفظ نہیں آیا جبکہ آپ جیسا حج مبرور کس کا ہوگا؟ اس کے علاوہ صحابہ کرام نے حج کیا کسی صحابی کو حاجی نہیں کہا جاتا۔ آج بھی عرب میں رہنے والے کئی کئی مرتبہ حج کرتے ہیں مگر کسی کو حاجی نہیں کہا جاتا۔ یہ وہ خوشنما لقب ہے جس کے ذریعہ نہ صرف حج میں کبر وفساد کا دخول ممکن ہے بلکہ دیگر اعمال وعبادات پر بھی اثر انداز ہو سکتا ہے۔

ثانیا: کسی کے حج واپسی پہ ملنے کے وقت بطور خاص دعا کروانے کی شریعت میں کوئی اصل نہیں ہے۔ پھر یہ عقیدہ رکھنا کہ اس وقت ان سے دعا کرانے پہ دعا قبول ہوتی ہے غلط عقیدہ ہے۔ اس سلسلے میں میری یہ نصیحت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆کہ حج کرنے والا بھی اللہ کے حضور اپنے اعمال اور دعا کی قبولیت کا محتاج ہے۔ خصوصا دین اسلام کی اہم عبادت کی انجام دہی کر کے آیا ہے وہ زیادہ مستحق ہے کہ ان کے حج کی قبولیت کے لئے دعا کی جائے تاکہ ان کی محنت، روپیہ پیسہ اور وقت ضائع وبرباد نہ ہو۔

☆کہ کسی زندہ آدمی (خواہ حج کرنے والا ہو، یا نماز پڑھنے والا یا روزہ رکھنے والا ہو خواہ کوئی بھی اچھا مسلمان ہو) سے دعا کروانا جائز ہے مگر اس کے لئے کوئی تاریخ اور وقت متعین کرنا جس کی شریعت سے دلیل نہیں ملتی بدعت کے زمرے میں داخل ہے۔

☆کہ کسی زندہ آدمی سے دعا کرا کر اللہ تعالی سے قبولیت کی امید کرنی چاہئے نہ کسی صاحب جاہ ومرتبہ سے۔

سوال: عرفاتی بھائی بنانے کا حکم کیا ہے؟

جواب: جیسا کہ حجاج کرام سے معلوم ہوا ہے کہ خواتین دوران حج میدان عرفات میں کسی اجنبی مرد کو اپنا بھائی تسلیم کر لیتی ہیں، اسے اپنا بھائی مانتی ہیں بلکہ حقیقی بھائی سے بھی زیادہ درجہ دیتی ہیں اور حج سے واپسی پہ بھی اس سے رابطہ رہتا ہے۔

واضح رہے کہ یہ حج کی آفتوں میں سے ایک بڑی آفت ہے جو خاتون حجاج کے درمیان پھیلنے لگی ہے۔ اس طرح خواتین کا عرفاتی بھائی بنانا اسلامی نقطہ نظر سے حرام ہے، اس فعل حرام کے اندر کئی قسم کی شرعی قباحتیں اور حرمتیں ہیں۔ مثلا

☆کسی عورت کا اجنبی مرد سے بلاضرورت بات کرنا حرام ہے۔

☆عورت کا بے پردہ (چاہے صرف چہرہ ہی کیوں نہ کھلا ہو) اجنبی مرد کے سامنے آنا حرام ہے۔

☆عورت کا کسی اجنبی مرد سے خلوت حرام ہے۔

☆اجنبی مرد سے اختلاط حرام ہے۔

☆عورت کا اجنبی مرد سے تعلق یعنی رابطہ قائم رکھنا حرام ہے۔

☆کسی اجنبی مرد کو اس طرح بھائی بنانا نصوص شرعیہ کی بنیاد پر حرام ہے۔

☆یہ تعلق فحش گوئی اور فحش کام تک لے جاسکتا ہے۔

☆اس کام سے حج جیسے پاکیزہ فریضے پہ بہت برا اثر پڑے گا۔

خواتین کا بھائی بنانے کے لئے مقصد چاہے کچھ بھی ہو، کوئی سفر کا محرم نہیں تھا اس وجہ سے یا حج میں تعاون حاصل کرنے کی غرض سے وغیرہ وغیرہ،،،، یہ "انما المومنون اخوۃ" کے دائرے میں نہیں آتا۔ یہ حقیقت ہے کہ ہم ایمان کے اعتبار سے سارے مردوزن بھائی بھائی ہیں مگر اسلام نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مردوزن کے درمیان اقسام بنائے ہیں جن کے تحت چلنا ہے۔ عرفاتی بھائی بنانے کا طریقہ غیر اسلامی ہے، ہر حال میں اس کا سدباب ہونا چاہئے، خصوصاخواتین کے سرپرستوں کی ذمہ داری ہے کہ اس طرح کے اقدام سے عورتوں کو باز رکھیں، اور حج کے ساتھ ساتھ اپنے گھرانے کی حفاظت کریں۔

میقات اور احرام کے مسائل

سوال: میقات سے احرام نہیں باندھ سکے اندر داخل ہو کر باندھے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: میقات سے احرام باندھنا حج کے واجبات میں سے ہے جنہوں نے میقات سے اندر جاکر احرام باندھا ان کے اوپر دم کے طور پر ایک بکرا ذبح کر کے مکہ کے فقراء ومساکین پر تقسیم کرنا ہے۔

سوال: انڈیا سے کچھ لوگ حج کے لئے آئے ہیں، وہ لوگ مدینہ آئے، وہاں سے احرام باندھ کر عمرہ کے لئے گئے، عمرہ کے دوران معلوم ہوا کہ اپنا موبال بھول گئے جس کی وجہ سے اس گروپ کے لوگوں میں کوئی طواف کر کے چھوڑدیا، کوئی سعی میں تھا اس کو چھوڑدیا، کوئی بال کٹانا چھوڑدیا اور وہ سب ہوٹل پر آئے، اپنا اپنا احرام اتاردیا اور سلاہوا کپڑا لگالیا، ایسے میں ان لوگوں کو کیا کرنا اور دوبارہ کس میقات پر جانا ہے؟

جواب: واضح رہے کہ احرام کی حالت میں احرام کی چادر اتاردینے سے احرام ختم نہیں ہوجاتا، احرام باقی ہی رہتا ہے کیونکہ احرام حج وعمرہ کی نیت کا نام ہے اس لئے وہ لوگ ابھی بھی احرام میں ہی ہیں۔ باقی انہوں نے جو احرام کی چادر اتارلیا ہے ان سب کو چاہئے کہ پھر سے احرام کی چادر لگائیں اور حرم شریف جائیں، جو طواف کرچکے تھے وہ سعی کرکے اور بال کٹاکر حلال ہوجائے، جو سعی مکمل نہیں کیا تھا وہ سعی مکمل کرے اور بال کٹاکر حلال ہوجائے اور جو طواف وسعی کرلیا تھا صرف بال کٹانا باقی تھا وہ صرف بال کٹاکر حلال ہوجائے، اور ان پر کوئی فدیہ نہیں ہے اور نہ ہی کسی میقات پر جانا ہے اور اس طرح سے ان سب کا عمرہ ہوجائے گا۔

سوال: جدہ والے کہاں سے حج کا احرام باندھیں گے؟

جواب: جدہ والے عمرہ یاحج کے لئے اپنی رہائش ہی سے احرام باندھیں گے کیونکہ یہ لوگ میقات کے اندر ہیں۔

سوال: ہم جدہ میں رہتے ہیں عمرہ کے لئے مسجد عائشہ سے احرام باندھ سکتے ہیں؟

جواب: آپ کو مسجد عائشہ آنے کی ضرورت نہیں ہے، اپنی رہائش سے ہی عمرہ کے لئے احرام باندھ سکتے ہیں۔

سوال: باہر سے آنے والے بہت سے حجاج جدہ ایرپورٹ پر اترتے ہیں اور وہیں سے احرام باندھ لیتے ہیں میں نے سنا ہے کہ ایسا کرنا صحیح نہیں ہے؟

جواب: ہاں آپ نے ٹھیک ہی سنا ہے، جدہ میقات نہیں ہے اس لئے باہر سے آنے والوں کے لئے جس میقات سے ان کا گزر ہو وہیں پر احرام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باندھیں گے، اگر ہوائی سفر ہو اور میقات کے اوپر سے گزر ہو تو گزرتے وقت ٹھیک میقات کے اوپر احرام باندھیں گے اس کی اطلاع جہاز والے دیتے ہیں۔ جس نے جدہ ایرپورٹ پر اتر کر وہاں سے احرام باندھا اسے واپس اپنی میقات پر جاکر پھر سے احرام باندھنا چاہئے اگر ایسا نہیں کیا تو دم دینا ہوگا۔

سوال: کوئی شخص عمرہ کے ارادے سے مکہ آتا ہے یا جدہ آتا ہے مگر وہ احرام نہیں لگاتا ہے، پھر وہ ایک دو دن مکہ یا جدہ میں آرام کرنے کے بعد میقات سے احرام باندھتا ہے اور عمرہ کرتا ہے تو اس کا عمرہ ہو جائے گا؟

جواب: اصلا ہونا تو یہی چاہئے کہ جب وہ عمرہ کے ارادے سے آرہا ہے تو اپنی میقات پر ہی احرام باندھے، فلائٹ سے آتے وقت پہلے سے وہ احرام کا لباس لگالیتے اور میقات کے پاس آکر زبان سے عمرہ کی نیت کر لیتے۔ اگر اس نے مکہ یا جدہ داخل ہوتے وقت احرام نہیں باندھا لیکن وہ واپس اپنی میقات پر جاکر احرام باندھا پھر عمرہ کیا تو ایسی صورت میں اس کا عمرہ صحیح ہے۔

سوال: کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انڈیا پاکستان سے گروپ کی شکل میں حج پہ آنے والوں میں احرام تو لگائے ہوتے ہیں مگر میقات پر نیند کا غلبہ ہونے یا بھول جانے کی وجہ سے نیت نہیں کرپاتے ہیں، ایسے میں ان کو سعودی پہنچ کر کیا کرنا ہوگا، انہیں میقات پر جانا ہے یا وہیں سے احرام باندھنا ہوگا؟

جواب: برصغیر ہندوپاک سے آنے والے حجاج عموما احرام کا لباس لگا کر جہاز میں بیٹھتے ہیں، ایسی صورت میں میقات کے پاس ان کو زبان سے حج تمتع کے عمرہ کے لئے نیت کرنی پڑتی ہے۔ اگر کوئی میقات پر سو گیا، یا بھول کر زبان سے نیت نہیں کرسکا تو جب یاد آئے اسی وقت نیت کا اعادہ کر لے اور زبان سے لبیک عمرۃ بھی کہہ لے، اس سے اس کے حج پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، کیونکہ اس کے دل میں پہلے سے حج کی نیت ہے اور بھول چوک کو اللہ معاف کرنے والا ہے۔ اس کو پھر سے میقات پر جانے کی ضرورت نہیں ہے، وہ یاد آنے پر اپنی زبان سے نیت کر لے، یہی کافی ہے۔ ہاں اگر کسی نے پہلے سے احرام باندھنے کی نیت نہیں کی تھی جیسا کہ بعض لوگ جدہ پہنچ کر احرام باندھتے ہیں تو ایسی صورت میں واضح رہے کہ پھر اس میقات پر جانا پڑے گا جہاں سے گزرا ہے اور وہاں سے احرام باندھنا پڑے گا، ورنہ جدہ سے احرام باندھنے پر دم لازم آئے گا۔

سوال: ایک آدمی حج کے دنوں میں مسجد عائشہ سے عمرہ کے لئے احرام باندھا اور پھر اسے مسجد حرام کے پاس روک دیا گیا، اس نے اپنا احرام اتار دیا، اب اس کو کیا کرنا ہوگا؟

جواب: ایسا شخص محصر کے حکم میں ہے، اسے اسی جگہ پر جہاں روک دیا گیا جانور ذبح کرنا تھا اور بال کٹا کر اسے احرام کھول دینا تھا لیکن عموما وہاں جانور ذبح کرنا اکثر لوگوں کے لئے ممکن نہیں ہوتا تو ایسے لوگ بال کٹا کر اپنا احرام کھول سکتے ہیں اور اس پر کچھ بھی نہیں ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ جانور ذبح کرنے کی استطاعت نہیں ہے تو اس کے بدلے وہ دس روزہ رکھے گا اور پھر بال کٹا کر حلال ہوگا۔

سوال: اگر کوئی شخص حج کی غرض سے نکلے، پہلے ریاض سے جدہ جائے اور پھر جدہ سے مکہ تو وہ کس مقام سے حج کی نیت کرے گا جبکہ سواری میقات کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے مقام پر نہ رکے؟

جواب: جو لوگ ریاض سے حج کے لئے آرہے ہیں اور ان کو جدہ آنا ہے پھر مکہ جانا ہے تو ریاض والوں کی میقات قرن المنازل ہے جو طائف ہے، اس میقات سے ریاض والا احرام باندھ کر جدہ آئے گا۔ سواری میقات پر نہیں رکتی ہے تو اپنے گھر سے غسل کرکے احرام کی چادر لگا کر سواری پر بیٹھ جائے اور جب طائف کی میقات کے پاس آئے تو حج کی نیت کرے۔ عورت ہے تو سواری پہ بیٹھتے وقت نقاب ترک کر دے اس کی جگہ بڑی چادر استعمال کرے، اس سے سر و چہرہ اور ہاتھوں کا پردہ کرے، گردن سے نیچے کوئی بھی سلا ہوا لباس لگالے اور میقات پر آئے تو زبان سے حج کی نیت کرلے۔

سوال: مکہ میں مسجد جعرانہ ہے، کیا یہ ایک میقات بھی ہے، یہاں سے کون سے لوگ احرام باندھ سکتے ہیں، کیا جدہ والے یہاں سے احرام باندھ سکتے ہیں اور یہاں سے احرام باندھنے کی کوئی فضیلت ہے، میں نے سنا ہے کہ یہاں سے احرام باندھ کر عمرہ کرنے سے بڑا عمرہ ہوتا ہے؟

جواب: پہلی بات تو یہ ہے کہ دنیاوالوں کے لیے میقات پانچ ہے، جو سب کو معلوم ہے، اس کے علاوہ کوئی دوسری میقات نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جدہ والے اپنی رہائش سے ہی احرام باندھیں گے، ورنہ دم لگے گا۔ تیسری بات یہ ہے کہ جو مکہ والے ہیں وہ حدودِ حرم سے باہر نکل کسی بھی جگہ سے احرام باندھ سکتے ہیں خواہ مسجد عائشہ ہو، جعرانہ ہو، تنعیم ہو یا عرفات ہو۔ آخری بات یہ ہے کہ جعرانہ سے احرام باندھنے کی کوئی خصوصی فضیلت نہیں ہے اور جو یہ کہے کہ جعرانہ سے عمرہ کرنے سے بڑا عمرہ ہوتا ہے، اس کی بات جھوٹی ہے۔

سوال: جو لوگ جہاز سے عمرہ کے لئے آتے ہیں ان کے لئے میقات وہیں راستے میں پڑتی ہے جب مکہ آجائیں تو وہ کون سی مسجد جائیں گے میقات کے لئے؟

جواب: اللہ کے نبی ﷺ نے ہمارے لئے پانچ میقات متعین فرمادی ہیں، جب کوئی کسی ملک سے آئے گا تو ان میں سے کسی میقات سے احرام باندھ کر اندر داخل ہوگا۔ بطور مثال جو انڈیا سے جہاز کے ذریعہ جدہ آرہا ہے اور وہ عمرہ کرنا چاہتا ہے تو اس کی میقات طائف ہوگی، وہ جہاز میں ہی طائف کے قریب احرام باندھ لے گا۔ اور جو عمرہ کے لئے آئے عمرہ کرلئے تو دوسرا، تیسرا عمرہ کئے بغیر وہ اپنے وطن واپس ہوجائے کیونکہ اس نے عمرہ کا سفر کیا تھا اس نے اپنا عمرہ کرلیا، یہی مسنون طریقہ ہے۔

سوال: اگر عمرہ کے دوران حیض آجائے تو کیا پھر سے احرام باندھنے کے لئے مسجد عائشہ جانا ہوگا یا ہوٹل سے ہی نیت کرسکتے ہیں؟

جواب: اگر احرام باندھ کر عمرہ کی حالت میں کسی عورت کو حیض آجائے تو وہ احرام میں ہی باقی رہے اور جب پاک ہوجائے گی تو اپنی رہائش سے ہی غسل کرکے حرم جاکر عمرہ مکمل کرے گی۔ مسجد عائشہ جانے کی ضرورت نہیں ہے نیز یہ بھی اپنے علم میں رکھیں کہ اگر کوئی عورت میقات پر پہنچ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

اور حیض سے ہو جائے تو حیض کی حالت میں ہی اسے احرام باندھ لینا ہے اور مکہ میں پاک ہونے تک انتظار کرنا ہے، جب پاک ہو جائے تو اپنی رہائش سے غسل کر کے عمرہ کرے۔

سوال: اگر کوئی شخص بغیر احرام کے میقات سے گزر جائے اور مکہ میں آرام کرنے کے بعد واپس میقات پر آئے اور احرام باندھ کر پھر عمرہ کرے تو کیا اس کا یہ عمل صحیح ہے؟

جواب: جو کوئی میقات کے باہر سے مکہ آئے اس حال میں کہ وہ عمرہ کا ارادہ رکھتا ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی میقات سے احرام باندھ کر اندر داخل ہو اور اپنا عمرہ کرے۔ جس شخص نے احرام باندھے بغیر میقات عبور کیا یہاں تک کہ وہ مکہ پہنچ گیا اور آرام کر کے پھر اپنی میقات لوٹ گیا اور وہاں سے احرام باندھ کر آیا اور پھر اپنا عمرہ کیا تو ایسی صورت میں اس کا عمرہ صحیح ہے اور اس میں کوئی دم یا فدیہ نہیں ہے۔

یہاں پر ایک مسئلہ یہ بھی جان لیں کہ اگر کوئی میقات پار کرتے وقت احرام کی چادر لگا رکھا تھا، دل میں عمرہ کا ارادہ بھی تھا مگر میقات پر زبان سے نیت کرنا بھول گیا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اسے دوبارہ میقات پر جانے کی ضرورت نہیں ہے، اس کے دل کی نیت کافی ہے اور نیت اصل میں نیت کے ارادہ کا ہی نام ہے نیز اللہ کے بھول چوک کو معاف کر دیا ہے۔ وہ مکہ جائے اور اپنا عمرہ کرے، اس کا عمرہ درست ہے۔

سوال: میرے رشتہ دار انڈیا سے مدینہ آرہے ہیں اور میں جدہ میں رہتا ہوں، میں مدینہ جا کر رشتہ دار کو مکہ چھوڑنا چاہتا ہوں تو میقات پار کرنے کی وجہ سے کیا مجھے بھی عمرہ کرنا پڑے گا؟

جواب: یہ آپ کی مرضی پر منحصر ہے، اگر عمرہ کرنا چاہتے ہیں تو عمرہ کر سکتے ہیں اور عمرہ نہیں کرنا چاہتے ہیں تو آپ کے لیے عمرہ کرنا ضروری نہیں ہے یعنی اگر آپ اپنے رشتہ دار کو مدینہ سے مکہ پہنچانا چاہتے ہیں اور آپ عمرہ کرنے کا ارادہ نہیں کرتے ہیں تو بغیر احرام میقات پار کرنے میں آپ کے لئے کوئی حرج نہیں ہے اور آپ کو عمرہ کرنا ضروری نہیں ہے کیونکہ آپ کا ارادہ عمرہ کا نہیں ہے۔ بہت سے ڈائیور عمر کرنے والوں کو مدینہ سے مکہ لے جاتے ہیں، کیا ان لوگوں کے ساتھ ڈرائیور بھی عمرہ کرتے ہیں، نہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ عمرہ اس وقت ہے جب آپ اس کا ارادہ کریں۔

سوال: اگر بیٹی دوسرے ملک سے ماں باپ کے گھر جدہ آتی ہے تو اس کی میقات جدہ ہی ہے اور اس کے شوہر کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب: جدہ آنے کا دو مقصد ہے، ایک مقصد ہے عمرہ کی نیت سے جدہ آنا تو ایسی صورت میں باہری ملک سے آنے والا اپنی میقات سے احرام باندھ کر سعودی عرب آئے گا اور عمرہ کرے گا پھر کہیں جانا ہو تو عمرہ کے بعد جائے۔ دوسرا مقصد ہے اپنے رشتہ دار کے پاس ٹھہرنے کے مقصد سے آنا تو ایسی صورت میں جدہ میں رہنے والا یا کہیں سے جدہ آنے والا جب عمرہ کا ارادہ کرے جدہ سے ہی یعنی اپنی رہائش سے ہی احرام باندھ کر عمرہ کرے گا۔ اس مسئلہ میں بیوی، شوہر، بیٹی، بیٹا سبھی ایک جیسے ہیں، کسی کا مسئلہ الگ الگ نہیں ہے۔ اصل مقصد و نیت کا اعتبار ہو گا یعنی کس نیت سے جدہ آرہے ہیں؟

www.KitaboSunnat.com

سوال: اگر عمرہ کا سفر اسلام آباد سے شروع ہو اور جدہ سے جہاز تبدیل کر کے مدینہ جانا ہو تو کیا حدود حرم میں داخلہ ہوتا ہے یا نہیں؟ احرام مدینہ منورہ سے ہی باندھنا ہوگا؟

جواب: جو آدمی اسلام آباد سے عمرہ کے لئے جدہ آرہا ہے اس کی میقات قرن المنازل ہوگی، اس کو احرام کا لباس لگا کر طائف کے اوپر جہاز میں نیت کرنی تھی لیکن چونکہ پھر یہ جہاز مدینہ جارہی ہے، ممکن ہے کہ مدینہ کے لئے ڈائرکٹ فلائٹ نہ رہی ہو تو ایسی صورت میں عمرہ کرنے والا مدینہ کی میقات ذوالحلیفہ سے احرام باندھ کر عمرہ کرے گا۔ جدہ حدود حرم میں نہیں ہے اور یہاں مسئلہ حدود حرم کا نہیں ہے بلکہ احرام باندھنے کے لئے میقات کا مسئلہ ہے اور اس خاص صورت میں عمرہ کرنے والا بغیر احرام کے میقات کے اندر داخل ہورہا ہے اس کا کوئی مسئلہ نہیں ہے کیونکہ اس کا اصل سفر مدینہ کے لئے ہے اس لئے اس کی میقات ذوالحلیفہ ہوگی لہذا وہ مدینہ سے احرام باندھے گا۔

سوال: ایک فیملی عمرہ کے لئے انڈیا سے مدینہ آرہی ہے، اس میں ایک بچی ہے جس کو حیض آگیا ہے، کیا وہ بغیر احرام فیملی کے ساتھ مدینہ آسکتی ہے وہ جدہ خالہ کے گھر بھی جائے گی تو کیا وہاں سے احرام باندھ سکتی ہے؟

جواب: جو لوگ انڈیا سے عمرہ کی غرض سے مدینہ آرہے ہیں ان کی میقات ذوالحلیفہ ہے جو مدینہ میں ہے۔ انڈیا کی فیملی جب مدینہ پہنچے گی تو فیملی والوں کے ساتھ وہ لڑکی بھی احرام باندھے گی جو حیض کی حالت میں ہے، گھر والوں کے ساتھ یہ حائضہ بھی بحالت حیض احرام باندھے گی کیونکہ وہ انڈیا سے عمرہ کے واسطے سعودی آرہی ہے اور بغیر احرام کے مدینہ کی میقات پار نہیں کرے گی، اگر وہ بغیر احرام کے مدینہ سے جدہ جاتی ہے اور وہاں سے احرام باندھ کر عمرہ کرتی ہے تو دم لگے گا۔ اس لئے وہ مدینہ کی میقات سے احرام باندھ کر احرام میں ہی رکی رہے گی اور جب وہ پاک ہوجائے تو اپنی رہائش سے جہاں وہ رکی رہے گی غسل کر کے پھر عمرہ کرے گی۔

سوال: دوحہ قطر سے جہاز پر عمرہ کے لئے جانے والے کو کہاں سے احرام پہننا اور عمرہ کی نیت کرنی ہے؟

جواب: جو لوگ قطر سے بذریعہ جہاز عمرہ کے لئے آتے ہیں ان کو فضا میں طائف کی میقات یعنی قرن المنازل سے احرام باندھنا ہے، اس کی صورت ہوگی کہ وہ گھر سے ہی غسل کر کے احرام کا لباس لگا کر جہاز میں بیٹھے اور جب طائف کی میقات کے پاس آئے تو زبان سے عمرہ کی نیت کرلے پھر وہاں سے مکہ تک تلبیہ پکارتا جائے، مکہ پہنچ کر تلبیہ بند کردے اور عمرہ مکمل کرے۔

سوال: میری ساس و نند انڈیا سے جدہ آئی تھی، یہاں آکر کچھ دن بعد عمرہ کی تھی، یہاں وہ ڈیڑھ ماہ رہی تھی، اب لوگ بول رہے ہیں کہ جو لوگ انڈیا سے آتے ہیں ان کو وہیں سے احرام باندھنا ہوتا ہے اس میں دم دینا ہوگا، اس سلسلے میں رہنمائی کریں۔

جواب: عموما لوگ انڈیا و پاکستان سے اپنے رشتہ دار کے پاس زیارت کی نیت سے آتے ہیں تو ایسے لوگ سعودی آکر جب مرضی ہو عمرہ کریں کوئی مسئلہ نہیں ہے کیونکہ وہ ایک زائر کی حیثیت سے آرہے ہیں، معتمر تو ہیں نہیں لیکن جو صرف عمرہ کی نیت سے کسی ملک سے آرہے ہیں تو اس صورت میں میقات سے احرام باندھنا لازمی ہے ورنہ دم دینا ہوگا اور اسی طرح جو زائر کی نیت سے سعودی آئے لیکن پہلے عمرہ کرنے کی نیت ہے تو اسے بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میقات سے احرام باندھ کر آنا ہوگا۔

سوال: جدہ سے میں نے عمرہ کا اور میرے شوہر نے طواف کا ارادہ کیا میں نے عمرہ کا پرمٹ بھی لے لیا، جب ہم لوگ گھر سے نکلے تو میں نے سوچا موقف سے جب گاڑی میں بیٹھوں گی تو تلبیہ پڑھوں گی مگر جب میں موقف سے گاڑی میں بیٹھی تو ذہن سے نکل گیا اور میں گاڑی میں سو گئی جب آنکھ کھلی تو ہم مکہ میقات کراس کر چکے تھے اور تقریبا شہر سے قریب آچکے تھے، تب میں نے جلدی سے تلبیہ پڑھ لیا الحمد اللہ عمرہ ادا کر لیا مگر دل میں ایک خلش سی ہے کہ کہ عمرہ ہوا یا نہیں آپ کی رہنمائی کی ضرورت ہے؟

جواب: سب سے پہلے اللہ سے دعا کرتا ہوں، اللہ تعالی آپ کے عمرہ کو قبول فرمائے اور نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین

جدہ والے جب عمرہ کا ارادہ کریں تو گھر سے ہی غسل کر کے احرام باندھیں گے، احرام کہتے ہیں زبان سے عمرہ کی نیت کرنے کو۔ آپ نے اپنی رہائش پہ لبیک عمرۃ کہہ دیا، آپ محرم ہو گئے۔ اب اپنی جگہ سے مکہ تک تلبیہ پکارتے چلیں، تلبیہ پکارنا مسنون عمل ہے، اگر کبھی پڑھے، کبھی چھوڑ دئے یا بھول کر راستہ بھر تلبیہ نہیں پکار سکے تو عمرہ اپنی جگہ صحیح ہے۔ عمرہ میں سنت چھوٹ جانے سے عمرہ صحیح ہوتا ہے۔ رکن یا واجب نہ چھوٹے۔ رکن چھوٹے تو عمرہ ہی نہیں ہوگا اور واجب چھوٹے تو دم دینا ہوگا۔

اگر تلبیہ سے آپ کی مراد یہ ہے کہ آپ نے عمرہ کی نیت ہی نہیں کی یہاں تک کہ مکہ پہنچ گئی تو اس صورت میں بھی آپ کا عمرہ درست ہے کیونکہ آپ نے دل میں نیت کرلی تھی کہ آپ عمرہ کریں گے، یہ کافی ہے اور جو زبان سے لبیک عمرۃ سہوا نہیں کہہ سکے وہ معاف ہے۔

سوال: ایک بہن کا سوال ہے کہ ان کی والدہ وزٹ ویزہ پر ان کے پاس پچھلے دو ماہ سے رہ رہی تھیں۔ اب وہ دمام اپنے بھائی کے پاس تیس دن کے لئے گئیں ہیں۔ پھر جب جدہ اپنی بیٹی کے پاس واپس آئیں گی تو وہ ماہ رمضان میں عمرہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں اس لئے وہاں سے احرام نہیں باندھ کر آسکتیں۔ جب ان کی بیٹی، داماد اور ان کو رمضان میں پرمٹ ملے گا تب ایک ساتھ عمرہ کریں گی، ایسے میں کیا وہ جدہ سے احرام باندھ سکتی ہیں یا ان کو جدہ میں پندرہ دن رہ کر مقیم ہونے کا انتظار کرنا ہوگا پھر جدہ سے احرام باندھ سکتی ہیں؟

جواب: چونکہ وہ وزٹ پہ آئی ہیں تو ان کا اصل مقصد یہاں رہائش اختیار کرنا ہے۔ وہ پہلے جدہ میں تھیں، ابھی دمام میں ہیں پھر جب جدہ واپس آنا چاہیں واپس آجائیں گی اور جب وہ جدہ آجائیں اور رمضان میں عمرہ کا موقع ملے تو جدہ سے اپنے گھر سے احرام باندھ کر عمرہ کر سکتی ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور یہ پندرہ دن والی بات کس نے آپ کو بتایا ہے، یہ فضول بات ہے۔ جدہ واپس آکر جب بھی اسے عمرہ کا ارادہ ہو جدہ ہی سے احرام باندھ کر عمرہ کر سکتی ہیں، پندرہ گزارنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

سوال: پاکستان سے جدہ فلائٹ ہے تو عمرہ کے لئے احرام جدہ سے باندھیں گے یا پاکستان سے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

جواب: جو لوگ عمرہ کی غرض سے پاکستان سے جدہ آرہے ہیں وہ اپنے گھر سے غسل کر کے اور احرام کی چادر لگا کر فلائٹ میں بیٹھ جائیں گے، جب فلائٹ طائف کے قریب آتی ہے تو بتایا جاتا ہے کہ میقات قریب ہے احرام باندھ لیں۔ انڈیا و پاکستان سے بذریعہ طیارہ جدہ آنے والوں کی میقات قرن المنازل (السیل الکبیر) ہے جو طائف میں ہے۔ اس وقت فلائٹ ہی میں عمرہ کی نیت کر لیں گے یعنی اپنی زبان سے کہیں گے "لبیک عمرۃ"۔ جب زبان سے اس طرح نیت کریں کے تو آپ احرام میں داخل ہو جائیں گے اور اب وہاں سے مکہ پہنچنے تک تلبیہ پکارتے ہوئے چلیں۔

سوال: عورت حیض کی حالت میں اگر میقات سے گزرے تو کیا عمرہ وحج کے لئے احرام باندھ لے گی یا پھر پاک ہونے کے بعد ہی احرم باندھے گی؟

جواب: جی، حالت حیض میں ہی میقات پہ احرام باندھے گی اور پاک ہونے تک انتظار کرے گی، جب پاک ہو جائے گی تو غسل کر کے عمرہ کرے گی اور حج کے تعلق سے یہ ہے کہ عورت حیض کی حالت میں حج کے اعمال کام کرے، صرف طواف سے رکی رہے گی اور جب پاک ہو تو طواف کرے گی ۔حج کے موقع سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حیض سے ہو گئی تھیں تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم طواف کے علاوہ حج کے سارے کام کرو جیسے تمام حجاج کرتے ہیں اور جب پاک ہو جانا تب طواف کر لینا۔ (بخاری:305)

سوال: مکہ کے رہائشی احرام کہاں سے باندھیں گے، اپنے گھر سے یا میقات سے؟

جواب: مکہ میں رہنے والے حدود حرم سے باہر جا کر کسی بھی جگہ سے احرام باندھ کر عمرہ کریں گے، وہ اپنے گھر سے احرام نہیں باندھیں گے۔ حدود حرم سے باہر مثلاً مسجد عائشہ (تنعیم)، جعرانہ اور عرفات وغیرہ کہیں سے احرام باندھ کر عمرہ کریں گے اور انہیں احرام باندھنے کے لئے میقات جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

سوال: اگر عورت میقات سے احرام باندھ لے اور عمرہ کی نیت سے نکل جائے اور درمیان میں حیض آجائے تو ایسی صورت میں کیا کرے اور اسی طرح حیض کی حالت میں بغیر ارادے کے ایک بال ٹوٹ جائے تو اس کا کیا شرعی حکم ہے؟

جواب: احرام باندھنے کے بعد حیض آجائے تو پاک ہونے تک احرام میں ہی رکی رہے، جب پاک ہو جائے تب اپنی رہائش سے غسل کر کے حرم شریف جائے اور عمرہ کرے۔ اور حیض کی حالت میں یا احرام کی حالت میں بغیر ارادے کے بال ٹوٹ جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، آپ خود بال گرنے کا کوئی مسئلہ نہیں ہے، احرام میں عمداً بال توڑنا یا کاٹنا منع ہے۔

سوال: ایک عورت ریاض میں رہتی ہے، اگر وہ اپنے رشتہ دار جو جدہ میں ہیں ان کے پاس آکر وہاں سے احرام باندھے اور پھر عمرہ کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ریاض والی خاتون جو عمرہ کرنا چاہتی ہے ان کی میقات طائف والی السیل الکبیر ہے، ان پر لازم ہے کہ طائف سے احرام باندھ کر عمرہ کرے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جدہ سے احرام باندھ کر عمرہ کرے گی تو دم دینا پڑے گا کیونکہ اس نے پہلے سے عمرہ کا ارادہ کیا ہے اور اس کے لئے بغیر احرام کے میقات پار کر کے جدہ آنا اور جدہ سے احرام باندھنا منع ہے، وہ لازما طائف سے احرام باندھ کر عمرہ کرے اور بغیر محرم سفر نہ کرے۔

اس مسئلہ میں دوسری صورت یہ ہے کہ اگر کوئی اگر کوئی ریاض سے جدہ اپنے رشتہ دار سے بغرض ملاقات آئے اور پھر جدہ آکر عمرہ کا ارادہ بن جائے تو اس صورت میں یہ آدمی جدہ سے احرام باندھ کر عمرہ کرے گا۔

سوال: الحمد اللہ، میرے بیٹے کو اللہ نے حج کے لئے بلایا ہے۔ آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ اس وقت احرام کے بغیر کعبہ کے پاس نہیں جانے کی اجازت ہے یعنی عمرہ کی ادائیگی میں صرف جاسکتے ہیں۔ تو کیا صرف طواف کے لیے احرام باندھ کر بار بار جاسکتے ہیں جب تک مکہ میں قیام ہو؟

جواب: بہت اچھی بات ہے کہ اللہ نے آپ کے بیٹے کو حج کے لئے بلایا ہے اللہ حج مبرور عطا فرمائے۔ ایک مدت سے حکومت سعودی عرب نے عمرہ کے بغیر کعبہ کے پاس سے طواف کو منع کر رکھا ہے پھر بھی لوگ احرام کا لباس لگا کر طواف کرنے جاتے ہیں۔ یہ غلط طریقہ ہے، یہ اللہ کے ساتھ بھی دھوکہ ہے اور حکومت کے ساتھ بھی۔ مسجد حرام میں نماز پڑھنے کا موقع مل جانا ہی بڑی سعادت ہے، یہاں ایک نماز کا اجر ایک لاکھ نماز کے برابر ہے جو دوسری جگہ پچپن سال عبادت کے برابر ہے۔ مکہ میں جس قدر وقت ملتا ہے وہاں نماز، تلاوت اور ذکر واذکار کریں اور استطاعت ہو تو چھت پر نفلی طواف کریں، وہاں عام لباس میں نفلی طواف کرسکتے ہیں۔

آپ اپنے بیٹے کو بتائیں کو وہ حج تمتع کرے اور حج تمتع میں پہلے عمرہ کرنا پھر حج کرنا ہے۔ ابھی حج کا مہینہ شروع ہو گیا ہے تو تمتع کا عمرہ کرلے اور مکہ میں رہتے ہوئے مسجد حرام میں نمازیں ادا کرے، یہاں ذکر واذکار اور تلاوت کیا کرے، جب حج کے دن آجائیں یعنی آٹھ ذوالحجہ تو وہ حج کرے۔ حج پر آنے والے کی اصل توجہ حج پر ہو، حج کو سنت کے مطابق انجام دیں، ایک حج زندگی کے سارے گناہ دھل دے گا، لیکن صحیح سے حج نہ کیا جائے تو حج کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

سوال: اگر کوئی احرام باندھنے کے بعد حرم سے واپس ہو جائے اس وجہ سے کہ ان کا داخل ہونے کا وقت ختم ہو گیا اور پولیس اسے حرم کے اندر آنے نہیں دے رہی ہے، ایسے موقع پر واپسی ریاض کی ہے انہیں نہیں معلوم تھا دم دینا ہے یا کفارہ ہے اور وہ واپس بھی ہو رہے ہیں۔ ایسے میں کیا کرے حرم جائے یا تین روزہ رکھ لے؟

جواب: آدمی کو عمرہ میں رکاوٹ محسوس ہو تو احرام باندھتے وقت شرط لگالینا چاہیے، اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ جب رکاوٹ کے وقت عمرہ چھوڑ دے تو اس کے ذمہ کچھ بھی نہیں آئے گا۔ جہاں تک مذکورہ مسئلے کی بات ہے کہ تو اس صورت میں یہ آدمی محصر کے حکم میں ہے، وہ ایک قربانی دے اور پھر بال کٹالے اور حلال ہو جائے اور اس کے اوپر قضا نہیں ہے۔ قربانی دینے کی طاقت نہیں ہے تو اس کے بدلے دس روزے رکھے پھر اپنا بال کٹائے۔ بعض اہل علم یہ کہتے ہیں کہ محصر قربانی کا جانور نہ پائے تو اس پر کچھ بھی نہیں، روزہ بھی نہیں، وہ بس حلال ہو جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: ایک سسٹر کا سوال ہے کہ عمرہ ہو گیا ہے الحمد للہ لیکن نیچے سے ہر کسی کو طواف کرنے کی اجازت نہیں ہے تو لوگ عمرہ کرنے کے بعد بھی احرام پہن کر نیچے سے طواف کر رہے ہیں۔ ایسا کرنے میں گناہ تو نہیں؟ دراصل ان کے گھر کے مرد کی تمنا ہے کہ کعبہ شریف اور حجر اسود کو چھونے کی تو کیا عمرہ ہونے کے باوجود بھی پھر سے احرام باندھ کر نیچے سے طواف کرنے سے گناہ تو نہیں؟

جواب: اگر کسی نے عمرہ مکمل کر لیا ہے اور احرام کا لباس ابھی نہیں اتارا ہے اور وہ اسی لباس میں پھر سے طواف کرنا چاہتا ہے تو کوئی حرج کی بات نہیں ہے، اس میں کوئی گناہ اور کسی قسم کا مسئلہ نہیں ہے۔

ایک صورت یہ ہے کہ آپ احرام کی چادر صرف طواف کے لئے لگاتے ہیں تاکہ مطاف میں جا کر طواف کر سکیں تو یہ صورت دھوکہ کی ہے، آپ اللہ کو بھی دھوکہ دے رہے ہیں اور حکومت کے ساتھ بھی دھوکہ کا معاملہ کر رہے ہیں۔ اس سے بچنا چاہئے۔ حکومت نے انتظامی امور کو سنبھالنے کے لئے ایک بہتر نظام لاگو کر رکھا ہے ہمیں اس نظام کو فالو کرنا چاہئے۔

سوال: میری بیٹی وزٹ ویزہ پر جدہ آئی ہوئی ہے، جب وہ یہاں آئی تو حیض کی حالت میں تھی۔ سات دن جدہ میں رہنے کے بعد آٹھویں دن جدہ سے احرام باندھ کر عمرہ کے لئے گئی۔ یہاں میرا سوال یہ ہے کہ کیا جدہ سے احرام باندھنا صحیح تھا یا طائف جا کر وہاں سے احرام باندھنا تھا اور اگلی بار عمرہ کرنے کا ارادہ ہو تو جدہ سے احرام باندھ سکتی ہے؟

جواب: آپ کی بیٹی نے پاکی حاصل ہونے کے بعد غسل کر کے اور جدہ سے احرام باندھ کر عمرہ کیا تو اس کا عمرہ صحیح ہے، اس کو جدہ ہی سے احرام باندھنا تھا، طائف کی میقات پہ نہیں جانا تھا کیونکہ اس کی رہائش جدہ ہے تو وہ اہل جدہ کے حکم میں ہے اور آئندہ بھی عمرہ کرنے کے لئے جدہ سے ہی اسے احرام باندھنا ہے۔

سوال: حج کا احرام باندھنے سے قبل عورت حیض میں ہو تو وہ کیا کرے اور کیسے حج کرے؟

جواب: عورت میقات یا اس سے قبل حیض کی حالت میں ہو تو اسی حالت میں احرام باندھ لے گی اور احرام میں باقی رہے گی، حج کے سارے کام کرے گی سوائے طواف کے اور جب پاک ہو جائے تو اپنی رہائش پہ غسل کر لے اور کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے اور طواف کرے۔

سوال: ایک آدمی عمرہ کے لئے آیا اور عمرہ کر کے ایک مدت تک اپنے کسی رشتہ دار کے پاس مکہ میں ہی ٹھہرا رہا تو وہ دوبارہ عمرہ کے لئے کہاں سے احرام باندھے؟

جواب: جو عمرہ پہ مکہ آیا اور پھر وہیں پر اپنے کسی رشتہ دار کے پاس رہا اور وہ کچھ دنوں کے وقفہ کے بعد دوبارہ عمرہ کرنا چاہے تو وہ حدود حرم سے باہر نکل کر احرام باندھے جیسے مسجد عائشہ اور پھر عمرہ کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: اگر کوئی انڈیا سے دمام جائے اور پھر وہاں سے عمرہ کی نیت کر کے ایک عمرہ کر لے پھر اسے اپنے کسی مرحوم کی طرف سے عمرہ کرنا ہو تو وہ کیا کرے، واضح رہے کہ انڈیا سے دمام، دمام سے انڈیا کا سفر کل 20 دن کا ہے؟

جواب: جو کوئی انڈیا سے دمام آئے اور عمرہ کرنے کا ارادہ ہو وہ طائف کی میقات سے احرام باندھ کر عمرہ کریں گے۔ دمام سے مکہ کی کافی دوری ہے اس دوری کے مدنظر آپ اپنا عمرہ کر کے کسی قریبی میت کی طرف سے عمرہ کرنا چاہتے ہیں تو حدود حرم سے باہر جاکر مثلا مسجد عائشہ جاکر احرام باندھ کر آئیں اور دوسرا عمرہ کر سکتے ہیں۔ اگر دمام سے مکہ کا دوبارہ سفر کرنا چاہتے ہوں تو میت کی طرف سے دوسرے سفر میں عمر کریں اور اس صورت میں طائف کی میقات سے احرام باندھیں۔

سوال: کیا تحفتاً خرید کے دئے جانے والے احرام کو عمرہ کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے یا عمرہ جانے والے کو تحفتاً احرام دیا جاسکتا ہے اس نیت کے ساتھ کے ہمیں بھی اس کا ثواب حاصل ہو؟

جواب: تحفہ میں احرام دیا جاسکتا ہے اور اس تحفہ والے احرام میں عمرہ بھی کر سکتے ہیں، اس میں حرج کی کوئی بات نہیں ہے اور اجر کی نیت سے حاجی اور معتمر کی مدد کرنا باعث اجر بھی ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

من جهَّزَ غازيًا، أو جهز حاجًّا، أوخلفَه في أهلِه، أوفطَّر صائمًا؛ كان له مثلُ أجورِهم، من غير أن ينقصَ من أجورِهم شيءٌ (صحيح الترغيب:1078)

ترجمہ: جس نے مجاہد کا سامان سفر تیار کیا یا حاجی کا سامان سفر تیار کیا یا ان کے گھر والوں کی خبر گیری کی یا کسی روزے دار کو افطار کیا تو اس کے لئے ان ہی کے برابر اجر ہے اوران کے یعنی غازی یا حاجی یا روزہ دار کے اجر میں ذرہ برابر کمی نہیں کی جائے گی۔

سوال: میں نے مدینہ سے گاڑی کے ذریعہ مکہ کا سفر کیا، گھر سے ہی احرام لگالیا تھا اور نیت کر لی تھی تو مجھے نہیں معلوم کہ میقات سے ٹرین گزری کہ نہیں اور پھر ہمیں کہیں میقات کے لئے متنبہ بھی نہیں کیا گیا تو کیا ہمارا عمرہ اس طرح ہو سکتا ہے؟

جواب: مدینہ میں رہنے والوں میں سے بہت سارے لوگوں کا یہ سوال ہوتا ہے، یہ سوال سعودی عرب کی فتوی کمیٹی پر بھی پیش کیا گیا جس کے جواب میں کمیٹی نے کہا کہ مدینہ میں اپنے گھر سے یا اسٹیشن سے حج وعمرہ کی نیت کرنے میں حرج نہیں ہے کیونکہ میقات قریب ہے اور تیز رفتار گاڑی ہونے کے سبب عین میقات پر نیت کرنا مشکل ہے۔ (لجنہ دائمہ، فتوی نمبر: 26952) لہذا آپ کا عمرہ صحیح ہے اور جو بھی مدینہ سے عمرہ کرنے کے واسطے بذریعہ ٹرین آئے وہ غسل کر کے اور احرام کا لباس لگا کر اپنے گھر سے ہی عمرہ کی نیت کر لے۔

سوال: ہم پاکستان سے عمرہ کی غرض سے آرہے ہیں، عمرہ کر کے جدہ میں اپنے بیٹے کے پاس بہتر دن تک رکیں گے، دوبارہ عمرہ کے لئے جدہ سے ہی احرام باندھیں گے یا میقات پر جانا ہوگا؟

جواب: چونکہ آپ عمرہ کے سلسلے میں آرہے ہیں اس لئے آپ جب اپنے ملک سے سفر کریں گے تو اپنی میقات پر عمرہ کا احرام باندھ لیں گے، اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لئے بہتر ہے کہ ملک میں ہی غسل کر کے احرام کا لباس لگالیں اور جہاز میں جب جہاز میقات کے سامنے سے گزرے تو عمرہ کی نیت کر لیں، واضح رہے پاکستان سے بذریعہ طیارہ جدہ آنے والوں کی میقات قرن المنازل ہے اور جہاز میں میقات آنے کے وقت خبر دی جاتی ہے۔ اور جدہ میں بہتر دن ٹھہرنا ہے تو آپ دوبارہ عمرہ کرنے کے لئے جدہ سے ہی احرام باندھ کر عمرہ کریں گے، میقات جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

سوال: ایک فیملی عمرہ کے لئے مکہ آئی ہے، اس نے عمرہ کر لیا ہے، وہ جدہ کسی رشتہ دار سے ملنے جائے گی پھر ایک دو دن میں واپس ہو جائے گی تو وہ عمرہ کے لئے جدہ سے احرام باندھ سکتی ہے اور احرام صاف ستھرا ہو تو اسے دھونے کی ضرورت ہے؟

جواب: اگر کوئی عمرہ کے لئے کسی دوسرے ملک سے آیا ہے، اس نے عمرہ کر لیا ہے، یہ نصیب وسعادت کی بات ہے۔ یہ ایک عمرہ ہی اس کی زندگی کے لئے بہت ہے۔ ایک ہی سفر جلدی جلدی اور بار بار عمرہ کرنا مسنون نہیں ہے۔ جدہ رشتہ داروں سے ملنے جائے تو مل کر آجائے پھر حرم میں جو دوسری عبادات ہیں انہیں انجام دے۔ لوگوں میں اب یہ ٹرینڈ چل رہا ہے کہ جب اپنے ملک واپس جاتے ہیں تو چرچا ہوتا ہے میں نے اتنی مرتبہ عمرہ کیا جبکہ ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ ایک سفر میں ایک عمرہ کیا جائے، عمرہ کا سفر تھا، عمرہ کر لیا یہی اس کے لئے کافی ہے۔ نفلی طواف کریں جس قدر کرنا چاہیں۔ بار بار عمرہ سے پرہیز کیا جائے، میں یہی کہوں گا کیونکہ مجھے سنت میں ایک سفر میں بار بار عمرہ کی دلیل نہیں ملتی ہے، ہاں زیادہ دن ہو جائے تو کوئی مسئلہ نہیں دوبارہ کر لیں۔ اور احرام کا لباس پاک وصاف ہو تو اسے دھونے کی ضرورت نہیں ہے، اسی احرام کی چادر میں دوبارہ عمرہ کر سکتے ہیں۔

سوال: میقات پہ عورت کو حیض آجائے تو کیا وہ احرام باندھے یا پاک ہو جائے تب احرام باندھے؟

جواب: جی، حالت حیض میں ہی میقات پہ احرام باندھے گی اور پاک ہونے تک انتظار کرے گی، جب پاک ہو جائے گی تو غسل کر کے عمرہ کرے گی اور حج کرنا ہو تو حج کے سارے کام اسی طرح انجام دے گی جیسے حاجی انجام دیتے ہیں، صرف طواف چھوڑ دے گی، جب پاک ہو جائے تب طواف کرے گی۔

سوال: شعبان کے آخر میں عمرہ کی نیت سے ہندوستان سے سعودی کا سفر ہوا مگر رمضان کا مہینہ نہیں مل رہا تھا اس لئے میقات سے احرام نہیں باندھا، ابھی مکہ آکر طائف سے احرام باندھ رہا ہوں، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: چونکہ آپ عمرہ کا ارادہ کر کے مکہ آرہے تھے اس لئے آپ پر واجب تھا کہ اسی وقت میقات سے احرام باندھ کر مکہ آتے اور اسی وقت عمرہ کرتے اور اس وقت کون سا مہینہ ہے اس کا خیال نہیں کرتے۔ پہلے ایک عمرہ کر لیتے پھر جب ماہ رمضان آتا تو رمضان کے مہینے میں بھی عمرہ کر لیتے اس میں کوئی حرج نہیں تھا۔

دوسری بات یہ ہے کہ بحری راستے سے ہندوپاک کے لوگ مکہ آتے ہیں تو ان کی میقات یلملم ہوتی ہے لیکن آج کل تو لوگ عموماً فلائٹ سے آتے ہیں ایسے میں ہندوستانی لوگ طائف کے قریب سے گزرتے ہیں، ان کو قرن المنازل سے احرام باندھنا ہے۔ چونکہ آپ کی جو شرعی میقات ہے اس میقات پہ واپس جاکر احرام باندھا ہے اس لئے آپ کا احرام صحیح ہے، اس جگہ سے احرام باندھ کر عمرہ کرنا صحیح ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: ایک ریاض کا شخص ہے جسے عمرہ کرنا ہے وہ جدہ آکر یہاں رک کر ایک دن بعد عمرہ کرنا چاہتا ہے اس بارے میں بتائیں؟

جواب: ریاض میں مقیم شخص جب عمرہ کے ارادے سے آئے گا تو اس کی میقات طائف والی السیل الکبیر ہے، اس پر لازم ہے کہ طائف سے احرام باندھ کر عمرہ کرے، جدہ سے احرام باندھ کر عمرہ کرے گا تو دم دینا پڑے گا کیونکہ وہ اس حال میں واجب کو ترک کرے گا، اس پر واجب یہ ہے کہ اپنی میقات سے احرام باندھے۔

سوال: اگر عورت عمرہ کا احرام باندھ لے اور درمیان میں حیض آجائے تو عورت کیا کرے اور اس حالت میں بغیر ارادہ کے بال ٹوٹ جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: احرام باندھنے کے بعد حیض آجائے تو پاک ہونے تک احرام میں ہی رکی رہے، جب پاک ہوجائے تب اپنی رہائش سے غسل کرکے حرم شریف جائے اور عمرہ کرے اور حیض کی حالت میں یا احرام کی حالت میں بغیر ارادے کے بال ٹوٹ جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، آپ خود بال گرنے کا کوئی مسئلہ نہیں ہے، عمدا احرام میں بال کاٹنا یا توڑنا منع ہے۔

سوال: میری بیٹی جدہ وزٹ ویزہ پہ آئی تھی، سات دن بعد عمرہ کے لئے احرام باندھ کر عمرہ کی، کیا یہ احرام باندھنا صحیح تھا اور آئندہ بھی اسی طرح احرام باندھنا ہے؟

جواب: آپ کی بیٹی کا عمرہ صحیح ہے، جدہ سے ہی احرام باندھنا تھا، طائف یا کسی دوسری میقات پہ نہیں جانا تھا اور آئندہ بھی عمرہ کرنے کے لئے جدہ سے ہی احرام باندھنا ہے۔

سوال: جس کو چپل نہ ملے وہ موزہ کو ٹخنہ کے نیچے سے کاٹ لے، اس کاٹنے میں ائمہ اور علماء میں اختلاف ہے۔ کوئی کہتا ہے کعب سے مراد وہ دو ابھری ہوئی ہڈیاں ہیں جو کہ پاؤں اور پنڈلی کے جوڑ پر ہوتی ہیں جبکہ حنفی فقہائے کرام نے اس سے مراد وہ ہڈی لی ہے جو پاؤں کے درمیان میں اس جگہ ہوتی ہے جہاں جوتے کا تسمہ باندھتے ہیں، اس سلسلہ میں صحیح کیا ہے واضح کریں؟

جواب: اس معاملہ میں صحیح بات یہ ہے کہ کعب سے نیچے موزہ کاٹنے کا حکم مدینہ میں دیا گیا ہے۔ جب آپ ﷺ نے عرفات میں یہی حکم بیان کیا ہے تو وہاں موزہ / خف کاٹنے کا حکم نہیں دیا ہے اس وجہ سے بعض اہل علم کی رائے یہ ہے کہ موزہ کاٹنے کا حکم منسوخ ہے اس لئے صحیح بات یہ ہے کہ موزہ نہیں کاٹا جائے گا، اپنے حال پر باقی رہے گا۔ حدیث دیکھیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا:

خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عليه وسَلَّمَ بعَرَفَاتٍ، فَقالَ: مَن لَمْ يَجِدِ الإزَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ، ومَن لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الخُفَّيْنِ(صحيح البخاري: 1843)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو میدان عرفات میں وعظ سنایا، اس میں آپ نے فرمایا کہ اگر کسی کو احرام کے لیے تہبند نہ ملے تو وہ پاجامہ پہن لے اور اگر کسی کو جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: ایک بہن کا سوال ہے کہ وہ مدینہ سے مکہ ٹرین سے سفر کریں گی اور میقات ٹرین کے بعد آتا ہے تو وہ کس طرح احرام میں داخل ہوں؟

جواب: وہ اپنے گھر غسل کرکے لباس لگائے اور نقاب و دستانہ نہ پہنے، اس کی جگہ بڑی چادر اوڑھ لے اور اس سے اچھی طرح پردہ کرے اور گھر سے نکلتے وقت یا ٹرین پر بیٹھتے وقت ہی عمرہ کی نیت کرلیں کیونکہ ٹرین میقات سے نہیں گزرتی ہے مگر میقات اسٹیشن سے قریب ہے اس لیے ٹرین پر بیٹھتے وقت احرام باندھ لیں گے۔

سوال: ایک خاتون اپنے بیٹے کے پاس ریاض آئی، اسکے بعد اپنی بیٹی کے پاس جدہ آئی، دو دن بعد عمرہ کیا میقات سے احرام نہیں باندھا کیا دم دینا ہوگا؟

جواب: جو عورت اپنی بیٹی کے پاس بغرض ملاقات جدہ آئی تھی اور جدہ سے عمرہ کرنے کا ارادہ ہوا تو وہ جدہ اپنی رہائش ہی سے احرام باندھ کر عمرہ کرے گی اور اس نے جو کیا صحیح کیا، اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس میں کوئی دم نہیں ہے۔ ہاں عمرہ کا ارادہ ریاض سے ہی تھا، عمرہ کرنے کی غرض سے ہی جدہ آئی مگر احرام جدہ سے باندھا تب دم لگے گا، ورنہ پہلی صورت کے اعتبار سے دم نہیں ہے۔

سوال: مکہ میں مسجد جعرانہ ہے، کیا یہ ایک میقات بھی ہے، یہاں سے کون لوگ احرام باندھ سکتے ہیں، کیا جدہ والے یہاں سے احرام باندھ سکتے ہیں، یہاں سے احرام باندھنے کی کوئی فضیلت ہے، ایسا سننے میں آیا ہے کہ یہاں سے احرام باندھ کر عمرہ کرنے سے بڑا عمرہ ہوتا ہے، کیا یہ درست ہے؟

جواب: پہلی بات تو یہ ہے کہ دنیا والوں کے لیے پانچ مواقیت ہیں ہے جو معروف ومشہور ہیں یعنی یلملم، جحفہ، قرن المنازل، ذوالحلیفہ اور ذات عرق۔ یہ سب کو معلوم ہیں، ان کے علاوہ کوئی دوسری میقات نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جدہ والے اپنی رہائش سے ہی احرام باندھیں گے، ورنہ دم لگے گا۔ تیسری بات یہ ہے کہ جو مکہ والے ہیں وہ حدودِ حرم سے باہر نکل کسی بھی جگہ سے احرام باندھ سکتے ہیں خواہ مسجد عائشہ ہو، جعرانہ ہو، تنعیم ہو یا عرفات ہو. آخری بات یہ ہے کہ جعرانہ سے احرام باندھنے کی کوئی خصوصی فضیلت نہیں ہے، اور آپ نے جو سنا ہے وہ محض جھوٹی بات ہے۔

سوال: ایک بہن کا سوال ہے کہ اس کا بیٹا کاروبار کے سلسلے میں سعودیہ جارہا ہے اور اس کے لئے اس نے عمرہ کا ویزہ لیا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ احرام باندھ کر نیت کرے یا جدہ تین دن ٹھہرنے کے بعد جدہ سے نیت کرکے عمرہ کرے تو ایسا کرسکتا ہے؟

جواب: اس سوال کے تعلق سے پہلے یہ سمجھ لیں کہ عمرہ کا ویزہ اصل میں عمرہ کی غرض سے جاری کیا جاتا ہے، جو عمرہ کا ویزہ لے کر کاروبار کرنے آتے ہیں وہ سعودی نظام کی مخالفت کرتے ہیں اس لئے نظام کے تحت کام کریں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب کوئی جدہ پہلے سے عمرہ کی نیت کرکے آرہا ہے تو اسے میقات سے ہی احرام باندھنا ہوگا کیونکہ اس نے پہلے سے عمرہ کی نیت کرر کھی ہے، اگر اس نے میقات سے یعنی طائف سے احرام نہ باندھا جدہ سے احرام باندھ کر عمرہ کیا تو اس پر دم لازم آئے گا۔ اور اس سلسلے میں آخری بات یہ ہے کہ جو عمرہ کے ویزہ سے کاروبار کی نیت سے جدہ آتا ہے اور ارادہ ہوتا ہے کہ جب کاروبار سے فرصت ملے گی عمرہ کرلیں گے اس حال میں کہ وہ جدہ میں ہو تو وہ اس صورت میں جدہ سے احرام باندھ کر عمرہ کرسکتا ہے لیکن یہ واضح رہے کہ عمرہ کے ویزہ پر کاروبار کے لئے آنا قانوناً غلط ہے، کاروبار کے لئے کاروباری ویزہ پر سعودی آئیں اور عمرہ ویزہ پر عمرہ کے لئے آئیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: اگر اپنے ملک سے جدہ آتے ہیں، وہاں تین چار دن رکنے کے بعد عمرہ کریں تو نیت جدہ سے ہو جائے گی یا میقات جانا ہو گا؟

جواب: جو کسی دوسرے ملک سے جدہ آئے اور اس کا ارادہ پہلے سے عمرہ کرنے کا ہو تو وہ احرام باندھ کر مکہ آئے گا اور پھر پہلے وہ عمرہ کرے گا تب کہیں جائے گا۔ لیکن پہلے سے عمرہ کا ارادہ نہ ہو، کسی غرض سے جدہ آئے پھر وہاں رہتے ہوئے عمرہ کا ارادہ بن جائے تو جب عمرہ کا ارادہ بن جائے اسی دن عمرہ کر سکتے ہیں اور جدہ سے ہی احرام باندھ کر عمرہ کریں گے، کسی میقات پر جانے کی ضرورت نہیں ہے اور جدہ میں تین چار دن گزارنے کی بھی کوئی شرط نہیں ہے بلکہ جب ارادہ بنے جدہ سے احرام باندھ کر عمرہ کر سکتے ہیں۔

سوال: اگر ہم کوئی احرام خریدتے ہیں تو اس کو دھونا ضروری ہے؟

جواب: احرام کا کپڑا دھونے کی ضرورت نہیں ہے، بغیر دھلے اس میں عمرہ کر سکتے ہیں اور دھونے کا دل کرتا ہے تو اسے دھو لیں، کوئی منع بھی نہیں ہے مگر دھونا ضروری نہیں ہے۔

سوال: ایک بہن کی ایک خالہ پاکستان سے احرام باندھ کر آئی اور انہوں نے اس دن عمرہ نہیں کیا اگلے دن انکی بہن نے امریکہ سے آنا تھا وہ ان کے ساتھ عمرہ کرنا تھا لیکن وہ بہن دل کی مریضہ ہیں اور شوگر بھی ہے وہ اس دن بھی عمرہ پر نہ گئی گھر پر ہی آرام کیا اگلے دن وہ سب عمرہ کرنے گئے اب کوئی ان کو کہہ رہا ہے کہ جو پہلی خالہ آئی تھی وہ اس دن ہی عمرہ کرنا تھا اتنے دن احرام کی حالت میں نہیں رہنا چاہیئے تھا آپ رہنمائی کر دیں کہ ان کا عمرہ صحیح تھا؟

جواب: اس بہن کا عمرہ بالکل صحیح ہے، اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اگر کوئی کسی ملک سے عمرہ کی نیت سے احرام باندھ کر مکہ آئے اور وہ تھکے ہوں، اس وقت یا اس دن عمرہ نہیں کر سکتے ہیں تو وہ اپنی رہائش پہ آرام کر سکتے ہیں جب آرام مل جائے تو حرم شریف جا کر عمرہ کر لیں کوئی مسئلہ نہیں ہے، اس میں شرط یہی ہے کہ جب آرام گاہ پر آرام کرنے جائیں گے تو احرام میں ہی رہیں گے اور ممنوعات احرام سے بچتے رہیں گے۔

سوال: پاکستان سے عمرہ کے لئے جانے والی عورت اور مرد کہاں سے احرام باندھیں گے، کیا ایرپوٹ پر پہننا لازم ہوتا ہے؟

جواب: دنیا بھر سے آنے والے لوگوں کے لیے پانچ میقات متعین ہیں۔ بذریعہ جہاز پاکستان سے جدہ عمرہ کے لئے آنے والوں کی میقات طائف کی میقات قرن المنازل ہے۔ جو مرد و عورت عمرہ کے لیے پاکستان سے جدہ کا سفر کرے تو گھر سے غسل کر کے اور احرام کا لباس لگا کر جہاز پر بیٹھ جائے اور جہاز میں ہی جب طائف کی میقات کے قریب آئے تو زبان سے عمرہ کی نیت کرتے ہوئے کہے "لبيك عمرة" اس طرح احرام میں داخل ہو جائیں گے، اب وہاں سے مکہ تک تلبیہ پکارتے ہوئے چلیں گے۔ مرد بلند آواز سے اور عورتیں آہستہ سے۔ بعض لوگ پاکستان سے مدینہ جاتے ہیں، ایسی صورت میں وہ مدینہ پہنچ کر وہاں کی میقات ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں گے، انہیں گھر سے احرام کا لباس لگا کر نہیں جانا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: ایک لڑکا جدہ- سعودی عرب میں رہتا ہے، وہ چھٹی گیا تھا ساتھ میں بیوی کو بھی لے کر آیا ہے، رکھنے کی غرض سے ممکن پانچ چھ ماہ بھی رہے، اب اس کی بیوی عمرہ کا ارادہ رکھتی ہے تو کسی کا کہنا ہے کہ میقات جانا پڑے گا جبکہ جدہ تو میقات کی طرح ہے اس میں کیا کرنا ہو گا؟

جواب: جو جدہ رہائش کی غرض سے یا گھومنے کی غرض سے آئے اور اس کو وہاں رہتے ہوئے کسی دن عمرہ کا ارادہ ہو جائے تو اپنی رہائش سے ہی عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ کرے اسے میقات پر جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ جو لوگ میقات کے اندر رہتے ہیں مثلاً جدہ والے وہ اپنی رہائش سے ہی احرام باندھ کر عمرہ کریں گے، اس لڑکے کی بیوی بھی جدہ والوں کے حکم میں ہے کیونکہ وہ ابھی وہاں رہائش پذیر ہے۔ میقات سے وہ لوگ احرام باندھیں گے جو میقات سے باہر رہتے ہیں جیسے انڈیا و پاکستان والے۔

سوال: ایک فیملی انڈیا سے وزٹ پہ آرہی ہے، وہ چاہتے ہیں جدہ پہنچ جائیں پھر عمرہ کریں، کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: جو لوگ انڈیا سے وزٹ ویزہ پر جدہ کے لئے آرہے ہیں، اگر وہ پہلے سے عمرہ کا ارادہ رکھتے ہیں تو احرام باندھ کر جدہ آنا ہو گا اور پہلے عمرہ کرنا ہو گا لیکن ارادہ یہ ہو کہ ابھی جدہ جاتے ہیں جب موقع ملے گا تب عمرہ بھی کر لیں گے تو ایسی صورت میں جدہ آکر جب عمرہ کا خیال ہو جائے اس وقت جدہ سے ہی احرام باندھ کر عمرہ کر سکتے ہیں۔

سوال: کیا احرام پہننے سے پہلے غسل کرنا ضروری ہے، یا پہلے والے دن جو غسل کیا تھا وہ کافی ہے، انڈیا سے جدہ کے لئے فلائٹ صبح کے وقت ہے؟

جواب: احرام عمرہ کرنے کی نیت کو کہتے ہیں، یہ نیت انڈیا سے آنے والا اس وقت کرے گا جب وہ جہاز میں بیٹھ کر طائف کی میقات کے پاس پہنچے گا اور احرام کے وقت غسل کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ مسنون ہے۔ انڈیا سے جہاز میں بیٹھتے وقت احرام نہیں باندھتے ہیں بلکہ احرام کا کپڑا باندھتے ہیں اور عورت تو اپنے سادہ لباس میں ہی رہے گی البتہ برقع اور دستانہ نہیں پہنے گی۔ آپ نے جو غسل کر لیا ہے وہ کافی ہے، اب جہاز میں بیٹھتے وقت احرام کا چادر لگا لیں پھر جب جہاز میں ہی میقات کے قریب آئیں تو زبان سے عمرہ کی نیت کر لیں، اس نیت سے اب احرام میں داخل ہو جائیں گے۔

سوال: ایک شخص عمرہ کے لیے غسل کیا پھر اس نے سلا ہوا لباس لگا لیا، اس کے بعد احرام باندھا دوبارہ غسل نہیں کیا ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟

جواب: احرام باندھنے سے قبل غسل کرنا مستحب ہے، ضروری نہیں ہے اور احرام عمرہ کی نیت کرنے کو کہتے ہیں، عمرہ کی چادر کو احرام نہیں کہتے ہیں، غسل کرنے کے بعد سلا ہوا لباس پہن لیا اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ ابھی احرام نہیں باندھا گیا ہے، آپ جب احرام کی چادر پہن لیں اور میقات پر احرام کی نیت کر لیں، لبیک عمرہ پھر آپ احرام میں داخل ہوتے ہیں، اب اس حالت میں سلا ہوا کپڑا استعمال نہیں کرنا ہے اس لئے غسل کے وقت جو سلا ہوا کپڑا پہنا نا گیا اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال: عمرہ کے لئے غسل کرتے وقت خوشبو والا صابن استعمال کر سکتے ہیں؟

جواب: ہاں، احرام باندھنے کے وقت غسل کرتے وقت کوئی بھی صابن اور شیمپو استعمال کر سکتے ہیں حتی کہ غسل کے بعد اپنے بدن میں بھی خوشبو لگا سکتے ہیں، احرام کی چادر میں خوشبو نہیں لگانا ہے اور جب احرام باندھ لیتے ہیں اب ہر قسم کی خوشبو منع ہو جاتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: کیا احرام کے وقت دو رکعت کوئی نماز پڑھنا ہوتا ہے اور احرام پر بیلٹ باندھ سکتے ہیں؟

جواب: احرام کی کوئی نماز نہیں ہے کیونکہ اس سلسلے میں کوئی دلیل نہیں ہے۔ میقات پر غسل کر کے اور احرام باندھ کر بغیر نماز پڑھے تلبیہ پکارتے ہوئے مکہ آجانا ہے اور یہاں آتے ہی عمرہ شروع کر دینا ہے۔ اگر میقات پر کسی نماز کا وقت ہو جائے تو اس وقت کی نماز پڑھ کر مکہ جانا چاہیے اور نماز کا وقت نہ ہو تو فورا مکہ پہنچیں۔ اور حالت احرام میں بیلٹ باندھ سکتے ہیں، یہ بطور ضرورت ہے۔

سوال: ایک لڑکا غسل کر کے احرام لگایا پھر اس کو کسی کے ساتھ جانا تھا مگر وہ ابھی تک نہیں آیا، انتظار کر رہا ہے اس کی ماں نے کہا احرام اتار دو، اب وہ کیا کرے، کیا دم دینا پڑے گا؟

جواب: سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لڑکا ابھی صرف احرام کا لباس پہنا تھا، عمرہ کی نیت نہیں کی تھی۔ معاملہ ایسا ہی ہے تو اس میں کوئی دم نہیں دینا ہے کیونکہ یہاں پر تو احرام ہی نہیں باندھا گیا ہے اور احرام میقات پر عمرہ کی نیت یعنی "لبیک عمرۃ" کہنے کو کہتے ہیں۔ اس نے تو صرف احرام کا لباس لگایا تھا، اس لباس کو اتار دینے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے اور عمرہ نہیں کرے گا تب بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

سوال: ایک بہن کو دبئی سے جدہ اپنی خالہ کے بیٹے کی شادی میں شرکت کرنے آنا تھا لیکن وہ بیمار ہونے کی وجہ سے شادی سے ایک یا دو دن پہلے آرہی ہیں ان کا سوال ہے کیا وہ پہلے شادی میں شرکت کر لیں اور بعد میں جدہ سے احرام باندھ کر عمرہ ادا کر لیں کیا ایسا کیا جا سکتا ہے؟

جواب: عمرہ کا واضح مسئلہ ہے کہ اگر پہلے سے کسی نے عمرہ کی نیت کر لی ہے تو عمرہ کا احرام باندھ کر آئے اور وہ پہلے عمرہ کرے پھر اپنا کام کرے لیکن پہلے سے عمرہ کی نیت نہیں ہے کام کے مقصد سے مکہ یا جدہ آنا ہو رہا ہے تو اپنا کام کر کے جائے، اس میں عمرہ کے بارے میں جانکاری کی ضرورت نہیں ہے۔ جدہ آنے سے پہلے سے ہی عمرہ کے لئے پوچھنا اس بات کی علامت ہے کہ عمرہ کا بھی ارادہ ہے ایسے میں بہتر و افضل ہے کہ وہ احرام باندھ کر آئے اور پہلے عمرہ کرے۔ جو اپنے کسی کام سے جدہ آیا، جدہ آکر یہاں سے عمرہ کی نیت پیدا ہوئی تو اس کا مسئلہ الگ ہے، ایسے میں وہ جدہ سے ہی احرام باندھ کر عمرہ کرے گا۔

سوال: ان دنوں بغیر احرام کے مطاف میں جانے نہیں دیا جاتا ہے تو جسے نفلی طواف کرنا ہو کیا وہ احرام لگا کر نفلی طواف کر سکتا ہے؟

جواب: بغیر عمرہ کے احرام کی چادر لگانا اور اس میں طواف کرنا یہ اللہ کے ساتھ دھوکہ ہے، طواف عبادت ہے اس لئے عبادت کی انجام دہی میں دھوکہ سے بچیں۔ سعودی حکومت نے مطاف میں بغیر احرام کی چادر کے داخلہ پر پابندی لگائی ہے تو عمرہ نہ کرنے والوں کا صرف احرام کا لباس لگا کر مطاف میں جانا یہ اللہ کے ساتھ بھی دھوکہ ہے اور قانون کی بھی خلاف ورزی ہے لہذا اس عمل سے پرہیز کیا جائے۔

سوال: مکہ کے رہنے والوں کو عمرہ کرنے کے لئے ہر بار مسجد عائشہ جانا ضروری ہے؟

جواب: مکہ کے رہنے والے جب بھی عمرہ کریں گے ان کو حدودِ حرم سے باہر جا کر احرام باندھنا ہو گا، مسجد عائشہ (تنعیم) اور عرفات کہیں سے احرام باندھ سکتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: اگر کوئی عورت پہلی بار عمرہ کے لیے اپنے والدین کے ساتھ جا رہی ہے۔ پہلے پانچ دن مدینہ کے اور پھر پانچ دن مکہ کے ہیں اب مدینہ سے مکہ آتے ہوئے اگر حالت حیض میں ہوئی تو کیا وہ مدینہ کے راستے سے آتے ہوئے ذوالحلیفہ میں احرام کی نیت کرے گی یا نہیں اور اگر وہ عمرہ ہی نہ ادا کر پائے واپسی کے ٹکٹ بک ہوں۔ پھر اس صورت میں کیا کرے گی؟ کیا کوئی دم دینا پڑیگا۔ اس کی ماہواری کی تاریخ میں ردوبدل ہوگئی ہے علاج بھی چل رہا ہے اس لیے احتیاطا پوچھا ہے۔ اللہ آسانی کا معاملہ فرمائے؟

جواب: اگر عورت عمرہ کے سفر پہ ہو، مدینہ سے مکہ کے لئے روانہ ہوتے وقت حیض کی حالت میں ہو تو اسی حالت میں احرام باندھ لے گی اور مکہ میں احرام کی حالت میں رکی رہے گی، جب پاک ہو جائے تو غسل کر کے عمرہ کرے گی۔ اگر واپسی کے دن تک پاک نہ ہو تو آخری وقت میں لنگوٹی باندھ لے یا پیڈ استعمال کر لے اور اس حالت میں عمرہ کر لے، یہ عذر ہے اور عذر کے وقت اس طرح کی صورت میں حیض والی عورت کو لنگوٹ باندھ کر طواف کرنے کا فتویٰ دیا گیا ہے تاہم کوشش پاک حالت میں عمرہ کرنے کی ہو، ٹکٹ کو آگے بڑھانا ممکن ہو تو آگے بڑھا لے۔

سوال: حائضہ عورت سے متعلق ایک وضاحت اور کر دیجئے گا کہ جو اپنے وطن سے پہلے مدینہ جائے، کیا وہ عمرہ کی نیت مدینہ کی میقات سے ہی کرے گی اور اس پر کوئی دم وغیرہ ہو گا یا نہیں اور پھر طواف کے نفل کیسے پڑھے گی؟

جواب: جو کسی ملک سے مدینہ کا سفر کرے، اس کا حکم مدینہ والوں کا ہے اور مدینہ والوں کی میقات ذوالحلیفہ ہے اس لئے اسے وہیں سے حالت حیض میں ہی احرام باندھ لینا ہے اور پاکی تک رکے رہنا ہے، جب پاک ہو جائے تو اپنی رہائش سے غسل کر کے عمرہ کرنا ہے۔ وطن واپسی تک پاک نہ ہو سکے تو حیض کی حالت میں ہی لنگوٹ باندھ کر عمرہ کے لئے طواف اور سعی کر کے انگلی کے پور برابر بال کاٹ لینا ہے، عمرہ ہو جائے گا اور طواف کے لئے نماز نہ پڑھے کیونکہ یہ نماز واجب نہیں ہے۔

یہ سب سے آخری آپشن ہے جو انتہائی مجبوری میں اختیار کرنا ہے، اپنی طرف سے پوری کوشش یہ ہو کہ پاکی کا انتظار کرے، چاہے اس کے لئے ٹکٹ آگے بڑھانا پڑے تو آگے بڑھائے اور عموما ٹکٹ میں آگے بڑھانے کی سہولت ہوتی ہے۔ یہاں ایک مسئلہ یہ بھی علم میں رکھیں کہ اگر عورت میقات پر پاکی کی حالت میں ہو اور حیض آنے کا امکان ہو تو میقات سے احرام باندھتے وقت یہ شرط لگالے کہ اگر کوئی رکاوٹ آئے تو حلال ہو جاؤں گی ایسی صورت میں احرام باندھ کر اگر حیض آجائے تو عورت اسی وقت حلال ہو جائے گی اور عمرہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور اس کے اوپر کوئی فدیہ یا دم نہیں ہو گا، نہ اس کی قضا لازم ہے۔

سوال: جدہ میں رہنے والے بچے اگر ماں کے گھر مکہ آئے، عمرہ کی نیت کے بغیر، پھر اسے عمرہ کرنے کا ارادہ ہو تو مسجد عائشہ جا کر احرام باندھ سکتے ہیں؟

جواب: جو آدمی کہیں سے بھی مکہ کسی غرض سے جائے، جاتے وقت عمرہ کا ارادہ نہ ہو، اپنے کسی کام سے مکہ جائے پھر مکہ میں اپنا کام کرنے کے بعد یا مکہ میں رہتے ہوئے عمرہ کا ارادہ بن جائے تو ایسے آدمی کو مکہ والے کی طرح حدود حرم سے باہر جا کر مثلا مسجد عائشہ جا کر احرام باندھنا ہے اور اسے عمرہ کرنا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: ایک آدمی ٹورسٹ ویزا پر ایک ہفتہ کے لئے آرہا ہے، اس کی فیملی ثول (جدہ) میں ہے تو اس کے عمرہ کا طریقہ کیا ہے، کیا وہ ثول سے احرام باندھے گا یا میقات جانا ہے؟

جواب: ویزا کوئی بھی عمرہ میں اصل نیت کا اعتبار ہوتا ہے، انڈیا سے آنے والا جب عمرہ کی دل میں نیت کر رکھا ہے تو وہ میقات سے احرام باندھ کر آئے اور پہلے عمرہ کرے پھر ثول اپنے رشتہ دار کے پاس جائے۔ اور پہلے عمرہ کا ارادہ نہیں تھا ثول آکر عمرہ کا ارادہ بن گیا یا پہلے سے یہ خیال تھا کہ ثول جانا ہے، اگر موقع مل گیا تو عمرہ بھی کرلیں گے تو ایسی صورت میں وہ اسی جگہ سے یعنی ثول سے ہی احرام باندھ کر عمرہ کرے گا۔

سوال: میں جدہ میں رہتا ہوں، میں یہاں سے احرام پہن کر مکہ جارہا ہوں تو کیا مکہ پہنچ کر نیت کرنا بہتر ہے کیونکہ وہاں جاکر پتہ نہیں عمرہ کروں یا نہ کروں، مجھے کسی سے ملنے جانا ہے، ممکن ہے عمرہ کرلوں اور نہ کروں تو کیا احرام بدل سکتا ہوں، کوئی دم تو نہیں ہوگا؟

جواب: جدہ والے جب عمرہ کریں گے تو وہ اپنی رہائش سے ہی احرام کا لباس لگا کر اور یہیں سے عمرہ کی نیت کرکے جائیں گے اور عمرہ کریں گے اس لئے پہلے سے ہی یہ طے کرنا ہوگا کہ عمرہ کرنا ہے یا نہیں؟ اگر آپ عمرہ کرنا چاہتے ہیں تو جدہ سے احرام کا لباس لگا کر اور یہیں سے نیت کرکے عمرہ کرنے جائیں لیکن عمرہ کرنا طے نہیں ہے تو احرام کا لباس لگا کر اور حرم جاکر وہاں سے عمرہ کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کرنا غلط ہے۔ ایسا ہرگز نہ کریں۔ یاد رکھیں کہ ایک بار احرام کا لباس لگا کر عمرہ کی نیت کرلی تو پھر لازما عمرہ کرنا ہی پڑے گا کیونکہ احرام باندھنے کے بعد اب احرام سے حلال نہیں ہوسکتے جب تک کہ عمرہ نہ کرلیں۔

سوال: جو فلائٹ کے ذریعہ دمام سے عمرہ کے لیے آئے وہ کہاں سے احرام باندھے گا؟

جواب: دمام کی فلائٹ طائف کے لیے ہو تو طائف سے احرام باندھنا ہے اور دمام سے جدہ کی فلائٹ ہے تو وہ فلائٹ طائف کے قرب وجوار سے گزرے گی ایسے میں جہاز میں ہی طائف کی میقات کے قریب پہنچ کر عمرہ کی نیت کرے اور احرام کی چادر پہلے سے لگائے رکھے تاکہ میقات پر اسی میں نیت کرسکے۔

سوال: جیسے چالیس دن میں زیرناف وغیرہ کی صفائی ہوتی ہے اور اگر ہم ایک ماہ میں دو تین بار عمرہ جاتے ہیں تو کیا ہر بار زیرناف کی صفائی کرنا ضروری ہے؟

جواب: زیرناف وغیرہ کی صفائی کا تعلق حج وعمرہ سے نہیں ہے، اس کا تعلق طہارت وپاکیزگی سے ہے اور اسلام نے چالیس دن کی میعاد متعین کی ہے کہ آپ چالیس کے اندر اپنے ناخن اور غیر ضروری بالوں کی صفائی کریں۔ عمرہ کے لئے جاتے وقت ان چیزوں کی صفائی کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس کا عمرہ سے تعلق نہیں ہے۔ آپ عمرہ کے وقت غسل کریں، احرام کا لباس لگائیں اور میقات سے احرام باندھ کر عمرہ کے لئے جائیں۔ ہاں اگر عمرہ کے لئے جاتے وقت ناخن بڑھے ہوئے ہوں یا زیرناف کی صفائی کا وقت ہوگیا ہو تو اس وقت صفائی کرلیں کوئی مسئلہ نہیں ہے اور ان چیزوں کی صفائی کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقت نہیں ہوا ہے یا ان چیزوں کی صفائی کی ضرورت ابھی نہیں ہے تو عمرہ کے وقت انہیں صاف کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

سوال: کیا جو مکہ میں ہے وہ اپنی رہائش یا ہوٹل سے احرام نہیں باندھے گا؟

جواب: جو مکہ مکرمہ میں حدود حرم کے اندر رہے، وہ حدود حرم سے باہر جا کر کسی دوسری جگہ سے احرام باندھ کر آئے گا پھر عمرہ کرے گا یعنی حدود حرم میں رہنے والا لازما حدود حرم سے باہر جائے گا، وہ اپنی رہائش اور ہوٹل سے احرام نہیں باندھے گا۔ہاں جو حدود حرم کے باہر رہتا ہے وہ اپنی رہائش سے غسل کر کے احرام باندھے گا۔

سوال: اگر کوئی انڈیا سے جدہ کی فلائٹ لے کر مکہ جانا چاہے اور جدہ سے مکہ جا کے رہنے کا ارادہ ہو تو کیا انڈیا سے عمرہ کی نیت کر کے احرام باندھنا چاہیے یا مسجد عائشہ جا کے نیت کرے، وہاں سے احرام باندھے؟

جواب: جو انڈیا سے آرہا ہے اس سے متعلق اصل مسئلہ یہ ہے کہ وہ کس نیت سے مکہ آرہا ہے۔ اگر اس کی نیت رہائش کی ہے، مکہ میں رہائش اختیار کرنا ہے یا جدہ میں رہائش اختیار کرنا ہے یعنی رہائش کی نیت ہے تو بغیر احرام کے وہ جدہ جائے، مکہ جائے کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن اگر وہ انڈیا سے مکہ آتے ہوئے عمرہ کی نیت کر رہے ہیں تو وہ انڈیا ہی سے فلائٹ میں بیٹھنے سے پہلے احرام کا لباس لگا لیں گے اور انڈیا والوں کی میقات طائف کی میقات ہوتی ہے، جب جہاز میقات کے قریب پہنچے تو خلاء ہی میں وہ عمرہ کی نیت کر لیں گے لبیک عمرہ پھر وہ عمرہ کریں گے۔

سوال: مکہ میں مردوں کو نفلی طواف کے لئے صحن میں نہیں جانے دیا جاتا تو ایسے میں لوگ احرام کی چادریں پہن کر صحن میں طواف کرتے ہیں کیونکہ پہلی منزل پر بہت لمبا چکر ہوتا ہے تو کیا ایسا کرنا گناہ ہوگا؟

جواب: حکومت انتظامی امور کو منظم رکھنے کے لیے مطاف میں بغیر عمرہ کے داخل ہونے سے منع کیا ہے۔ عوام کی ذمہ داری ہے کہ حکومت کے انتظامی امور میں مدد کرے اور بغیر عمرہ کی نیت کے مطاف میں داخل نہ ہو۔

جو لوگ عمرہ نہیں کرتے ہیں، صرف احرام کا لباس لگا کر مطاف میں داخل ہو جاتے ہیں یہ حکومت کے ساتھ دھوکہ ہے بلکہ دیکھا جائے تو اللہ کے ساتھ بھی دھوکہ ہے۔ طواف کرنا عبادت ہے مگر طواف کرنے والا عبادت کے لئے جو ہیئت اختیار کر رکھا ہے وہ اصلا فرضی ہے اس لئے یہ اللہ کے ساتھ بھی دھوکہ ہے بنابریں لوگوں کو اس دھوکے والے عمل سے پرہیز کرنا چاہیے۔ طواف ہم اللہ کی رضا کے لیے کرتے ہیں تو اس کے لیے ہیئت بھی صحیح ہونا ضروری ہے۔

سوال: عمرہ کے ارادہ سے جانا ہے مگر پہلے مدینہ جانا ہے تو احرام دبئی سے پہنیں اور نیت کریں یا مدینہ رہنے کے بعد جب مکہ کے لئے نکلیں تب عمرہ کی نیت کریں اور احرام پہنیں اور مدینہ میں ٹھنڈ ہوگی تو مرد احرام کے اوپر گرم چادر یا چھوٹا کمبل اوڑھ سکتا ہے؟

جواب: آپ دبئی سے مدینہ جا رہے ہیں تو عمرہ کے لئے آپ کی میقات مدینہ والی میقات ذوالحلیفہ ہے، اس لئے آپ پہلے مدینہ آجائیں پھر یہاں سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب مکہ جانا ہوتب ذوالحلیفہ سے احرام باندھ کر عمرہ کریں۔

اور یہ معلوم ہو کہ احرام کی حالت میں مرد کے لیے سلا ہوا لباس ممنوع ہے اس لئے احرام میں وہ سلا ہوا کمبل یا سلی ہوئی کوئی چادر اپنے بدن پر استعمال نہیں کرے گا، ہاں احرام کی موٹی چادر بھی آتی ہے اسے استعمال کرے، یا اسی میں دو چادر لپیٹ لے، اس میں مسئلہ نہیں ہے۔

سوال: ایک عورت انڈیا سے احرام باندھ کر عمرہ کرنے کی نیت سے مکہ گئی، اس کا شوہر ایرپورٹ سے اپنے پاس لے گیا اور پھر ہمبستری بھی کیا، اب وہ کیسے دم دے، کس سے بات کرے، رہنمائی کریں؟

جواب: اس عورت کا عمرہ فاسد ہو گیا ہے۔ اس کے اوپر سب سے پہلے اللہ سے توبہ کرنا لازم ہے کیونکہ اس نے احرام میں حرام کام کیا ہے۔ پھر وہ مکہ میں ایک جانور ذبح کرے، مکہ میں کسی سے معلوم کرکے فدیہ دے سکتے ہیں چاہیں تو مذبح سے بات کرلیں وہ بھی یہ کام کردیں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اسے اس عمرہ کی قضا کرنی ہوگی، اس کے لئے پھر سے طائف کی میقات پر جائے اور وہاں سے احرام باندھ کر عمرہ کرے۔

سوال: احرام باندھ کر خوشبو کا استعمال کرنا کیسا ہے، کیا مرد اور عورت احرام باندھ کر خوشبو کا استعمال کرسکتے ہیں دلیل سے سمجھائیں اور اگر کسی نے غلطی سے احرام کے بعد خوشبو کا استعمال کرلیا تو اسے کیا کرنا ہوگا؟

جواب: سوال کا جواب اچھی طرح سمجھنے کے لئے آپ کو پہلے احرام سمجھنے کی ضرورت ہے۔ احرام کہتے ہیں: حج یا عمرہ میں داخل ہونے کی نیت کرنے کو اور مرد جو احرام کی حالت میں بغیر سلا ہوا کپڑا پہنتا ہے وہ احرام نہیں بلکہ احرام کا لباس ہے۔

جو آدمی حج یا عمرہ کرنا چاہے تو میقات پر غسل کرے اور غسل کے بعد فقط بدن پر مثلا سر، داڑھی، بغل وغیرہ میں خوشبو لگا سکتا ہے لیکن احرام کی چادر پر خوشبو نہیں لگائے گا۔ مرد کی طرح عورت بھی غسل کرکے بدن پر خوشبو لگا سکتی ہے مگر کپڑے پر نہ لگائے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھتے وقت خوشبو لگایا کرتے تھے، چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس موجود سب سے اچھی خوشبو لگاتی تھی کہ مجھے خوشبو کی چمک سر اور داڑھی میں نظر آتی۔ (بخاری:5923)

اس کے بعد میقات سے حج یا عمرہ کی نیت کرے۔ جب آدمی نیت کرلیتا ہے تو وہ محرم ہو جاتا ہے، اب احرام کی حالت میں متعدد چیزیں منع ہیں ان میں سے خوشبو لگانا بھی ہے۔ اس کی دلیل صحیح بخاری میں ہے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے پوچھا کہ یارسول اللہ! محرم کو کس طرح کا کپڑا پہننا چاہیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

لَا يَلْبَسُ الْقُمُصَ, وَلَا الْعَمَائِمَ, وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ, وَلَا الْبَرَانِسَ, وَلَا الْخِفَافَ, إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ أَوْ وَرْسٌ. (بخاری:1542)

ترجمہ: نہ کرتہ پہنے، نہ عمامہ باندھے، نہ پاجامہ پہنے، نہ باران کوٹ، نہ موزے۔ لیکن اگر اس کے پاس جوتی نہ ہو تو وہ موزے اس وقت پہن سکتا ہے جب ٹخنوں کے نیچے سے ان کو کاٹ لیا ہو۔ (اور احرام میں) کوئی ایسا کپڑا نہ پہنو جس میں زعفران یا ورس لگا ہوا ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس نے احرام باندھنے کے بعد حالت احرام میں خوشبو لگالیا، اور یہ عمل انجانے میں کرلیا تو اس کے ذمہ کچھ نہیں ہے لیکن اگر عمداً احرام کی حالت میں کسی نے خوشبو لگالیا خواہ عورت ہو یا مرد اس کو فدیہ دینا ہوگا، فدیہ میں ایک ذبیحہ دے یا تین روزہ رکھے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

سوال: ثول سے عمرہ کا احرام باندھ لئے، گاڑی نہیں مل رہی ہے اور لوگ کہہ رہے ہیں کہ اب حج کی وجہ سے عمرہ جانے سے روک دیا گیا کیا کریں؟

جواب: اگر کوئی احرام باندھ لے اور اس کو عمرہ جانے سے روک دیا جائے تو اسے ایک بکرا ذبح کرنا چاہئے اور بال کٹا کر اپنا احرام کھول دینا چاہئے۔ اور اس کے ذمہ دوسرا عمرہ نہیں ہے۔ نبی ﷺ کو عمرہ سے روک دیا گیا تو آپ نے اپنا جانور ذبح کیا، بال منڈایا اور حلال ہوگئے۔

جو جانور ذبح کرنے کی استطاعت نہیں ہے تو اس کے بدلے دس روزہ رکھ لے پھر بال کٹا کر احرام کھول دے۔ شیخ ابن عثیمینؒ کہتے ہیں کہ جو جانور ذبح نہ کرسکے اس کو روزہ رکھنے کی ضرورت نہیں ہے، گویا اس فتوی کی روشنی میں آدمی بال کٹا کر حلال ہوجائے اگر جانور ذبح کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔

سوال: ایک عورت جدہ میں رہتی ہے، وہ اپنے بچوں کو ایک یا دو ذوالحجہ کو جبیل بھیجنے جائے گی پھر واپس جدہ آئے گی۔ چونکہ وہ میقات پار کرتی ہے تو ایسی صورت میں حج کا احرام کہاں سے باندھے گی کیا وہ جدہ سے اپنا احرام باندھ سکتی ہے؟

جواب: جو عورت جدہ میں رہتی ہے، اسے اپنے بچے کو جبیل چھوڑنا ہے وہ حج سے پہلے جب بھی چاہے بچے کو جبیل چھوڑ کر جدہ آجائے یعنی وہ اپنے بچوں کو ذوالحجہ میں بھی جبیل چھوڑنے جاسکتی ہے۔ جب وہ واپس جدہ آجائے اور جس تاریخ کو حج کرنے جانا ہے مثلاً سات ذوالحجہ کو تو اسی تاریخ کو اپنے گھر سے احرام باندھ کر حج کرنے مکہ چلی جائے، اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ چونکہ وہ جدہ کی رہائشی ہے اس لئے بچے چھوڑ کر وہ جدہ آسکتی ہے اور پھر جدہ سے حج کا احرام باندھے۔

سوال: اگر ہم دمام سے طائف جائیں عمرے کی نیت سے تو کیا وہاں ہوٹل سے احرام پہن کر سیدھا مکہ جاسکتے ہیں یا ہمیں میقات جانا پڑے گا؟

جواب: دمام والوں کی میقات طائف کی میقات یعنی قرن المنازل ہے۔ جو دمام سے طائف آرہے ہیں اور طائف کے کسی ہوٹل میں ٹھہریں تو وہاں غسل کرکے احرام کا لباس لگالیں گے اور طائف کی میقات پر آکر بس زبان سے نیت کرلیں یعنی میقات کے سامنے آکر "لبیک عمرۃ" زبان میں کہیں، کافی ہے اور کہیں جانا یا کچھ کرنا نہیں ہے۔ اور طائف کے ہوٹل کے بجائے سیدھے طائف کی میقات پر آتے ہیں تو یہاں بھی غسل کرنے کی بہترین سہولت موجود ہے، میقات سے غسل کرکے، احرام لگاکر اور زبان سے عمرہ کی نیت کرکے مکہ جائیں۔ دونوں صورت میں سے جو چاہیں اپنا سکتے ہیں۔

سوال: اگر کوئی شخص عمرہ کرنے کے بعد دوبارہ ذوالحلیفہ یا قرن المنازل جاکر وہاں سے احرام کی نیت کرتا ہے تو کیا یہ بھی ایک سفر میں دو عمرہ شمار ہوگا؟

جواب: اگر عمداً ایسا کرتا ہے تو ظاہر سی بات ہے یہی مانا جائے گا لیکن اگر کوئی گھومنے یا کسی غرض سے طائف جاتا ہے یا مدینہ جاتا ہے اور وہاں سے مکہ لوٹتے وقت سوچتا ہے کہ چلو عمرہ کی نیت کرلیتے ہیں تو یہ طریقہ درست ہے۔ اصل اعتبار نیت کا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: ایک بہن نے عمرہ کا ارادہ کیا تھا، اپنے ملک سے چلنے والی تھی پھر ارادہ ملتوی کر دیا، ابھی احرام نہیں باندھا تھا، کیا ان پر کچھ ہے؟

جواب: ان پر کچھ بھی نہیں ہے کیونکہ انہوں نے بس ارادہ کیا تھا، ابھی احرام نہیں باندھا تھا، اور احرام کہتے ہیں عمرہ یا حج میں داخل ہونے کی نیت کرنے کو جو کہ میقات پر کی جاتی ہے اس وجہ سے اس بہن پر کچھ بھی نہیں ہے۔

سوال: ایک بہن کا سوال ہے کہ جب مکہ میں اسے حیض آجائے اور عورت دوبارہ مدینہ جائے گی تو اتنے دن احرام کی حالت کیسے رہے گی؟

جواب: جس عورت کو حیض کا خدشہ ہو وہ احرام باندھنے سے قبل شرط لگالے کہ اگر کوئی رکاوٹ آئی تو حلال ہو جاؤں گی، اس صورت میں حیض آنے پر احرام سے باہر آجائے، اور پھر اس پر کچھ بھی نہیں ہے۔

سوال: اگر کسی شخص نے انڈیا سے عمرہ کا ارادہ کیا اور لاعلمی کی بنا پر جدہ کو میقات جان کر وہاں سے عمرہ کی نیت کی اور عمرہ کیا جو اب اپنے گھر آچکا ہے تو اب اسے کیا کرنا ہوگا؟

جواب: میقات سے عمرہ کا احرام باندھنا واجب تھا مگر اس نے جدہ سے احرام باندھا اس کا مطلب ہے کہ اس نے ایک واجب ترک کیا ہے اور واجب ترک کرنے کی وجہ سے دم دینا ہے۔ اس وجہ سے عمرہ کرنے والے شخص کو دم کے طور پر مکہ میں ایک بکرا ذبح کرکے وہاں کے فقراء ومساکین میں تقسیم کرنا ہے۔ دم دینے کی استطاعت نہ ہو تو وہ اس کے بدلے دس روزہ رکھ لے پھر اس کا عمرہ درست ہو جائے گا۔

سوال: کویت سے سفر شروع کر رہے ہیں، کیا عمرے کی نیت جدہ پہنچ کر کی جائے گی، کویت سے سفر دمام تک گاڑی سے پھر دمام سے جدہ جہاز سے ہوگا، ایسے میں کیا احرام جدہ میں پہنا جائے گا؟

جواب: جو کوئی کویت سے دمام کے راستہ سے جدہ عمرہ کے لئے جا رہا ہے اس کی میقات طائف میں قرن المنازل ہوگی، کویت سے دمام کا سفر کرتے وقت تو احرام نہیں باندھنا ہے لیکن دمام سے جدہ کا سفر کرتے ہوئے جب جہاز طائف کی میقات کے قریب پہنچے اس وقت عمرہ کی نیت کر لینی ہے۔ واضح رہے کہ دمام میں جہاز پر بیٹھنے سے قبل اپنے ہوٹل سے غسل کرکے احرام کی چادر لگالیں پھر جہاز پر بیٹھیں تاکہ جہاز میں احرام کی چادر نہ لگانی پڑے اور میقات آنے پر زبان سے عمرہ کی بس نیت کرلینا ہے۔ یہ بھی آپ کے علم میں رہے کہ جدہ پہنچ کر احرام نہیں باندھنا ہے ورنہ آپ کو دم دینا پڑے گا، جیسے میں نے اوپر احرام باندھنے کا طریقہ بتایا ہے اس طرح احرام باندھنا ہے۔

سوال: سنا گیا ہے اور دیکھا بھی گیا ہے بلکہ میں نے خود یوٹیوب پر ایک ویڈیو دیکھی کہ عمرہ کرنے کے بعد پھر جب طواف کرنا ہو تو احرام پہن کر ہی طواف کرنا ہے کیونکہ پابندی لگادی گئی ہے۔ نیچے سے حالت احرام میں ہی طواف کرنا ہوگا، اگر کسی کو مزید طواف کرنا ہو تو وہ اوپر کی منزل میں کرے، نیچے صرف عمرہ کرنے والے کریں گے۔ اس ویڈیو میں اس کا حل بتایا کہ آپ احرام پہن لیں اور نیچے طواف کر لیں تاکہ اوپر کے لمبے چکر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے بچ جائیں، کیا یہ دھوکہ نہیں ہے اور ایسی پابندی کیوں لگائی گئی ہے جو لوگوں پر بار گراں کے مانند ہے؟

جواب: آپ اگر بغیر عمرہ کے نفلی طواف کرتے ہیں تو اس کے لئے احرام کی چادر لگانے کی ضرورت نہیں ہے، آپ کو سادہ اور عام لباس میں طواف کرنا ہوگا۔ دوسری بات یہ ہے کہ احرام کپڑے کا نام نہیں ہے بلکہ نسک میں داخل ہونے کا نام ہے، لبیک عمرہ یا لبیک حجا کہنے سے آدمی حج و عمرہ میں داخل ہو جاتا ہے اور اس کو احرام کہا جاتا ہے۔

انتظامی امور میں بہتری کی وجہ سے نیچے صرف عمرہ والوں کے لئے طواف کی اجازت دی گئی ہے، اگر کوئی عمرہ نہ کرے اور احرام کا لباس لگا کر نیچے سے صرف طواف کرے تو یہ دھوکہ اور غیر قانونی عمل ہے اس سے پرہیز کرے۔ طواف نفلی عبادت ہے، کسی کو اوپر طواف کرنے کی طاقت ہو تو طواف کرلے، ورنہ خود کو مشقت میں نہ ڈالے اور حکومت کے قانون کی پاسداری کرے۔ آپ نے جو ویڈیو دیکھا ہے اور ویڈیو میں جو طریقہ بتایا گیا ہے وہ سعودی حکومت کے حساب سے جرم ہے اور اس طریقہ پر عمل کرنا اللہ کے ساتھ بھی دھوکہ ہے کیونکہ جب انسان حکومت کے ڈر سے احرام کی چادر لگا کر نفلی طواف کرتا ہے تو اس کا رب دیکھ رہا ہوتا ہے کہ اس کے دھوکہ کی چادر لگا رکھی ہے۔ جب بندہ طواف کر کے اللہ کی رضا چاہتا ہے تو پھر طواف کے لئے اللہ کو دھوکہ کیوں دے رہا ہے۔

سوال: کیا احرام کی نفل نماز کے علاوہ اور بھی کوئی نماز پڑھنی ہے جیسے صلاۃ التوبہ، نماز حاجت وغیرہ؟

جواب: لوگوں میں مشہور ہے کہ احرام باندھنے کے بعد احرام کی دو رکعت نماز پڑھی جاتی ہے حالانکہ کتاب و سنت میں احرام کی کوئی نماز وارد نہیں ہے اس لئے احرام باندھنے کے بعد دو رکعت نماز ادا کرنا غلط ہے، یہ نماز نہیں ادا کریں گے بلکہ احرام باندھتے وقت اور بھی کسی قسم کی نماز پڑھنے کا ثبوت نہیں ہے، ہاں فرض نماز کا وقت ہو تو فرض نماز پڑھ کر وہاں سے جائیں۔

سوال: پاکستان سے حاجی مدینہ آئے اور وہاں سے انہوں نے احرام باندھ کر اور مکہ آکر عمرہ کیا، اس کے بعد جدہ اپنے رشتے دار سے ملنے آگئے تو کیا وہ جدہ سے احرام باندھ کر عمرہ کر سکتے ہیں اگر نہیں تو وہ کہاں سے احرام باندھیں گے؟

جواب: جو پاکستان سے حج پہ آیا اور حج کے مہینوں میں تمتع کی نیت سے عمرہ کیا اس کو چاہیے کہ وہ مکہ میں ہی سکونت اختیار کرے، یہاں تک کہ حج کے دن آئے تو اپنی رہائش سے احرام باندھ کر پھر حج کرے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ لوگ حج کو بھی گھوم گھام کا ذریعہ بنا لیتے ہیں۔

اگر شدید ضرورت ہو تو حاجی مکہ سے کہیں جائے ورنہ مکہ میں ٹھہرے۔ جہاں تک مذکورہ حاجی کا مسئلہ ہے کہ وہ جدہ اپنے رشتہ دار سے ملنے جدہ آگیا، اب وہ پھر سے عمرہ کرنا چاہتا ہے تو ایسے شخص کو بتایا جائے کہ اپنے حج کو ڈھنگ اور صحیح سے ادا کریں۔ وہ جس حج کے لئے آئے ہوئے ہیں اس حج کا عمرہ انہوں نے کرلیا ہے اب اس کو کوئی عمرہ نہیں کرنا ہے، وہ بغیر احرام کے مکہ لوٹ جائے اور وہاں ٹھہرے پھر یوم الترویہ کو اپنی رہائش سے احرام باندھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

باندھ کر حج کرے۔ جب مکمل حج کرلے اور طواف الوداع کرلے پھر کہیں گھوم گھام کرے۔ اور زیادہ عمرہ کے چکر میں نہ پڑے، اپنے حج کو حج مبرور بنائے، یہ وہ حج ہے جس کا بدلہ جنت ہے اور اس حج کے بعد حاجی اپنے گھر گناہوں سے ایسے ہی لوٹتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ لوگوں کو اس حج مبرور کی فکر نہیں ہوتی ہے، بس گھوم گھام، عمرہ پہ عمرہ اور دکھاوا کرتے رہتے ہیں۔ العیاذ باللہ

سوال: جعرانہ کا مقام کیا یہاں سے احرام پہن کر عمرہ ہو جاتا ہے؟

جواب: اس کا کوئی خاص مقام وفضیلت نہیں ہے، یہ حدودِ حرم سے باہر کا حصہ ہے جسے حل کہتے ہیں۔ مکہ والے جب عمرہ کریں گے تو حدودِ حرم سے باہر ہو کر چاہے جعرانہ سے یا کسی دوسرے حل سے احرام باندھ کر عمرہ کریں گے۔

سوال: انڈین حاجی مکہ میں رہتے ہوئے عرفات، مسجد عائشہ یا عزیزیہ سے احرام باندھ کر اپنی مرحومہ ساس یا والد کی طرف سے عمرہ کر سکتے ہیں؟

جواب: کوئی حج تمتع کرے تو اس میں ایک ہی عمرہ ہوتا ہے اور چونکہ حاجی اپنا حج کرنے آیا ہے اس لئے وہ اپنے حج پہ توجہ دے اور مناسک حج کو ویسے ہی انجام دے جیسے اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں تعلیم دی ہے، بار بار عمرہ کرکے دوسروں کے چکر میں اپنا حج نہ خراب کرے۔

آپ جب اپنا حج مکمل کرلیں تو حج کے بعد زیادہ سے زیادہ والد وفات پاگئے ہوں تو ان کی طرف سے عمرہ کرلیں کیونکہ والد کا زیادہ احسان ہے، ان کی طرف سے عمرہ کرنے میں حرج نہیں ہے، آپ کو احرام باندھنے کے لئے حدود حرم سے باہر جانا ہوگا جیسے مسجد عائشہ یا جعرانہ یا عرفات۔ عمرہ سارے خاندان کی طرف سے نہیں کریں، نہ ساس، نہ بہن بھائی اور نہ کسی دوسرے کی طرف سے۔

سوال: ایک بہن نے انڈیا کے ائیر پورٹ پر عمرے کی نیت کرلی اور اب وہ جدہ میں ہے اس کا کہنا ہے کہ میقات پر نیت کرنے کے بارے میں اس کو علم نہیں تھا اب سوال یہ ہے کہ کیا وہ عمرہ کرلے یا پھر سے کسی میقات سے جانا پڑے گا؟

جواب: جو عورت انڈیا سے عمرہ کے لئے آرہی تھی اس نے میقات پر احرام نہیں باندھا اور وہ جدہ پہنچ گئی ہے تو اس کو چاہئے کہ واپس اپنی میقات پر جائے یعنی وہ طائف جائے اور وہاں سے احرام باندھ کر آئے کیونکہ وہ بغیر احرام کے میقات کے اندر داخل ہوگئی ہے۔ اگر وہ پھر سے لوٹ کر طائف کی میقات سے احرام باندھتی ہے تو ایسی صورت میں اس کا عمرہ صحیح ہو جائے گا اور اگر وہ جدہ سے ہی احرام باندھ کر عمرہ کرتی ہے تو اس کو دم دینا پڑے گا۔

یہاں پر ایک دوسری بات یہ ہے کہ بعض لوگ راستے سے عمرہ کی نیت کرلیتے ہیں، احرام کی چادر بھی لگائے ہوتے ہیں مگر عین میقات پر عمرہ کی نیت کرنا یعنی احرام باندھنا بھول جاتے ہیں تو ایسی صورت میں میقات واپس جانے کی ضرورت نہیں ہے، دل میں پہلے سے وہ نیت کرنا کافی ہوگا مگر صورت بالا میں انڈیا سے آنے والی بہن کو کہاں سے احرام باندھا جاتا ہے اس کا علم ہی نہیں تھا لہذا وہ واپس لوٹ اصل میقات سے احرام باندھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: بچے کے احرام کا کیا حکم ہے، بچہ کا احرام باندھ لیا جائے اور عمرہ ادا نہ کرسکے تو کیا کفارہ ادا کرنا ہوگا اور بچے کا احرام شرط کے ساتھ باندھ سکتے ہیں؟

جواب: پہلی بات تو یہ ہے کہ بچہ بھی حج وعمرہ کرسکتا ہے اور ظاہر سی بات ہے کہ حج وعمرہ کے لئے بچے کو بھی احرام باندھنا پڑے گا اور ممنوعات سے بچنا ہوگا لہذا بچے کے سرپرست کو چاہیے کہ جب بچے کے لیے احرام سہل ہو اسی وقت اس کو احرام باندھے ورنہ نہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ کوئی بچے کو احرام باندھ دیا مگر اس کی پابندی مشکل ہوگئی تو احرام کھول سکتے ہیں اور کوئی دم نہیں ہے کیونکہ بچہ مکلف نہیں ہے، شرط کے ساتھ بچے کو احرام باندھنے کی ضرورت نہیں ہے، سہولت دیکھ کر احرام باندھے یا چھوڑ دے۔ شیخ ابن عثیمینؒ کی یہی رائے کہ بچہ احرام باندھ کر اتار دے تو اس پر کچھ بھی نہیں ہے کیونکہ وہ مکلف نہیں ہے لیکن بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ احرام باندھ لینے کے بعد عمرہ مکمل کرنا پڑے گا جیسے شیخ صالح فوزان۔ بہر کیف! بچے کے حالات دیکھ کر اس کا احرام باندھے اور جب احرام باندھ لے تو افضل ہے کہ اس کا نسک مکمل کروائیں اور چھوڑ دیتے ہیں تو حرج نہیں ہے۔

سوال: میری ایک جاننے والی خاتون دمام سے جدہ گئی ہوئی ہیں، پندرہ دن سے وہ جدہ میں ہیں، ان کا سوال یہ ہے کہ عمرے کے لئے ان کو احرام کہاں سے باندھنا ہوگا، جدہ سے ہی یا طائف جاکر اور وہ گھر سے نیت کرکے گئی تھیں کہ جب بھی پرمٹ ملے گا تو عمرہ کرلیں گے؟

جواب: جو عورت دمام سے جدہ گئی ہے، ظاہر سی بات ہے کہ وہ رشتہ دار سے ملنے اور ان کے پاس ٹھہرنے گئی ہے تبھی تو پندرہ دن سے وہاں مقیم ہے۔ ایسی خاتون کو جب عمرہ کا ارادہ بن جائے تو جدہ ہی سے احرام باندھ کر عمرہ کرنا ہے، اسے کسی میقات پر نہیں جانا ہے۔ ہاں اگر اس خاتون کے آنے کا مقصد محض عمرہ تھا مگر اس نے آسانی کی غرض سے جدہ ٹھہر کر یہاں سے عمرہ کرنا چاہتی ہے تو ایسی صورت میں جدہ سے احرام باندھنا اس کے لئے صحیح نہیں ہے، وہ طائف کی میقات پر جائے گی اور وہاں سے احرام باندھ کر آئے گی، غرض یہ ہے کہ احرام باندھنے میں اصل نیت کا اعتبار ہوگا۔

سوال: جدہ سے نیت کرکے عمرہ کرنے جاسکتے ہیں، میقات جانے کی ضرورت نہیں ہے نا؟

جواب: جو جدہ کا رہائشی ہے وہ جدہ سے ہی بلکہ اپنی رہائش سے ہی احرام باندھ کر عمرہ کرے گا، اسے میقات پر جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں جو دوسرے ملک سے عمرہ کے لئے جدہ آرہا ہے تو اسے اپنی میقات سے احرام باندھ کر آنا ہوگا، وہ جدہ سے احرام نہیں باندھے گا۔

سوال: کیا مسجد عائشہ سے عمرہ کا احرام کا باندھ سکتے ہیں؟

جواب: پہلے یہ جان لی جائے کہ مسجد عائشہ کیا ہے؟ مسجد عائشہ کوئی میقات نہیں ہے بلکہ حدود حرم کا باہری حصہ ہے، یہاں سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عمرے کا احرام باندھی تھیں۔ جو لوگ میقات سے باہر رہتے ہیں وہ جب عمرہ کریں گے تو لازما کسی نہ کسی میقات سے احرام باندھیں گے البتہ وہ لوگ جو مکہ میں یعنی حدود حرم میں رہتے ہیں انہیں عمرے کا احرام باندھنے کے لئے میقات پر جانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ وہ حدود حرم سے باہر جاکر کسی بھی جگہ سے احرام باندھ سکتے ہیں اور چونکہ مسجد عائشہ حدود حرم سے باہر ہے لہذا مکہ کا رہائشی عمرہ کے لئے مسجد عائشہ جاکر احرام باندھ سکتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ جہاں تک مسئلہ ہے ہندوپاک یا دیگر ممالک سے آنے والوں کا کہ وہ مسجد عائشہ سے احرام باندھ سکتے ہیں کہ نہیں؟ تو معلوم ہونا چاہئے کہ ان کا پہلا عمرہ لازما میقات سے احرام باندھ کر ہوگا جبکہ ایک سفر میں دوسرے عمرہ کی دلیل نہیں حتی کہ دوران حج بھی ایک ہی عمرہ ہے۔ عمرہ کرنے والوں اور حج کرنے والوں کو ایک سفر میں ایک ہی عمرہ پر اکتفا کرنا چاہئے۔

سوال: ایک عورت حیض میں تھی اسے عمرہ کرنا تھا مگر اس نے مدینہ سے احرام نہیں باندھا ہے وہ پاک ہو کر جدہ سے احرام باندھ کر عمرہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: جو عورت حیض سے ہو اور عمرہ کا ارادہ رکھتی ہو تو اسی حالت میں اپنی میقات سے احرام باندھے گی، جس حائضہ بہن کا مدینہ سے عمرہ کا ارادہ تھا مگر اس نے مدینہ کی میقات ذوالحلیفہ سے احرام نہیں باندھا اور وہ راستے میں ہو تو اسے لوٹ جانا چاہئے اور اپنی میقات سے احرام باندھ کر مکہ مکرمہ آنا چاہئے اور احرام میں باقی رہنا چاہئے، جب وہ پاک ہو جائیں تو غسل کرکے عمرہ کرنا چاہئے اور ایسی صورت میں اس پر کوئی فدیہ نہیں ہوگا لیکن اگر اس نے بغیر احرام باندھے میقات پار کرلیا اور جدہ آکر یہاں سے احرام باندھ کر عمرہ کیا تو اس کو ایک دم دینا ہوگا کیونکہ میقات سے احرام باندھنا واجب ہے اور اس نے عمرہ میں واجب ترک کیا ہے۔

سوال: حج وعمرہ کا احرام اور دو رکعت نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: حج وعمرہ کے احرام کے موقع پر پاک وہند میں عام طور پر دو رکعت نماز کی ادائیگی کو مسنون اور منجملہ مناسک سمجھا جاتا ہے۔ تحقیق کی رو سے خاص طور پر احرام سے متعلق اِس طرح کی کوئی نماز شریعت میں مقرر کی گئی ہے، نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی ارشاد یا آپ کے اُسوہ سے اس طرح کا کوئی عمل ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ اِس کی اصلاح کر لینی چاہیے۔ آدمی اگر چاہے تو بغیر کسی نماز کے حج یا عمرہ کی نیت کرکے حالتِ احرام میں داخل ہو جائے۔ اور وہ چاہے تو اُس موقع پر اگر کسی فرض نماز کا وقت ہو تو اُس سے فارغ ہو کر تلبیہ کا آغاز کرلے؛ جیسا کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے ثابت ہے (مسلم، رقم: ۱۲۱۸)۔ تاہم حدیث وسنت کی رو سے خاص اِس موقع کی کوئی نماز شریعتِ مناسک کی حیثیت سے پیش نہیں کیا جاسکتی۔

سوال: ایک آدمی عمرہ کی نیت سے احرام باندھا اور عمرہ کرنے سے قبل راستہ میں ہی بیمار ہوگیا، اس نے احرام اتار دیا اور ہاسپیٹل سے علاج کرایا، اس وقت وہ حدود میقات یعنی جدہ میں ہے وہ کہاں سے احرام باندھے اور کیسے عمرہ کرے؟

جواب: احرام حج یا عمرہ میں داخل ہونے کی نیت کو کہتے ہیں اور اسے احرام کا کپڑا نہیں اتارنا چاہئے تھا اسی کپڑے میں علاج کراتا۔ بہر حال وہ ابھی تک محرم ہے، اسے دوبارہ احرام باندھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنی جگہ سے احرام کا لباس لگا کر عمرہ کرنے چلا جائے اور اس نے احرام کی ممنوعات میں سے جس کا ارتکاب کیا ہے وہ جہل کی بنیاد پر ہے اس وجہ سے اس پر کوئی فدیہ نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: ایک فیملی عمرہ پر گئی، طواف کے دوران ہی مرد کو کوئی تکلیف لاحق ہوگئی وہ ہوٹل پر واپس آگیا اور احرام کھول دیا، بیوی بھی شوہر کی وجہ سے واپس آگئی ہے ایسی صورت میں ان کو کیا کرنا چاہیئے؟

جواب: مرد کو چاہیئے کہ وہ احرام کا لباس پھر سے لگالے، اور آرام کرے، اس دوران وہ احرام کی حالت میں رہیں گے، احرام عمرہ کی نیت کا نام ہے نہ کہ کپڑا کا، اور محظورات احرام سے بچتے رہیں گے، جب افاقہ ہو جائے اور عمرہ کی استطاعت ہو عمرہ کرلے، بیوی کے لئے یہ ہے کہ اگر شوہر سے پہلے جاکر عمرہ کر سکتی ہے تو جاکر عمرہ کرلے یا شوہر کے ٹھیک ہونے کا انتظار کرے اور ساتھ عمرہ کرلے کوئی حرج نہیں تاہم وہ بھی شوہر کی طرح احرام میں باقی رہے گی جب تک عمرہ نہیں کرلیتی۔

سوال: میں احرام کی حالت میں تھی اور سعی کے بعد بال کاٹے بغیر نِقاب باندھ لی پھر میں نے گھر پہنچ کر بال کٹ کیا، میں ہمیشہ ایسا ہی کرتی آئی ہوں۔ اب مجھے اُس غلطی کا علم ہوا، اُس غلطی کا کوئی کفّارہ ہے کیا؟

جواب: احرام عمرہ کی نیت کو کہتے ہیں، یہ معلوم ہی ہوگا اور احرام کی حالت میں عورتوں کے لئے نقاب وبرقع منع ہے۔ اگر کوئی عورت بحالت احرام لاعلمی میں محظورات احرام کا ارتکاب کرلے تو اس پر کچھ بھی نہیں ہے اور آپ سے بھی یہ غلطی لاعلمی میں ہوئی ہے اس لئے آپ پر کوئی فدیہ نہیں ہے البتہ آگے سے اب اس مسئلہ کو یاد رکھیں گے۔

سوال: کچھ سال پہلے ہم نے ایک عمرہ کیا پھر مدینہ گئے، مدینہ سے مکہ دوبارہ جاتے وقت وہاں سے احرام نہیں باندھا بلکہ مکہ کی قریبی میقات طائف سے احرام باندھ کر عمرہ کیا، کیا اس پہ کوئی دم وغیرہ ہے؟

جواب: اس کی دو صورتیں ہیں، اگر طائف کسی غرض سے آئے تھے پھر یہاں سے عمرہ کا ارادہ ہوا اور احرام باندھ کر عمرہ کیا تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر عمرہ کی نیت مدینہ سے ہی تھی اور اس میقات کو تجاوز کر گئے حتی کہ طائف آکر احرام باندھا تو ایسی صورت میں میقات تجاوز کرنے پر دم دینا واجب ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ہر سمت والوں کے لئے میقات متعین کردی ہے، وہ اسی میقات سے احرام باندھ کر آئیں گے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر کسی کا گزر دو میقات سے ہو تو پہلی چھوڑ کر دوسری میقات پہ احرام باندھنے میں حرج نہیں ہے مگر جمہور کے نزدیک دم ہے اور یہ دلیل سے قریب ہے۔

ممنوعات احرام کے مسائل

سوال: کیا عورت عمرہ پر جانے سے قبل مہندی لگا سکتی ہے، اور خوشبو والا تیل تو نہیں لگا سکتی ہے مگر ناریل تیل لگانا کیسا ہے، اسی طرح محرمہ عورت سفر کرکے مکہ پہنچے تو پرانا عبایا اتار کر نیا عبایا پہن سکتی ہے، ساتھ میں ایک بچی ہے وہ قے وغیرہ کردے تو عبایا بدلنا اور دھونا کیسا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: عمرہ جانے سے قبل عورت مہندی لگا سکتی ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن مہندی والے ہاتھ غیر مردوں پر ظاہر نہیں کرنا ہے۔ خوشبو والا تیل احرام کی حالت میں نہیں لگا سکتے ہیں، ناریل تیل میں خوشبو نہیں ہے تو اس کو احرام کی حالت میں لگا سکتے ہیں، آپ احرام کی حالت میں ضرورت کے وقت جتنی بار چاہیں عبایا بدلیں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے، بچی قے کر دے یا گندگی لگ جائے، کوئی بھی ضرورت ہو عبایا بدل سکتے ہیں اور دھو بھی سکتے ہیں۔ احرام اصل میں عمرہ کی نیت کو کہتے ہیں، احرام کسی کپڑے کا نام نہیں ہے کہ اس کو بدلنے سے کوئی فرق پڑے گا۔

سوال: حالت احرام میں اگر عورت اس طرح سے عینک اور ماسک پہن لے کہ اس کا چہرہ چھپ جائے تو کیا یہ کافی ہو گا یا چہرے کے اوپر سے کپڑا ڈالنا ضروری ہے؟

جواب: احرام کی حالت میں عورت کے لئے ماسک اور عینک لگانے میں حرج نہیں ہے لیکن اس سے عورت کے چہرے کا پردہ نہیں ہو سکتا ہے۔ ماسک تو ناک اور منہ کو ڈھکنے کے لئے ہوتا ہے اور چشمہ سے آنکھیں ڈھک سکتی ہیں جبکہ ایک عورت کو اپنا پورا سر، پورے بال، پیشانی، کان، گردن کے ساتھ مکمل چہرے کا پردہ کرنا ہے جو کہ ماسک اور عینک سے ہرگز نہیں ہو گا اس لئے عورت کے لئے ضروری ہے کہ وہ بڑی سی چادر کا استعمال کرے جس کے ذریعہ مکمل سر بالوں سمیت اور مکمل چہرہ اور اپنے ہاتھوں کا پردہ کرے۔

سوال: کیا حالت احرام میں کنگھی کر سکتے ہیں؟

جواب: کنگھی کرنے سے بال ٹوٹنے اور گرنے کا امکان ہے اس لئے احرام کی حالت میں کنگھی نہ کرے لیکن سر کھجلانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال: اگر کسی عورت کے چہرے پر بال ہوں تو کیا وہ حالت احرام میں ان بالوں کو صاف کو سکتی ہے؟

جواب: اگر عورت کے چہرے پر بال ہو تو اسے عورت احرام کی حالت میں صاف نہیں کر سکتی ہے کیونکہ حالت احرام میں بال توڑنا / کاٹنا منع ہے۔

سوال: میرا بھائی عمرہ پر گیا، وہاں پہنچ کر ہوٹل ڈھونڈنے میں کافی وقت لگ گیا پھر ان کی طبیعت صحیح نہیں تھی، انہوں نے لاعلمی میں احرام اتار کر سادا کپڑا پہن کر آرام کیا پھر دوبارہ احرام پہن عمرہ کیا اس طرح کرنے سے عمرہ ہو جاتا ہے یا کوئی دم دینا پڑے گا؟

جواب: سوال سے واضح ہوتا ہے کہ احرام کی حالت میں سلا ہوا کپڑا لاعلمی میں استعمال کیا گیا ہے، اور لاعلمی میں احرام میں کوئی غلطی ہو جائے تو وہ معاف ہے، لہذا آپ کے بھائی کا عمرہ اپنی جگہ صحیح ہے اور اس پر کوئی دم یا فدیہ نہیں ہے۔

سوال: میں جانتی ہوں کہ حالت احرام میں سلا ہوا نقاب پہننا منع ہے لیکن چہرے کا پردہ واجب ہے، یہاں سوال ہے کہ چہرہ چھپانے کے لیے خمار کو ایک سائیڈ سے پکڑ کر چہرے کی دوسری جانب پن لگا کر چہرے پر لپیٹ دیا جائے تو کیا یہ جائز ہے جبکہ یہ سلا ہوا نہیں ہو گا۔ دوسری بات کہ مارکیٹ میں خواتین کے لئے پردہ والا ایک کیپ ملتا ہے جس کو سر پر رکھنے سے آگے کی طرف کپڑا لٹکتا ہے اس میں مردوں کی مشابہت نظر آتی ہے، کیا یہ جائز ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: خمار میں پن لگا کر استعمال کرسکتے ہیں جائز ہے، اسی طرح اگر خمار سے گھونگھٹ بنا سکیں تو یہ بھی جائز ہے، کیپ کا استعمال غلط ہے کیونکہ کیپ لگانے کا مقصد ہوتا ہے کہ کپڑا چہرے سے مس نہ کرے جبکہ شریعت نے عورت کو ایسے کرنے کا حکم نہیں ہے۔ یہ لوگوں کی ایجاد ہے، کسی خاتون کو یہ کیپ یا کیپ کی طرح کا کوئی پردہ نہیں استعمال کرنا چاہئے۔ احرام کی حالت میں عورت بڑی سی چادر کا استعمال کرے اور اس سے پورے سر اور چہرے کا پردہ کرے۔

سوال: مجھے ایک عالم دین نے کہا کہ سعودیہ میں عورتیں نقاب میں ہی حج عمرہ کرتی ہیں۔ وہ کہتے شیخ ابن باز کا بھی یہی فتوی ہے اور حدیث میں جس سلے ہوئے لباس کی ممانعت ہے وہ کسی اور طرز پر ہوتا تھا لیکن آجکل جو عام سعودی نقاب ہے عورتیں اسکو پہن کر ہی حج وعمرہ کرتی ہیں جو ماتھے پر پٹی کی طرح باندھتے جس کے آگے چہرے پر کپڑا لٹک جاتا اور پیچھے ڈوری کی گرہ لگا لیتے ہیں اس بارے میں رہنمائی فرمائیں۔

جواب: شیخ ابن باز کا وہی ہے جو حدیث سے ثابت ہے، حدیث میں عورتوں کے لئے نقاب اور دستانہ منع ہے تو شیخ ابن باز نے احرام کی حالت میں ان چیزوں سے منع کیا ہے، انہوں نے کہیں ان کو جائز نہیں کہا ہے۔ شیخ کا فتوی دیکھیں۔ آپ لکھتے ہیں: حدیث: (عورت نقاب اور دستانے مت پہنے) کا مطلب یہ ہے کہ: ایسا کپڑا چہرے پر مت پہنے جسے خصوصی طور پر کاٹ کر چہرے کے مطابق سلائی کیا گیا ہو، یا ہاتھوں کیلئے تیار کیا گیا ہو، اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ عورت اپنا چہرہ، اور ہاتھ ڈھانپے ہی نہ، کچھ لوگوں کی غلط فہمی ہے جو یہ مطلب بیان کرتے ہیں، ہاتھوں اور چہرے کو ڈھانپنا لازمی ہے، لیکن نقاب اور دستانوں کے بغیر" (مجموع فتاوی ابن باز: 5/223)

سوال: ایک بہن انگلینڈ سے حج کے لیے جا رہی ہیں پہلے عمرہ بھی کیا ہوا ہے انہوں نے، ان کا سوال ہے کہ وہ جو اسکارف سر پہ پہنیں گی تو کیا وہ پھر اتار نہیں سکتیں یعنی جب وضو کریں گی تب سر کا مسح اسکارف کے اوپر سے کریں گی یا اسکارف اتار کے؟

جواب: اسکارف اور کپڑے کا کوئی مسئلہ نہیں ہے، جب چاہے بدلے، اتارے، دھلے اس میں عورت کے لئے کوئی حرج نہیں ہے۔ جب عورت وضو کرے اور مسح کرنا ہو تو اسکارف اتار کر سر کے بالوں پر مسح کرے اور اسکارف کے نیچے سے بالوں پر مسح کرنا ممکن ہو تو بغیر اسکارف اتارے، اس کے نیچے سے بالوں پر مسح کرے اور پورے سر کا مسح کرے۔

سوال: کیا احرام کی حالت میں ماسک پہن سکتے ہیں؟

جواب: احرام کی حالت میں عورت ہو یا مرد ماسک لگا سکتے ہیں، اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

سوال: کیا عورت احرام کی حالت میں دستانے اور جرابیں پہن سکتی ہے؟

جواب: عورت کے لئے احرام کی حالت میں دستانہ پہننا منع ہے تاہم دوپٹہ وغیرہ سے ہاتھ کا پردہ کرے گا اور احرام میں عورت کے لئے موزہ منع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے، وہ موزہ پہن سکتی ہے اور جوتا بھی پہن سکتی ہے۔

سوال: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ احرام کی حالت میں عورت کے گال پر کپڑا نہیں لگنا چاہیے، کیا یہ درست ہے؟

جواب: کسی بھی حدیث میں ایسی بات نہیں کہی گئی ہے کہ عورت کے گال سے احرام کی حالت میں کپڑا نہیں ٹچ ہونا چاہئے، یہ لوگوں کی پھیلائی ہوئی جھوٹی بات ہے اور اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ احرام کی حالت میں عورت کو چہرے کا پردہ کرنا ہے اور پردہ کرنے میں کپڑا گال سے یقیناً ٹچ ہوگا مگر اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث میں ایسی کوئی ممانعت نہیں ہے۔

سوال: مدینہ میں رہنے والے عمرہ کی تیاری کر رہے ہیں، احرام پہن لیا لیکن نیت نہیں کی۔ نیت سے پہلے یاد آیا کہ ناخن نہیں کاٹے تو کیا وہ نیت سے پہلے ناخن کاٹ سکتے ہیں؟

جواب: اگر اس نے عمرہ کا ارادہ کیا ہے اور ابھی میقات پہ احرام نہیں باندھا ہے تو وہ ناخن کاٹ سکتا ہے کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن اگر مدینہ کی میقات ذوالحلیفہ سے احرام باندھ لیا ہے تو اب احرام کی حالت میں ناخن نہیں کاٹے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ عمرہ سے قبل ناخن کاٹنا کوئی ضروری کام نہیں ہے، اگر ناخن بڑا ہو تو کاٹنا ہے ورنہ ناخن کاٹنے کی ضرورت نہیں ہے، بغیر ناخن کاٹے عمرہ کر سکتے ہیں۔

سوال: مدینہ میں لوگ اپنے گھر سے احرام باندھتے ہیں، کیا یہ صحیح ہے یا میقات پر جانا پڑے گا اور اپنے گھر سے احرام پہن لیا مگر نیت نہیں کی اور کسی نے ناخن کاٹ لیا تو فدیہ دینا پڑے گا؟

جواب: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ مدینہ والے اپنے گھر سے غسل کرکے احرام کا لباس لگالیں پھر میقات کے قریب پہنچ کر عمرہ کی نیت کرلیں اور جس نے اپنے گھر میں غسل کرکے احرام کی چادر لگا کر اپنا ناخن کاٹا اس کو کوئی فدیہ نہیں دینا ہے کیونکہ ابھی وہ احرام میں داخل نہیں ہوا ہے، جب وہ میقات پہ عمرہ کی نیت کرے گا تب وہ احرام میں داخل ہوگا۔

سوال: کیا حالت احرام میں نی کیب (knee cab) پہن سکتے ہیں؟

جواب: اگر کسی معتمر کو احرام کی حالت میں نی کیب لگانا ضروری ہو تو وہ احرام کی حالت میں لگا سکتا ہے۔ مجبوری کی حالت میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

سوال: ایک شخص کو ہائیڈروسیل کی بیماری ہے، زیادہ چلنے سے اس میں درد ہوتا ہے اور پریشان رہتا ہے تو کیا وہ احرام کی حالت میں ازار کے نیچے کچھ سلا ہوا کپڑا استعمال کر سکتا ہے؟

جواب: ہاں، ایسی مجبوری میں عمرہ کرنے والا اپنے ازار کے نیچے کچھا یا پیڈ وغیرہ لگا سکتا ہے، اس میں حرج نہیں ہے۔

سوال: ایک بہن نے آج سے 18 سال پہلے حج کیا تھا، ان کے ماموں پاکستان سے حج کرنے آرہے ہیں۔ انہوں نے سعودی معلم کو حج کی اجازت کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لئے پیسے دیئے، انھوں نے اجازت دی، اب وہ اپنے ماموں کے ساتھ حج کرے گی۔ مسئلہ یہ ہے کہ جب ان کے شوہر ان کو مکہ چھوڑنے جا رہے تھے تو اس بہن نے جدہ سے احرام باندھا اور چیک پوسٹ سے گزرتے ہوئے اپنے سر سے احرام کا ڈوپٹہ ہٹا دیا اس ڈر سے کے پولیس والے ان کو حج پر جانے سے روک نہ دیں، اب ان کے دل میں پریشانی ہے کہ یہ غلط کیا تھا اب اس کا کوئی دم یا کفارہ ہے تو بتا دیں؟

جواب: بظاہر سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ جدہ میں رہنے والی بہن ہے، اس نے اپنے ماموجو کہ محرم ہے اس کے ساتھ حج کیا اور جدہ سے احرام باندھ کر حج کیا تو اس کا حج درست ہے اور اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

جہاں تک مسئلہ ہے کہ جدہ سے مکہ جاتے ہوئے راستے میں اس نے اپنا چہرہ کھول لیا تو اس چہرے کا تعلق حج سے نہیں ہے بلکہ پردہ سے ہے۔ اسلام نے ایک عورت کو اجنبی مردوں سے پردہ کرنے کا واجبی حکم دیا ہے اور یہ پردہ جیسے جدہ سے مکہ کے دوران واجب تھا، اسی طرح دوران حج پردہ ہے اور حج کے بعد بھی عورت کو عمر بھر اجنبی مردوں سے پردہ کرنا ہے۔ اگر اس بہن کو تھوڑی دیر کے لئے چہرہ کھولنے پر افسوس ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ عمر بھر اپنے چہرے کو غیر مردوں سے چھپائے گی اور پردہ کا پاس ولحاظ رکھے۔

باقی انجانے میں یا عمداً کچھ دیر کے لئے غیر مردوں پر چہرہ کھولنے کی وجہ سے جو غلطی ہوئی ہے اس کے لئے اللہ تعالی سے توبہ کر لے یہی کافی ہے اور آئندہ بھی اسی طرح سے اپنے چہرے کو غیر مردوں سے چھپائے۔ اور حج میں کوئی مسئلہ نہیں ہے، نہ کوئی دم اور نہ کوئی فدیہ ہے۔

سوال: اگر کوئی عورت حج یا عمرہ میں اپنے منہ پر اس طرح کوئی کپڑا ڈالتی ہے کہ اس کے منہ پر وہ کپڑا نہ لگے تو کیا اس طرح کر سکتے ہے؟

جواب: ایسا کوئی کپڑا عورت احرام میں استعمال نہ کرے کیونکہ یہ مقلدوں کا پھیلایا ہوا جھوٹ ہے کہ احرام کی حالت میں عورت کے چہرہ سے کپڑا ٹچ نہیں ہونا چاہیے۔

حقیقت یہ ہے کہ عورت کو احرام کی حالت میں پردہ کرنا واجب ہے اور پردہ کرتے وقت چہرے سے پردہ ٹچ ہو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور کہیں یہ نہیں کہا گیا ہے کہ عورت کے چہرہ سے کپڑا ٹچ نہ کرے اس لئے خواہ مخواہ کے تکلف میں نہ پڑیں اور مقلدوں کے غلط طریقہ کو نہ اختیار کریں اور جس کپڑے کی آپ بات کر رہے ہیں ایسا کپڑا نہ استعال کریں بلکہ عام سادہ دوپٹہ استعمال کریں جس سے سر اور چہرہ کا مکمل پردہ کر سکیں۔

سوال: کیا مرد احرام میں سیفٹی پن لگا سکتے ہیں؟

جواب: ہاں، مرد اپنے احرام کی چادر میں سیفٹی پن لگا سکتا ہے، اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔

سوال: احرام کی حالت میں اور بغیر احرام کے کون سے جانور اور کیڑے مکوڑے مار سکتے ہیں؟

جواب: احرام کی حالت میں شکار یعنی حلال جانور کا شکار کرنا منع ہے، باقی کیڑے مکوڑوں کی کوئی بات نہیں ہے۔ کیڑے مکوڑوں جو انسان کو تکلیف پہنچائے اور مارنے کی ضرورت پیش آئے جیسے مکھی یا کھٹمل، سانپ، بچھو، چیونٹی وغیرہ تو احرام میں یا بغیر احرام کے کبھی بھی مار سکتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

سوال: میں نے سنا ہے کہ احرام میں نقاب کی پٹی لگانا جائز ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں نقاب کی صورت دوسری تھی ؟

جواب: چہرے کی ساخت کی پٹی لگانا صحیح نہیں ہے لیکن ہندوپاک میں بنی پٹی جس میں پڑے پلو کی طرح آگے وپیچھے یا چاروں طرف نکلا ہوتا ہے اس کا استعمال کرسکتے ہیں۔

سوال: کیا یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ احرام کی حالت میں منہ کھلا رکھیں گے ؟

جبکہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ پردہ کرنا ہے احرام کی حالت میں بھی ؟

↓

بن یسار نے خبر دی اور انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو قربانی کے دن اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا۔ وہ خوبصورت گورے مرد تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو مسائل بتانے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ اسی دوران قبیلہ خثعم کی ایک خوبصورت عورت بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھنے آئی۔ فضل بھی اس عورت کو دیکھنے لگے۔ اس کا حسن وجمال ان کو بھلا معلوم ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مڑ کر دیکھا تو فضل اسے دیکھ رہے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ پیچھے لے جا کر فضل کی ٹھوڑی پکڑی اور ان کا چہرہ دوسری طرف کر دیا۔ پھر اس عورت نے کہا: یا رسول اللہ! حج کے بارے میں اللہ کا جو اپنے بندوں پر فریضہ ہے وہ میرے والد پر لاگو ہوتا ہے، جو بہت بوڑھے ہو چکے ہیں اور سواری پر سیدھے نہیں بیٹھ سکتے۔ کیا اگر میں ان کی طرف سے حج کر لوں تو ان کا حج ادا ہو جائے گا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں ہو جائے گا۔ (صحیح البخاری)

جواب: یہ حدیث اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ احرام کی حالت میں عورت اپنا چہرہ کھلا رکھے گی کیونکہ اس میں ایک عورت نبی سے اپنے بوڑھے باپ سے متعلق حج کا مسئلہ دریافت کررہی ہے، ابھی احرام باندھی ہی نہیں ہے پھر احرام کے لئے کیسے دلیل بنے گی۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس میں چہرہ کا ذکر بھی نہیں ہے۔ احرام کی حالت میں عورت کے لئے اصل یہی ہے کہ وہ اپنے چہرہ کا پردہ کرے گی جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا عمل تھا اور بھی متعدد صحابیات سے احرام میں پردہ کرنے کی دلیل ملتی ہے۔

سوال: کیا احرام کی حالت میں بطور پردہ عورت ماسک پہن سکتی ہے ؟

جواب: ماسک کا مقصد پردہ نہیں ہوتا ہے اور ماسک سے پورے چہرے کا پردہ بھی نہیں کیا جاسکتا ہے۔ چہرے کا پردہ اس طرح کیا جائے گا کہ چہرے کا کوئی حصہ نظر نہ آئے سوائے آنکھ کی جگہ کے۔ حفاظتی طور پر ماسک پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے مگر صرف ماسک پہن کر عورت چہرے کا مکمل پردہ نہیں کرسکتی ہے اسے بڑی چادر یا اوڑھنی کا استعمال کرنا چاہئے جس سے سر، بال، چہرہ اور دونوں ہاتھوں کو اچھی طرح ڈھک سکے۔

سوال: ایک بہن کا سوال ہے کہ احرام کی حالت میں عورت کے چہرے پر اگر کپڑا الگ جائے غیر ارادی طور پر تو وہ کیا کرے۔ پاکستان میں علماء کہتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ عورت احرام میں چہرہ لازمی کھولے گی مگر سعودی عرب میں خواتین احرام کی حالت میں چہرہ ڈھانپتی ہیں اور نقاب لگاتی ہیں اس کے بارے میں دلیل کے ساتھ رہنمائی فرمادیجئے؟

جواب: جولوگ کہتے ہیں کہ عورت احرام کی حالت میں لازما اپنا چہرہ کھولے گی ان کی بات بلا دلیل ہے، آپ اتنا سمجھ لیں کہ عورت کو کبھی بھی اجنبی مرد کے سامنے اپنا چہرہ کھولنے کی اجازت نہیں ہے خواہ حج وعمرہ ہو یا اور کوئی موقع ہو۔ احرام میں عورت کے لئے نقاب یا برقع منع ہے اس لئے عورت نقاب نہیں لگالے گی، نقاب کی جگہ دوپٹہ استعمال کرے گی جس سے اپنے ہاتھوں اور مکمل چہرے کا اجنبی مردوں سے پردہ کرے۔ متعدد دلائل سے یہ بات ثابت ہے کہ صحابیات احرام کے حالت میں اجنبی مردوں سے اپنے چہرے کا پردہ کیا کرتی تھیں۔ تفصیل کے لئے میرا مضمون "حج وعمرہ میں عورتوں کے احرام کالباس" مطالعہ کریں جو میرے بلاگ پر موجود ہے۔

سوال: کیا عورت احرام کی حالت میں موزے پہن سکتی ہے؟

جواب: عورتیں احرام کی حالت میں موزہ اور جوتا پہن سکتی ہیں، دستانہ یعنی ہاتھ کا گلفس منع ہے۔ اور مرد ہے تو مردوں کو جوتا و موزہ نہیں پہننا ہے، ان کو چپل پہننا چاہیئے تاکہ پیر کھلا رہے۔

سوال: حالت احرم میں سُرمہ لگاسکتے ہیں؟

جواب: ہاں لگاسکتے ہیں لیکن اس میں خوشبو نہ ہوتب۔ اگر اس میں کسی قسم کی خوشبو ہو تو احرام کی حالت میں خوشبو والا سرمہ نہیں لگاسکتے ہیں۔

سوال: کیا عورت حالت احرام میں اپنے اور بچیوں کے بال کاٹ سکتی ہے، کسی نے کہا ہے کہ اس پر دم دینا ہوگا؟

جواب: جی ہاں، آپ احرام کی حالت میں سعی کرنے کے بعد اپنا بال اور اپنی بچیوں کے بال کاٹ سکتی ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور ایسا کرنے پر کوئی دم نہیں دینا، جس نے کہا ہے کہ ایسا کرنے سے دم لازم آتا ہے اس مسئلہ میں شرعی حکم سے نابلد ہے۔ آپ غور فرمائیں کہ احرام کی حالت میں خود سے یا غیر سے بال کٹوانا منع ہے لیکن عمرہ میں سعی کر لیتے ہیں پھر آخری کام بال ہی کٹانا ہوتا ہے اور جس طرح دوسروں سے بال کٹانا جائز ہے اسی طرح خود سے بال کاٹنا جائز ہے کیونکہ یہ عمرہ کا آخری عمل ہے۔

سوال: احرام کی حالت میں سگریٹ نوشی جائز ہے؟

جواب: بڑا حیران کرنے والا سوال ہے کہ احرام کی حالت سگریٹ پی سکتے ہیں؟ سگریٹ پینے کی تو کبھی بھی اجازت نہیں ہے۔ یہ نشہ آور چیز ہے اور نشہ آور چیز حرام ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے: کل مسکر حرام یعنی ہر نشہ آور چیز حرام ہے اس لئے سگریٹ ہمیشہ کے لئے حرام ہے اور احرام کی حالت تو بہت مقدس حالت ہے اس حالت میں ایک برا انسان بھی زبان سے اللہ کا ذکر اور ہاتھ و پیر سے نیکی کا کام کرتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ہاں یہ الگ مسئلہ ہے کہ اگر کسی نے احرام کی حالت میں سگریٹ پی لیا تو اس کا عمرہ یا حج باطل نہیں ہو گا لیکن کام تو حرام ہے، حج و عمرہ جیسی عظیم عبادت میں یہ کام کرنا کسی طور صحیح نہیں ہے؟ کیا وہ حج مبرور نہیں کرنا چاہتا؟

اور پھر احرام کی کئی اور پابندیاں ہیں، جیسے ان پابندیوں سے بچنا ہے سگریٹ نوشی سے بھی بچیں اور اپنے حج کو لغو و منکرات سے بچائیں تا کہ حج مبرور ہو سکے۔

سوال: اگر کوئی خاتون گرمی سے بچنے کے لیے پاؤں کے نچلے حصے میں احرام کی حالت میں مہندی لگائے تو کیا یہ جائز ہے یا یہ زینت میں آئے گا؟

جواب: ضرورت کے سبب پیر میں مہندی لگانے میں حرج نہیں ہے، وہ دکھنے والی چیز نہیں ہے جسے ممنوع زینت کہیں گے، وہ تو پیر کے نچلے حصے میں ہے اور ضرورت کے تحت لگائی گئی ہے۔

سوال: عمرہ کرنے سے پہلے ہاتھ پر مہندی لگائی ہو تو عمرہ ہو جائے گا؟

جواب: مہندی سے آپ کی مراد ہاتھوں پر مہندی کی لیپ لگا کر اسے اتار دی گئی ہو، ہاتھوں پر فقط مہندی کا رنگ ہو تو ایسی صورت میں عمرہ ہو جائے گا، اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ یہاں دھیان دینے والی بات یہ ہے کہ عمرہ میں چار کام ہیں، میقات سے احرام باندھنا، طواف کرنا، سعی کرنا اور بال کٹانا۔ ان چار کاموں میں طواف کے لئے وضو شرط ہے۔ اگر وضو کر کے یا وضو کی حالت میں طواف کیا گیا ہے تو عمرہ صحیح ہے لیکن ہاتھوں کو مہندی کی لیپ لگی ہو اور لیپ کی وجہ سے وضو نہیں کیا گیا ہو، بلا وضو طواف کیا گیا ہو تو یہ عمرہ نہیں ہو گا کیونکہ بلا وضو طواف نہیں مانا جائے گا جو کہ عمرہ کا رکن ہے۔

سوال: کیا عمرہ کا احرام باندھ لینے کے بعد کچھ کھانا پینا منع ہے؟

جواب: حج میں احرام کئی دنوں کے لئے باندھتے ہیں، اگر احرام میں کھانا پینا ممنوع ہو گا تو جینا مشکل ہو جائے گا۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ احرام میں کھا پی سکتے ہیں، احرام کی حالت میں جن چیزوں سے منع کیا گیا ہے انہیں محظورات احرام کہا جاتا ہے، وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) بال کاٹنا (2) ناخن کاٹنا (3) مرد کو سلا ہوا کپڑا پہننا (4) خوشبو لگانا (5) مرد کا سر ڈھانپنا (6) عقد نکاح کرنا (7) بیوی کو شہوت سے چمٹنا (8) جماع کرنا (9) شکار کرنا۔ عورت کے لئے دستانہ اور برقع و نقاب منع ہے تاہم اجنبی مردوں سے پردہ کرے گی۔ ان چیزوں کے علاوہ اور کوئی چیز احرام میں منع نہیں ہے۔

سوال: ایک آدمی حج کر رہا ہے، وہ احرام کے نیچے انڈرویر پہننا چاہتا ہے، کیا وہ پہن سکتا ہے؟

جواب: احرام کی حالت میں سلا ہوا کسی قسم کا کپڑا منع ہے اس لئے جو آدمی حج کر رہا ہے وہ احرام کی حالت میں چڈی نہیں پہنے گا، حج کے دوران جب احرام کی حالت نہ ہو اس وقت چڈی لگائے اور اگر کوئی شرعی عذر ہو جس کے لئے چڈی لگانا ناگزیر ہو تو لگا سکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

سوال: ہم نے سنا ہے کہ حجر اسود پر خوشبو لگی ہوتی ہے اور اگر حالت احرام میں اللہ کے کرم سے بوسہ دینے کا موقع مل جائے تو ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟

جواب: آج کل لوگوں کی زیادہ بھیڑ ہوتی ہے جس کی وجہ سے حجر اسود کو بوسہ دینے میں خود کو بھی تکلیف ہوتی ہے اور دوسرے کتنے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے اس لیے ہاتھ سے اشارہ کرنے میں عافیت ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ بہت سے لوگوں نے بتایا ہے کہ حجر اسود پہ خوشبو لگی ہوتی ہے، اگر سوکھی خوشبو ہو یعنی خوشبو خشک ہو، بس اسمائل آتی ہو اور ہاتھ لگانے یا بوسہ لینے سے ہاتھ یا عضو پر اثر ظاہر نہ ہو تو بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے اور رطب خوشبو نظر آئے تو اس کو کسی چیز مثلا ٹیشو سے پوچھ کر بوسہ لیں یا اس حال میں بوسہ ہی نہ لیں کیونکہ اس کو چھونے سے عضو پر خوشبو لگے گی جو کہ احرام کی حالت میں ممنوع ہے۔

سوال: کچھ لوگ حالت احرام میں خوشبودار جوس پینا یا کھانا وغیرہ جس میں خوشبو ہو اسکو کھانے سے منع کرتے ہیں تو ہمیں کیا کرنا چاہئے رہنمائی درکار ہے؟

جواب: کھانے پینے کی متعدد چیزوں میں زعفران وغیرہ کی خوشبو ملی ہوئی ہوتی ہے، محرم کو ایسے کھانے اور مشروب سے پرہیز کرنا ہے جس میں خوشبو آتی ہو۔ حالت احرام میں ہر قسم کی خوشبو کی ممانعت ہے، نہ کپڑوں میں خوشبو لگا سکتے، نہ بدن میں خوشبو لگا سکتے اور نہ خوشبودار مشروب و کھانا استعمال کر سکتے حتی غسل کرنے اور دھونے میں بھی خوشبودار صابن اور خوشبودار شیمپو سے پرہیز کریں گے۔

سوال: کیا احرام کی حالت میں مہندی لگا سکتے ہیں؟

جواب: ہاں احرام کی حالت میں مہندی لگا سکتے ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے، مہندی رنگ ہے اور رنگ لگانے میں حرج نہیں ہے لیکن کوئی ایسی مہندی ہو جس میں خوشبو ہو تو اس مہندی سے پرہیز کرنا ہے۔

سوال: احرام کی حالت میں بالوں کو رنگنا کیسا ہے؟

جواب: احرام کی حالت میں بالوں کو رنگ سکتے ہیں تاہم اس رنگ میں خوشبو نہ ہو اور بالوں کے گرنے کا امکان نہ ہو تب، اگر بال ٹوٹنے کا خدشہ ہے تو احرام میں بالوں کو رنگ نہیں لگائیں اور اسی طرح احرام میں خوشبودار کلر سے بھی پرہیز کریں۔

سوال: احرام کی حالت میں کان کی بالی پہننا کیسا ہے؟

جواب: احرام کی حالت میں کان میں بالی پہننے میں حرج نہیں ہے، اسی طرح ہاتھ میں گھڑی یا انگلی میں انگوٹھی اور جسم میں زیورات وغیرہ استعمال کرنے میں حرج نہیں ہے۔

سوال: احرام کی حالت میں ایک ایسا کپڑا جس میں تھوڑی کے نیچے گرہ لگا ہو، اس پر سے ایک پلو لٹکا لیں تا کہ چہرہ کا پردہ کریں، کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: احرام کی حالت میں نقاب پہننا منع ہے جو سر کی ساخت کا بنا ہوا ہوتا ہے لیکن اگر کوئی ایسا کپڑا ہے جس میں نیچے تھوڑی کے پاس گرہ لگاتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور پلو بنا کر چہرے پر گرا لیتے ہیں تو اس میں حرج نہیں ہے، بس آپ کو نقاب کی ساخت سے بچنا ہے، اوڑھنی ٹائپ کپڑا لیں پھر اس کو حسب ضرورت پن لگا کر یا گرہ لگا کر استعمال کرنا چاہیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال: کیا کوئی لڑکی حیض کی حالت میں گرمی کی وجہ سے احرام کھول سکتی ہے؟

جواب: احرام کپڑے کا نام نہیں ہے، احرام نیت کا نام ہے، حیض کی حالت میں کسی لڑکی نے احرام باندھا تو پاک ہونے تک احرام میں رکی رہے گی اور ممنوعات احرام سے بچتی رہے گی۔ کسی عورت کو گرمی لگ جائے تو غسل کر لے، ٹھنڈک میں آرام حاصل کر لے، کپڑے بدل لے یا دوا کی ضرورت پڑے دوا کھا لے، ان سب چیزوں میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ یاد رہے ایک مرتبہ احرام باندھنے کے بعد اس کو یونہی ختم نہیں کر سکتے ہیں، عمرہ کے لئے احرام باندھا ہے تو لازما عمرہ کرنا پڑے گا اس لئے جب وہ حیض سے پاک ہو جائے وہ عمرہ کرے۔

سوال: آپ سے سوال یہ ہے کہ ہم طواف کرتے وقت کیا اپنے چہرے پر فیس پیس لگا کر اور سعی بھی کرتے وقت فیس پیس لگا کر کر سکتے ہیں، چہرہ کھلا رکھنا دل نہیں چاہتا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ کا عمرہ نہیں ہوا، اس میں آپ ہماری رہنمائی کریں اللہ آپ کو اجر عظیم عطا کرے آمین۔

جواب: چہرہ کھولنے میں دل کی مرضی نہیں دیکھنا ہے، اسلام دیکھنا ہے۔ اسلام نے کب کہا ہے کہ طواف وسعی میں عورت چہرہ کھولے۔ یہ لوگوں کی نادانی ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ عورتوں کو احرام کی حالت میں چہرہ نہیں ڈھکنا ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ عورتوں کے چہرہ کا پردہ ہمیشہ کے لئے ہے، احرام میں بھی عورت اپنے چہرے کا پردہ کرے گی۔ اور ماسک سے چہرے کا پردہ نہیں ہوگا، آپ کو دوپٹہ کا استعمال کرنا چاہئے تاکہ مکمل چہرہ ڈھک سکیں اور جو کہتے ہیں کہ چہرہ کا پردہ کرنے سے عمرہ نہیں ہوتا ہے وہ غلط کہتے ہیں، ان کو اس بارے میں صحیح علم نہیں ہے۔

سوال: جب حج پر جاتے ہیں، نقاب لگاتے ہیں، عبایا پہنتے ہیں تو کیا وہ نہیں پہن سکتے ہیں، کسی نے یہ لگالیا تو اس کا حج نہیں ہوگا؟

جواب: حج وعمرہ میں عبایا تو لگا سکتے ہیں، نقاب اور برقع منع ہے یعنی سر کا جو حصہ نقاب سے ڈھکا ہوتا ہے اس کو پہننا منع ہے۔ عبایا جو کندھے سے نیچے والا لباس ہے وہ استعمال کر سکتے ہیں اور اس کے اوپر سر کے لئے دوپٹہ لگانا چاہئے۔ اگر کسی عورت نے حج میں احرام کی حالت میں انجانے میں یعنی یہ معلوم نہیں تھا کہ نقاب منع ہے اور نقاب پہن لیا تو کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن جان بوجھ کر نقاب لگایا تو فدیہ دینا ہے، فدیہ میں ایک ذبیحہ یا تین روزے یا چھ مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ جہاں تک حج کا مسئلہ ہے تو حج صحیح ہے۔

سوال: احرام کی چادر کنارے سے سلے ہوئے ہوں تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ویسے چادر کو سلنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن کوئی کمزور یا ضرورمند آدمی ہے یا بچہ ہے جس کو چادر سنبھالنے میں دقت ہے اس کے لئے کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ یہ سلائی اس وقت ضرورت کی بنا پر ہے تاہم بغیر عذر کے سلے ہوئے احرام کی چادر استعمال نہ کریں۔

سوال: میرے شوہر احرام کی حالت میں تھے، جس روم میں ٹھہرے تھے وہاں پر رہائش والوں سے کسی بات پر ناراضگی ہوگئی تو میرے شوہر نے کہہ دیا او حجام، اس میں کوئی گناہ ہوتا ہے یا کچھ کفارہ دینا پڑے گا؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جواب: ہمیں اپنی زبان سے کسی کو کبھی بھی گالی نہیں دینا چاہئے، نہ ہی گالی جیسا لفظ بولنا چاہئے حتی کہ ایسے لقب سے بھی کسی کو نہیں پکارنا چاہئے جس سے سامنے والے کو تکلیف ہو۔ یہ کام ہمیشہ کے لئے منع ہے اور کوئی احرام کی حالت میں ہو تو اس کی ذمہ داری اور بڑھ جاتی ہے کہ وہ اپنی زبان اور پورے جسم کی حفاظت کرے۔ اس لفظ سے جو آپ کے شوہر نے کہا او حجام تو حج وعمرہ میں کوئی فدیہ وکفارہ کا مسئلہ نہیں پیدا ہوتا ہے، بس گناہ کا کام ہے، اس سے آئندہ کے لئے توبہ کی جائے اور اس بولی سے جس کا دل دکھا ہے اس سے معافی مانگی جائے۔

سوال: ایک بہن بھول کر حالت احرام میں چوڑیاں اتارنے کے لئے لوشن لگالیا، اسے بعد میں یاد آیا تو اب وہ کیا کرے، کیا کوئی کفارہ دینا ہے؟

جواب: اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے اور نہ کوئی کفارہ دینا ہے۔

سوال: کیا عورت احرام کی حالت میں اپنے چہرے کو نہیں ڈھانپ سکتی اور کیا احرام کی حالت میں چہرے کو کپڑا لگنا منع ہے؟

جواب: عورت کے لئے چہرے کا پردہ ہر جگہ ہے، حج میں بھی پردہ ہے اس لئے عورت حالت احرام میں چہرہ کا مکمل پردہ کرے گی، ہاتھ کا بھی پردہ کرے گی اس کے لئے دوپٹہ کا استعمال کرے کیونکہ عورت کو احرام میں برقع اور نقاب منع ہے اور اسی طرح دستانہ بھی منع ہے مگر پردہ منع نہیں ہے ۔ پتہ نہیں کیسے عورتوں میں یہ مشہور ہو گیا کہ احرام میں پردہ نہیں ہے اناللہ وانا الیہ راجعون۔

سوال: حج وعمرے میں ایک شرعی پردہ کرنے والی عورت کو نقاب اور دستانے پہننے منع ہیں میں یہ بھی جانتی ہوں کہ سلا ہوا نقاب باندھنا منع ہے جبکہ چہرہ ڈھانپنا واجب ہے میرا سوال یہ ہے کہ خاص حج اور عمرہ میں نقاب باندھنا کیوں منع ہے اور گلوز پہننا کیوں منع ہے اس کی کیا حکمت ہے جبکہ عام حالات میں وہ عورت سر تا پیر پردہ کرتی ہے؟

جواب: جیسے عورت عام حالات میں سر تا پیر پردہ کرتی ہے ویسے ہی عورت حج وعمرہ میں سر تا پیر پردہ کرے گی، حج وعمرہ میں بے پردگی کا کہیں حکم نہیں دیا گیا ہے، فقط احرام کی حالت میں ایک خاص قسم کے لباس کی عورت کے لئے ممانعت ہے اور وہ نقاب ودستانہ ہے۔ اس کا ہرگز مطلب نہیں ہے کہ عورت بے پردہ رہے گی، نہیں، ہرگز نہیں۔ عورت کو احرام میں بھی عام حالات کی طرح مکمل پردہ کرنا فرض وواجب ہے۔ سر، چہرہ اور ہاتھ کے پردہ کے لئے بڑی چادر استعمال کرے اور سر سے نیچے کے لئے کوئی بھی عام لباس لگائے اور اس طرح پورے جسم کا مکمل پردہ کرے۔ رہا یہ مسئلہ کہ کیوں احرام میں عورت کے لئے برقع اور دستانہ منع ہے تو اس کی حکمت اللہ کو ہی معلوم ہے، ہمارے لئے عمل کے واسطے اللہ اور اس کے رسول کا حکم ہی کافی ہے، اس کی حکمت جاننا ضروری نہیں ہے۔ مردوں کو بھی احرام میں سلے ہوئے تمام لباس مثلا کرتا، شلوار، عمامہ، ٹوپی، موزہ سے منع کیا گیا، اس کی حکمت اللہ کو معلوم ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ کیا وجہ ہے کہ حائضہ روزہ کی قضا کرتی ہے مگر نماز کی قضا نہیں کرتی ہے تو آپ نے بڑا پیارا جواب دیا، وہ جواب آپ کے سوال کے لئے بھی ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں جب ہم میں سے کسی کو حیض آتا تھا تو اسے روزہ کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا اور نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔ (مسلم:335)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: کیا محرم ایسے ٹیشو پیپر استعمال کر سکتا ہے جس میں خوشبو نہ ہو؟

جواب: ایسا ٹیشو پیپر جس میں خوشبو نہ ہو اس کو محرم استعمال کر سکتا ہے اور یاد رکھیں کہ بعض ٹیشو پیپر بطور خاص جو گیلے قسم کے ہوتے ہیں اس میں خوشبو ہوتی ہے حالت احرام میں اس کے استعمال سے بچیں۔

سوال: عمرہ میں تھک جانے کی وجہ سے میرے شوہر نے احرام اتار لیا تھا اور میں نے بھی اپنا کپڑا بدلا تھا ایسے میں کیا کفارہ ہے؟

جواب: جسم سے کپڑا اتار دینے سے احرام نہیں ختم ہوتا ہے کیونکہ احرام کپڑے کا نام نہیں ہے، حج وعمرہ کی نیت کا نام ہے۔ جو سوال پوچھا گیا ہے کہ شوہر نے تھک جانے کی وجہ سے احرام کی چادر اتار لیا تھا اور عام لباس لگا لیا تھا ایسی صورت میں اگر شوہر یہ عمل انجام میں کیا، اسے معلوم نہیں تھا کہ احرام کی چادر اتاری جاتی ہے تو اس پر کچھ بھی نہیں ہے، اسے چاہئے کہ فوراً احرام کی لباس لگالیں اور تھک جانے کی وجہ سے آرام کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور عورت کے لئے تو کوئی بھی لباس لگانا جائز ہے اس لئے بیوی نے اپنا ایک لباس اتار کر دوسرا لباس لگا لیا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، بس وہ برقع اور دستانہ نہ لگائے۔ دونوں میاں بیوی احرام میں باقی رہیں گے، ممنوعات احرام سے بچیں گے اور آرام کر کے پھر سے حرم جائیں گے اور عمرہ کا جو کام باقی رہ گیا ہے اسے ادا کر کے اور بال کٹا کر حلال ہو جائیں گے، یاد رہے کہ آرام کے لئے واپس آ گئے تو ادھورا عمرہ چھوڑ نہیں سکتے ہیں، آپ دونوں کو عمرہ کی تکمیل کرنی ہوگی ورنہ گنہگار ہوں گے۔

سوال: اگر عمرہ کے دوران طواف کرتے ہوئے خود بخود پیر کا ناخن ٹوٹ جائے تو کیا اس پر دم دینا ہے؟

جواب: نہیں، اس پر کوئی دم وغیرہ نہیں ہے کیونکہ آپ خود ایسا ہوا ہے۔

سوال: عمرہ میں بدن پر کھجلی ہو تو کیا کھجلا سکتے ہیں اور جب کوئی لمبے سفر سے آئے اور آرام کرے یا غسل کرے تو عورت اپنے بال کھول سکتی ہے، اور جو لوگ انڈیا یا کناڈا سے عمرہ کے لئے آتے ہیں تو ان کی میقات جہاز میں ہی آتی ہے لیکن جب دوسرا عمرہ کرے تو مسجد عائشہ جانا ہے یا کہیں اور؟

جواب: عمرہ کی حالت میں یا احرام کی حالت میں جب کسی کو کھجلی ہو تو وہ اپنے بدن کو کھجلا سکتا ہے اور عورت احرام کی حالت میں غسل کرتی ہے یا ہوٹل میں آرام کرتی ہے تو وہ اپنا بال کھول سکتی ہے، احرام میں بال کھولنا منع نہیں ہے، اجنبی مردوں کے سامنے عورت کے لئے بال کھولنا منع ہے۔ اور جب کوئی کسی ملک سے عمرہ کرنے آئے تو عمرہ مکمل کر کے لوٹ جائے کیونکہ عمرہ تو ہو گیا اور ایک سفر میں ایک عمرہ کافی ہے، ہاں زیادہ دن ٹھہر گئے تو وقفہ کے ساتھ عمرہ کر سکتے ہیں اس صورت میں مکہ میں مقیم آدمی مسجد عائشہ سے ہی عمرہ کا احرام باندھے گا۔

سوال: کیا عورت احرام میں جوتا پہن سکتی ہے؟

جواب: عورت احرام میں موزہ اور جوتا پہن سکتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: قرآن میں عورتوں کے لئے حکم ہے کہ چہرے پر چادر لٹکالو اور بخاری کی حدیث میں ہے کہ حج کے وقت چہرہ اور ہاتھ کھلا رکھو، ابن ماجہ میں ہے کہ جب سوار آتے تو امی عائشہ چہرے پر چادر لٹکا لیتیں مگر یہ حدیث ضعیف ہے تو اس مسئلہ میں صحیح کیا ہے، لوگوں نے یہ مان لیا ہے کہ چہرے کا پردہ نہیں ہے؟

جواب: احرام کی حالت میں برقع اور دستانہ سے منع کیا گیا ہے مگر چہرہ چھپانے اور ہاتھ چھپانے سے منع نہیں کیا گیا ہے اور بخاری میں کہیں بھی عورت کو اپنا چہرہ اور ہاتھ کھلا رکھنے کا حکم نہیں دیا گیا ہے بلکہ عورتوں کو احرام کی حالت میں نقاب اور دستانہ سے منع کیا گیا ہے۔

آپ یہ سمجھ لیں جیسے مردوں کو کرتا، پاجامہ، ٹوپی، عمامہ وغیرہ ایک خاص قسم کے لباس یعنی سلے ہوئے لباس سے منع کیا گیا ہے ٹھیک اسی طرح عورتوں کو خاص قسم کے لباس برقع ودستانہ سے منع کیا گیا ہے مگر چہرے کا پردہ تو کرنا ہی ہے، یہ واجب ہے۔ ابن ماجہ کی مذکورہ حدیث شواہد کی بنیاد پر حسن درجے کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے احرام میں سیدہ عائشہ پردہ کرتی تھیں اور اسماء بنت ابوبکر فرماتی ہیں کہ ہم عورتیں احرام کی حالت میں مردوں سے پردہ کرتے تھے۔ (اسے حاکم نے روایت کیا ہے اور یہ ابن ماجہ کی ضعیف روایت کے لئے شاہد ہے)۔

سوال: احرام کی حالت میں مرد وعورت کے جوتا وچپل کس طرح کے ہونا چاہئے؟

جواب: مرد احرام کی حالت میں جوتا نہیں بلکہ چپل پہنے گا جس سے اس کا پیر کھلا رہے اور موزہ بھی نہیں پہنے گا اور عورت احرام کی حالت میں موزہ وجوتا پہن سکتی ہے۔

سوال: حج تمتع پہ جانے والی بہن کا سوال ہے کہ حج تمتع کی نیت کرکے میاں بیوی کو سفر پہ جانے کا ارادہ ہے، اس خاتون کے مخصوص ایام اسی اثنا آنے والے ہیں، ممکن ہے انڈیا سے نکلتے وقت یا پہنچ کر، اس صورت میں نیت اور احرام کے مسائل کیا ہیں اور کیا عورتوں کے درمیان بھی چوبیس گھنٹے سر ڈھکنا ہے، موزے پہنے رکھنا ہے۔ ممکن ہے پاکی کا انتظار کرتے حج کا وقت آجائے اور عمرہ رہ جائے تو انڈیا سے جس حج تمتع کا ارادہ کرکے آئی تھی اس کا عمرہ بعد میں کرے گی اور کنگھی نہیں کرنا اتنے دن کیونکہ اس سے بال ٹوٹیں گے اور یہ بھی سنا گیا ہے کہ چہرہ سے کپڑا ٹچ نہیں ہونا ہے تو جب نقاب اور برقع بدلیں گے اس وقت ٹچ ہو جائے گا، ان ساری باتوں کی وضاحت کردیں؟

جواب: پہلی اگر وہ عورت رکاوٹ سے بچنا چاہے اور مانع حیض گولی کھانا چاہے تو کھا سکتی ہے تاکہ اپنا حج آسانی سے مکمل کرسکے۔

دوسری بات یہ ہے کہ میقات پر یا اس کے قریب حیض آجائے تو اسی حالت میں حج تمتع کے لئے عمرہ کا احرام باندھ لینا ہے اور پاک ہونے تک رکے رہنا ہے، جب پاک ہو جائے تو غسل کرکے عمرہ کرنا ہے۔ اگر حج سے پہلے یعنی پاک نہ ہو سکے تو اپنے عمرہ کو حج میں داخل کرکے قارن ہو جائے اور آٹھ تاریخ کو غسل کرکے حج کی نیت کرلے اور حاجیوں کی طرح سارے اعمال انجام دے اور جب پاک ہو تو طواف افاضہ اور سعی کرے، یہ حج وعمرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دونوں کے لئے کافی ہے اور یہ حج قران کہلائے گا۔ جیسے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حجۃ الوداع کے موقع پر عمرہ کا احرام باندھا تھا پھر مکہ پہنچنے سے انہیں حیض آگیا تو حج سے پہلے پاک نہیں سکیں تو آپ ﷺ نے انہیں غسل کر کے حج کا احرام باندھنے کا حکم دیا اور وہ حج کے سارے کام کرتی رہیں، یوم النحر کو پاک ہوگئی تھیں، آپ نے اس دن طواف وسعی کیا تو آپ نے فرمایا کہ اب تم حج وعمرہ دونوں سے حلال ہوگئیں۔(سنن نسائی:2764)

اور پردہ کا مسئلہ یہ ہے کہ عورتوں کے لیے چہرے کا پردہ صرف اجنبی مردوں سے ہے لیکن محرم مرد اور عورتوں سے چہرے کا پردہ نہیں ہے، عورت کے لیے احرام کی حالت میں برقع اور دستانہ منع ہے لیکن وہ موزہ اور جوتا پہن سکتی ہے اور احرام میں بال توڑنا منع ہے اور کنگھی کرنے سے بال ٹوٹے گا اس لئے احرام میں کنگھی نہ کرے، بال ٹوٹنے کا خدشہ ہو تو احرام میں کنگھی نہ کریں اور چہرے سے کپڑا ٹچ ہونے کا کوئی مسئلہ نہیں ہے، عوام میں جھوٹی، بے دلیل بات مشہور ہوگئی ہے کہ عورت کے چہرے سے کپڑا ٹچ نہیں ہونا چاہئے۔

سوال: ایک بہن پوچھتی ہے کہ اس نے احرام کی حالت میں ناخن دانت سے غلطی سے کاٹ لیا، ایسے میں اب کیا کرنا ہوگا؟

جواب: بھول سے ایسا ہونے پر کوئی مسئلہ نہیں ہے اور اس بہن کو کوئی دم یا کفارہ نہیں دینا ہے۔

سوال: کیا احرام کی حالت میں درد میں لگانے کی دوا جس میں خوشبو ہو اسے زخم پر مرہم لگانے میں استعمال کرسکتے ہیں؟

جواب: حالت احرام میں اگر کوئی ایسی دوا کا استعمال کرنا چاہے جس میں محض بو ہو یعنی عطر والی خوشبو نہیں مجرد ایک قسم کی بو ہو تو اس دوا کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن واقعتا کسی دوا میں خوشبو ہو تو احرام کی حالت میں اس دوا کا استعمال نہیں کریں گے اور دنیا میں متبادل دواؤں کی کمی نہیں ہے، ایک دوا کی متعدد متبادل اقسام پائی جاتی ہیں، اس کے بدلے میں کوئی بھی غیر خوشبو والی دوا استعمال کرسکتے ہیں۔

سوال: کیا حالت احرام میں ایسی چھتری مرد حضرات لگا سکتے ہیں جو چھوٹی قسم کی ہوتی ہے اور اسے اپنے سر پر فکس کرلیتے ہیں؟

جواب: ایسی چھتری جس کو مرد حضرات اپنے سر سے چپکائے رہتے ہیں یہ عمامہ کے حکم میں ہے اور احرام کی حالت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے استعمال سے منع فرمایا ہے لہذا احرام میں ایسی چھتری کا استعمال نہیں کریں گے البتہ ایسی چھتری جو سر سے جدا ہو اور اسے آدمی اپنے ہاتھ میں لے کر سایہ کرے تو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال: میں نے میقات پہ حج تمتع کی نیت کرلی اور مسجد عائشہ سے احرام کا لباس لگایا، اس کی وجہ سے حج میں تین روزے رکھے کیا میرا حج صحیح ہے؟

جواب: ہاں حج صحیح ہے، احرام اصل حج وعمرہ کی نیت کو کہتے ہیں تو جس نے میقات پہ نیت کرلی اور احرام کا کپڑا نہیں لگایا، آگے جا کر کسی جگہ سے لگایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو اس نے محظورات احرام کا ارتکاب کیا کیونکہ جس وقت اس نے نیت کی اس وقت سلا ہوا کپڑا پہنا تھا۔ ایسے شخص کو فدیہ دینا ہوگا۔ فدیہ میں یا تو تین روزہ رکھنا ہے، یا ایک جانور ذبح کرنا ہے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ نیز یہ بھی معلوم رہے کہ عمدا اس نے میقات پر احرام کی چادر نہیں لگایا تو اس کو توبہ بھی کرنا چاہئے کیونکہ اس نے بڑی غلطی کی ہے۔

سوال: کیا حاجی یکم ذی الحجہ کو اپنے بال و ناخن نہیں کاٹ سکتے ہیں؟

جواب: عیدالاضحی کی مناسب سے ناخن و بال کی پابندی اصل میں ان لوگوں کے لئے ہے جو عید کی قربانی دینا چاہتے ہیں اس لئے حاجی ناخن و بال کاٹ سکتے ہیں، ہاں حالت احرام میں بال اور ناخن کاٹنا منع ہے۔ نیز اگر حاجی عید کی قربانی دینا چاہئے تو دے سکتا ہے اس صورت میں انہیں بھی بال و ناخن کی پابندی کرنی چاہئے۔

سوال: احرام کی حالت میں کنگھی کرتے ہوئے کچھ بال ٹوٹ گئے کیا اس پہ کفارہ دینا ہے؟

جواب: جسے اس بات کا یقین ہو تو کہ اس کے کنگھی کرنے سے بال ٹوٹے ہیں تو فدیہ دنیا ہوگا لیکن اگر شک ہے کہ یہ بال پہلے سے ٹوٹے ہوں تو پھر اس پہ فدیہ نہیں ہے۔

سوال: حالت احرام میں چوٹ لگنے سے خون بہنے لگا کیا اس پر دم پڑ جاتا ہے؟

جواب: نہیں اس پر کوئی دم نہیں ہے۔

سوال: حالت احرام میں نہانے کے بعد کنگھی کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: حالت احرام میں کنگھی کرنے کی ممانعت نہیں آئی ہے لیکن چونکہ بال کاٹنا یا توڑنا احرام کی حالت میں منع ہے اس وجہ سے کنگھی نہیں کرنا چاہئے اور جسے کنگھی کرنے سے بال ٹوٹنے کا یقین ہو تو اس کو ہر حال میں کنگھی نہیں کرنا چاہئے۔ سر کھجلانے سے بال ٹوٹ جانے پر کوئی فدیہ نہیں ہے

سوال: حالت احرام میں پیر کھلا ہوا ہونا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: حالت احرام میں چپل کا استعمال کرنا چاہئے جس سے قدم کا اوپری حصہ، ٹخنہ اور ایڑی کھلے ہوں کیونکہ نبی ﷺ نے احرام میں چپل پہننے کا حکم دیا ہے۔ پیر میں تکلیف ہو یا جوتا پہننے کی مجبوری ہو تو ٹخنے سے نیچے تک والا جوتا پہن سکتے ہیں۔

سوال: انڈیا سے عمرہ کے لئے احرام باندھنے کے بعد اگر وضو کی ضرورت پڑ جائے تو کیسے مسح کرنا ہے جبکہ احرام میں بال نہیں دکھنا چاہئے؟

جواب: احرام باندھنے والی بہن یہ سمجھ رہی ہے کہ احرام باندھ لینے کے بعد بال نہیں دکھنا چاہئے جبکہ ایسی بات نہیں ہے کہ احرام کی حالت میں بال نہیں کھول سکتے ہیں یا نہیں دکھنا چاہئے۔ بال کا مسئلہ یہ ہے کہ اجنبی مردوں سے اسے چھپانا ہے لیکن اگر وضو ٹوٹ جائے تو آپ اکیلے میں یا لوگوں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نظروں سے چھپ کر وضو کرتے وقت بالکل اپنے بال کو کھول سکتے ہیں، اس پر مسح کر سکتے ہیں حتی کہ غسل کی ضرورت پڑے تو غسل بھی کر سکتے ہیں، اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ احرام حج وعمرہ میں داخل ہونے کی نیت کو کہتے ہیں، وہ کسی کپڑے اور لباس کا نام نہیں ہے اور احرام میقات سے باندھا جاتا ہے۔ خلا میں سفر کرنے والے میقات کے ٹھیک اوپر خلا ہی میں حج یا عمرہ کی نیت کریں گے۔

سوال: کیا عورت احرام کی حالت میں موزہ پہن سکتی ہے اور کیا مرد ٹخنے سے نیچے والا موزہ پہن سکتا ہے؟

جواب: عورت کے لئے احرام کی حالت میں موزہ پہننا جائز ہی نہیں بہت اچھا ہے کیونکہ عورت کا جسم مکمل ستر میں داخل ہے اس لئے عورت سر سے لیکر پاؤں تک مکمل جسم کو اجنبی مردوں سے چھپائے گی خواہ حج وعمرہ ہو یا سفر ہو یا کوئی اور جگہ مگر بعض خواتین کو احرام کی حالت میں دیکھا جاتا ہے کہ ان کی شلوار بھی ٹخنے سے اوپر ہوتی ہے اور پیر میں ہوائی چپل ہوتی ہے۔ یہ بالکل ہی غلط ہے۔

احرام کی حالت میں عورت موزہ پہن سکتی ہے، جوتی پہن سکتی ہے اور مردوں کے لئے ٹخنے سے نیچے والا موزہ علماء جائز قرار دیا ہے، صحیح بخاری میں ہے کہ جسے چپل نہ ملے وہ موزہ پہن لے اور اسے کاٹ کر ٹخنے سے نیچے کر لے۔

سوال: حج وعمرہ میں عورتوں کے قدم ڈھانکنے سے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: عورت کا جسم مکمل ستر میں داخل ہے اس لئے عورت سر سے لیکر پاؤں تک مکمل جسم کو اجنبی مردوں سے چھپائے گی خواہ حج وعمرہ ہو یا سفر ہو یا کوئی اور جگہ۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے: المرأۃُ عورۃٌ فإذا خرجت استشرفَها الشَّيطانُ (صحيح الترمذي:1173)

ترجمہ: عورت (سراپا) پردہ ہے، جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو تاکتا ہے۔

احرام کی حالت میں رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو نقاب لگانے اور دستانے استعمال کرنے سے منع کیا ہے جیسا کہ فرمان رسول ﷺ ہے:

ولا تَنْتَقِبِ المرأۃُ المُحْرِمَۃُ، ولا تَلْبَسِ القُفَّازَينِ. (صحيح البخاري:1838) ترجمہ: احرام کی حالت میں عورتیں نقاب نہ پہنیں اور دستانے بھی نہ استعمال کریں۔

اس حدیث کی روشنی میں عورت حج وعمرہ میں احرام کی حالت میں نقاب اور دستانہ استعمال نہیں کرے گی مگر احرام کی حالت میں بھی اجنبی مردوں سے چہرہ اور ہاتھ کا پردہ کرنا ہے، یہ حکم اپنی جگہ باقی ہے صرف لباس کی شکل یعنی نقاب اور دستانہ منع ہے، اس لئے نقاب و دستانہ کی جگہ اوڑھنی استعمال کرے گی اور اس سے اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کا پردہ کرے گی۔

عورتوں کے پیر ڈھکنے کی دلیل نبی ﷺ کا یہ فرمان ہے:

مَن جرَّ ثوبَہُ خيلاءَ لم ينظرِ اللَّہُ إليہِ يومَ القيامۃِ، فقالت أمُّ سلَمۃَ: فَكيفَ يصنَعُ النِّساءُ بذيولِہنَّ ؟ قالَ: يُرخينَ شبرًا، فقالت: إذًا تنكشفَ أقدامُہنَّ، قال:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فیُرخینہُ ذراعًا، لایزِدنَ علیہِ (صحیح الترمذي:1731)

ترجمہ: جو شخص تکبر سے اپنا کپڑا گھسیٹے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نہیں دیکھے گا، ام سلمہ نے کہا: عورتیں اپنے دامنوں کا کیا کریں؟' آپ نے فرمایا: ایک بالشت لٹکالیں، انہوں نے کہا: تب تو ان کے قدم کھل جائیں گے، آپ نے فرمایا: ایک ہاتھ لٹکائیں اور اس سے زیادہ نہ لٹکائیں۔

ابن حزمؒ نے ذکر کیا ہے:

عن طائفةٍ من الصحابةِ أنَّ قدمَ المرأةِ عورةٌ (الإعراب عن الحيرة والالتباس:2/854)

ترجمہ: صحابہ کی ایک جماعت سے منقول ہے کہ عورت کا قدم پردہ ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ عورت جہاں عام حالتوں میں پیر ڈھکے گی اسی طرح حج وعمرہ میں بھی ڈھکے گی۔

سوال: احرام کی حالت میں خواتین کا نزلہ کی وجہ سے ماسک لگانا کیسا ہے، کیا یہ نقاب میں شامل ہے؟

جواب: خواتین کے لئے احرام کی حالت میں سلا ہوا کپڑا کسی بھی قسم کا ہو استعمال کرنا جائز ہے ماسوا نقاب ودستانہ کے اور ماسک نقاب نہیں ہے، نقاب سے الگ چیز ہے۔

عمرہ کے مسائل

سوال: حیض والی عورت کے عمرہ کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: عورت اگر عمرہ کا ارادہ رکھتی ہو اور اسے اپنے قریب ہی حیض آنے کی خبر ہو تو ارادہ ملتی کردے اور جب حیض سے پاک ہوجائے تب عمرہ پہ جائے۔

اور وہ خاتون جو عمرہ کے ارادے سے نکل پڑی اور میقات پہ یا اس سے پہلے حیض آگیا تو اس کے لئے مسنون یہ ہے کہ غسل کرکے عمرہ کی نیت کرلے (لبیک عمرۃ کہے) کیونکہ نیت کے لئے طہارت شرط نہیں ہے اور میقات سے مکہ تک تلبیہ پکارتی رہی اور مکہ میں اپنے حیض سے پاک ہونے کا انتظار کرے جب پاک ہوجائے تو مسجد عائشہ جانے کی ضرورت نہیں اپنی رہائش پہ ہی غسل کرے اور وہیں سے عمرہ ادا کرے۔

یہاں مزید چند مسائل بیان کردیے جاتے ہیں۔

(1) بہت ساری خاتون حیض کی حالت میں احرام باندھنے کا حکم نہیں جانتی جس وجہ سے احرام نہیں باندھتی اور باوجودیکہ عمرہ کا ارادہ رکھتی ہے بغیر احرام میقات سے گذر جاتی ہے اور پھر پاک ہونے پر مسجد عائشہ سے احرام بادھتی ہے۔ یہ غلط ہے۔ جس کا ارادہ عمرہ یا حج کا ہو وہ بغیر احرام میقات پار نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرے خواہ وہ حیض یا نفاس سے ہی کیوں نہ ہو۔ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے جب ذوالحلیفہ میں بچہ جنم دیا تھا تو انہیں نبی ﷺ نے غسل کر کے احرام باندھنے کا حکم دیا تھا۔ اس سے امام نووی رحمہ اللہ حیض والی کے احرام پر بھی دلیل پکڑی ہے۔

(2) حالت حیض میں احرام باندھ کر پاکی کا انتظار کرے اس دوران وہ خود کو اپنے شوہر سے دور رکھے گی۔

(3) کچھ عورتیں جہالت کی وجہ سے حالت حیض میں مکمل عمرہ کر لیتی ہیں، یہ بھی غلط ہے۔ ناپاکی کی حالت میں طواف کرنا منع ہے یہاں تک کہ بغیر وضو بھی طواف نہیں ہوگا۔ اگر کسی عورت نے حیض کی حالت میں مکمل عمرہ کر لیا تو اسے اللہ سے سچی توبہ کرنا چاہئے اور عمرے کا اتمام کرنا چاہئے۔

(4) اگر کسی عورت کو مکہ پہنچ کر حیض آیا تو بھی پاک ہونے تک رکی رہے، کسی کو طواف کرتے حیض آیا تو طواف چھوڑ دے اور پاک ہونے پہ پھر سے ازسرے نو طواف اور عمرے کے دیگر ارکان وواجبات ادا کرے، اور کسی کو طواف کے بعد یا سعی کرتے ہوئے حیض آیا تو سعی مکمل کر لے کیونکہ سعی کے لئے طہارت شرط نہیں ہے پھر رک جائے اور پاک ہونے پر طواف، طواف کی نماز اور بال کاٹے اور چاہے تو طواف کے بعد سعی بھی کر لے نہ کرے تو بھی پہلی سعی کافی ہوگی۔ اور اگر بال کاٹنے کے بعد حیض آیا تو عمرہ مکمل ہو چکا ہے۔

(5) حالت حیض میں ذکر و اذکار اور صحیح قول کے مطابق زبانی تلاوت (بلا چھوئے) بھی جائز ہے اس لئے انتظار کے ایام میں حیض والی اس کام میں مشغول رہے۔

(6) جن عورتوں کو احرام کی حالت میں حیض آنے کا اندیشہ ہو تو وہ میقات پہ عمرہ کی نیت کرتے ہوئے یہ الفاظ بھی کہے "إن حبسني حابس فمحلي حيث حبستني" (صحيح البخاري:5089 وصحيح مسلم:1207)

ترجمہ: اگر کسی عارضہ نے مجھے روک لیا تو میری نیت وہاں تک ہی ہے، جہاں اس نے روک لیا۔

اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ عمرہ کرتے ہوئے اب اگر حیض آگیا تو اس کے اوپر کچھ بھی نہیں۔ نہ دم دینا ہے، نہ فدیہ دینا ہے، نہ بال کٹانا ہے اور نہ اس کی قضا دینی ہے، وہ فوراً احرام ختم کر سکتی ہے۔

(7) بعض علماء نے حیض آنے کے اندیشے میں مانع حیض گولی کھانا جائز قرار دیا ہے گر کوئی نقصان دہ پہلو نہ ہو مگر میری رائے یہ ہے کہ عمرہ کو "إن حبسني حابس فمحلي حيث حبستني" سے مشروط کر لینا ہی ہر اعتبار سے زیادہ بہتر ہے۔

(8) اگر عورت کے ساتھ ایسا معاملہ ہو کہ وہ خارج سعودی عرب سے عمرہ پر آئی ہو اور اس کے پاس انتظار کے لئے وقت نہ ہو نیز اس کا دوبارہ لوٹ کر آنا بھی ممکن نہ ہو تو کس کے لنگوٹی باندھ لے اور عمرہ مکمل کر لے اور اگر داخل سعودی عرب سے آئی ہو تو اس کا لوٹنا ممکن ہے وہ سفر کر جائے اور پاک ہو کر آئے اور عمرہ مکمل کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا حائضہ نے ابھی تک طواف افاضہ نہیں کیا ہے اور وہ سعودی عرب سے باہر رہتی ہے، اس کے جانے کا وقت آگیا ہے وہ انتظار نہیں کر سکتی اور نہ ہی واپس آسکتی ہے ایسی عورت کا کیا حکم ہے؟

شیخ نے جواب دیا: اگر معاملہ ایسا ہی ہے تو دو میں سے کوئی ایک کام کرے یا تو سوئی لگالے جو دم حیض کو روک دے پھر طواف کرے یا اس طرح لنگوٹی باندھ لے کہ حرم میں خون نہ بہے پھر طواف کرے۔

سوال: ایک بہن کو عمرہ کا سفر کرنا ہے، اسے حیض آگیا ہے، وہ پہلے پانچ دن مکہ میں ٹھہرے گی پھر مدینہ جائے گی، وہاں سے پانچ دن بعد پھر مکہ آجائے گی؟

جواب: چونکہ وہ عمرہ کی نیت سے مکہ مکرمہ کا سفر کررہی ہیں اس لئے وہ حیض کی حالت میں ہی عمرہ کی نیت کرلے گی اور ممنوعات احرام سے بچتی رہے گی، جب پاک ہوجائیں تو غسل کرکے اپنا عمرہ مکمل کریں گی، اور پھر سے احرام باندھنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ پہلے سے ہی احرام میں ہے۔

سوال: میرا بھانجہ طائف گیا ہے کیا واپسی پر وہ اپنے دادا کے نام سے عمرہ کرسکتا ہے؟

جواب: حج وعمرہ فریضہ ہے، اس کو وہی ادا کرے گا جس پر حج وعمرہ فرض ہے، جس پر حج وعمرہ فرض نہیں ہے اس کی طرف سے نفلی حج وعمرہ نہیں ہے، ہاں آدمی خود اپنی طرف سے نفلی حج وعمرہ کرسکتا ہے گر اس نے پہلے فریضہ ادا کرلیا ہو تو۔

سوال: زکوہ کی مستحق خاتون ہے تو کیا ایسی خاتون کو زکوہ کے پیسوں سے عمرہ کروایا جاسکتا ہے؟

جواب: اگر کوئی خاتون زکوۃ کی مستحق ہے تو آپ اس کو زکوۃ کا پیسہ دیں گے نہ کہ عمرہ کروائیں گے لہذا آپ اپنی ذمہ داری نبھائیں یعنی مستحق خاتون کو زکوۃ کا پیسہ دیدیں۔

سوال: ایک بہن کے شوہر سعودی میں رہتے ہیں، اس نے بہت عرصہ بعد بیوی، بچی اور والدین کو بلایا ہے لیکن اس بہن کے سسر کے ویزہ میں کچھ پرابلم ہے وہ نہیں جاسکتے ہیں کیا ایسے میں ساس وبہو تنہا سفر کرسکتی ہے، کیا محرم کے بغیر سفر کرنا جائز ہے جبکہ بہت عرصہ بعد موقع ملا ہے؟

جواب: ساس وبہو کا بغیر محرم کے سفر کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اسلام نے عورت کے سفر کے لیے محرم کی شرط لگائی ہے۔ اگر ساس وبہو بغیر محرم کے سفر کرتی ہے تو گنہگار ہوگی۔ یہ شرعی مسئلہ ہے، اس مسئلے میں ہم اپنی طرف سے دوسری بات بیان نہیں کرسکتے ہیں۔ ویزہ میں وقت ہوتا ہے، اس لئے محرم کا ویزہ درست کروایا جائے پھر محرم کے ساتھ ساس وبہو سفر کرے۔

سوال: کیا عورت محرم مرد کے بغیر عمرہ پر جاسکتی ہے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے کسی بھی عورت کو بغیر محرم کے سفر کرنے سے منع فرمایا ہے اس لئے کوئی عورت بغیر محرم کے عمرہ کا سفر نہیں کرسکتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: جب ہم عمرہ کے لئے مکہ میں ٹھہرتے ہیں تو کیا ہمیں ایک ہی عمرہ کرنا چاہئے، ایک سے زیادہ نہیں کر سکتے ہیں؟

جواب: ہمارے نبی نے جب جب عمرہ کیا یا صحابہ کرام نے جب بھی عمرہ کیا، ان سب نے ایک سفر میں ایک ہی بار عمرہ کیا، کبھی بھی نبی ﷺ نے یا کسی صحابی نے ایک ساتھ دو عمرہ نہیں کیا جبکہ اس وقت لوگ بڑی مشقت اٹھا کر عمرہ کرنے آتے تھے، وہ زیادہ مستحق تھے کہ ایک سفر میں کئی عمرے کریں مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا جبکہ آج ہمارے لئے سفر کی بہت آسانیاں ہیں، ہم بار بار مکہ کا سفر کر سکتے ہیں ایسے میں ایک سفر میں بار بار عمرہ کرنا مناسب نہیں ہے۔ ہاں مکہ میں قیام لمبا ہو جائے تو تھوڑے دنوں کے وقفہ کے بعد دوسرا عمرہ کرنا چاہیں تو مضائقہ نہیں ہے۔

سوال: خواتین کے لیے عمرہ ادا کرنے کا مکمل طریقہ بتا دیں۔

جواب: مرد و عورت کے عمرہ کرنے کا ایک ہی طریقہ البتہ عمرہ کے بعض مسائل عورتوں کے مردوں سے مختلف ہیں۔ عورتوں کے تعلق سے عورتوں کے بنیادی مسائل یہ ہیں کہ عورت حالت احرام میں سلا ہوا کپڑا پہن سکتی ہے، دستانہ اور نقاب منع ہے، عورت کے لئے طواف و سعی میں رمل نہیں ہے اور بال کٹاتے وقت انگلی کے ایک پور برابر بال کاٹنا ہے۔ اب عمرہ کا طریقہ بھی سمجھ لیں۔

عمرہ میں چار کام کرنے ہیں۔ پہلا کام، عورت کو میقات سے احرام باندھ کر مکہ تک آہستہ تلبیہ پکارتے جانا ہے۔ دوسرا کام، مکہ پہنچ کر تلبیہ بند کر دے اور کعبہ کا سات چکر طواف کرنا ہے، طواف کے فوراً بعد دو رکعت نماز مقام ابراہیم کے پاس ادا کرنا ہے۔ تیسرا کام، صفا و مروہ کی سات چکر سعی کرنی ہے اور سعی کرتے وقت ہری بتی کے درمیان مردوں کی طرح رمل نہیں کرنا ہے۔ چوتھا کام، جب سعی مکمل ہو جائے تو اپنے ہاتھ سے سر کے بالوں کے نیچے سے انگلی کے ایک پور برابر بال کاٹنا ہے۔ لیجئے عورت کا عمرہ مکمل ہو گیا۔

سوال: ایک عورت عمرہ کے لئے جانا چاہتی ہے مگر اس کا شوہر نہیں ہے، وہ اپنی بہن، بہنوئی اور بیٹی کے ساتھ عمرہ پہ جا رہی ہیں اور وہاں سعودی میں ان کا بیٹا اور داماد آئیں گے، کیا اس طرح وہ عورت سفر کر سکتی ہے، وہ مکہ پہنچ کر ہوٹل میں اپنے بیٹے کا انتظار کرے گی پھر اس کے ساتھ عمرہ کرے گی، اس نے سفر کی مکمل تیاری کر لی ہے اور اب اسے معلوم ہوا ہے کہ محرم کے بغیر سفر نہیں کرنا چاہئے، ایسے میں کیا کرے؟

جواب: اصل ہونا یہ چاہئے کہ تھا بیٹا یا داماد انڈیا سے سعودی تک سفر میں ہوتا پھر مکہ پہنچ کر وہاں اکیلے عمرہ کر لے اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن سفر کے لئے محرم چاہئے اور ساتھ میں بہن بہنوئی اور بیٹی ہے جو محرم نہیں ہے بلکہ بہنوئی اجنبی میں شامل ہے جس کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں ہے۔ میں اس بہن کو بغیر محرم سفر کرنے سے منع کرتا ہوں چاہے اس نے سفر کی پوری تیاری ہی کیوں نہ کر لی ہو کیونکہ اس میں اللہ اور اس کے رسول کے حکم کی مخالفت ہے۔ زیادہ سے زیادہ اگر ٹکٹ بک ہوا ہو تو ٹکٹ کینسل کرنا پڑے گا اور یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ اگر وہ بلا محرم عمرہ کرتی ہے تو عمرہ ہو جائے گا تاہم بغیر محرم کے سفر کرنے سے وہ گنہگار ٹھہرے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: کیا عشر جو اناج سے نکالتے ہیں اس کے پیسوں سے بیوہ عورت کو عمرہ کرایا جاسکتا ہے؟

جواب: عشر زکوۃ ہے جو اناج کے ساتھ خاص ہے، اس کو پیسوں میں تبدیل نہیں کرنا ہے بلکہ اناج کی زکوۃ کو اناج کی شکل میں دینا ہے لہذا زکوۃ دینے والے کا کام ہے کہ اپنی زکوۃ اسی شکل میں دے جو اس کی اصل شکل ہے اور مستحق کو دے۔ گویا عشر پیسہ نہیں اناج ہے اور اس سے عمرہ نہیں کرایا جائے گا، مستحق کو دینا ہے، بیوہ زکوۃ کی مستحق ہے تو اس کو بھی عشر دے سکتے ہیں۔ اب مستحق آدمی عشر لے کر اپنے مصرف میں جس طرح چاہے استعمال کرے اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

سوال: میں جدہ میں رہتا ہوں، دو دن پہلے پاکستان سے آیا ہوں، صبح عمرہ کے لئے جانا چاہتا ہوں کیا میں عمرہ کر سکتا ہوں یا مجھے تین دن مکمل کرنا ہوگا؟

جواب: آپ کل یعنی تیسرے دن عمرہ پہ جاسکتے ہیں، تین دن مکمل کرنا کوئی ضروری نہیں ہے، عمرہ کا جب ارادہ بن جائے عمرہ کر سکتے ہیں۔ پہلے دن ارادہ ہوا ہوتا تو پہلے دن بھی کر سکتے تھے، کچھ دن گزار کر عمرہ کرنے کی کوئی قید نہیں ہے، عمرہ آدمی کے اپنے ارادہ پر منحصر ہے۔ اس لئے آپ بلاشبہ جدہ سے احرام باندھ کر مکہ جائیں اور اپنا عمرہ کریں۔

سوال: ایک بہن کے پاس عمرہ کے لئے پیسے جمع ہیں، اب ان کا جانا نہیں ہو رہا ہے تو جو پیسے ان کے پاس ہیں ان کی زکوۃ دی جاسکتی ہے؟

جواب: جس بہن نے عمرہ کا ارادہ کیا ہوا ہے وہ خواہ عمرہ کرے یا نہ کرے، یہ الگ مسئلہ ہے لیکن اگر اس کے پاس نصاب کے بقدر پیسے جمع ہو گئے ہیں اور اس پیسے پر ایک سال مکمل ہو گیا ہے تو اس کی زکوۃ دینا فرض ہے۔

سوال: کیا زندہ بوڑھے دادا دادی اور نانا نانی کے لئے ان کے کہے بنا عمرہ بدل کر سکتے ہیں جب ہم اپنا عمرہ مکمل کر چکے ہوں؟

جواب: جو زندہ ہیں اور خود سے عمرہ کر سکتے ہیں ان کی طرف سے عمرہ نہیں کریں گے۔ یاد رہے کہ عمرہ ایک فریضہ ہے جس پر فرض ہو گا وہ خود سے عمرہ کرے گا اور جس پر عمرہ فرض ہو جائے مگر عمرہ کرنے کی جسمانی طاقت نہیں ہے تو اس کی طرف سے عمرہ بدل کر سکتے ہیں۔

سوال: اگر کسی عورت نے منت میں روزے، نماز اور عمرہ وغیرہ مانے ہوں اور وہ نہ کر سکے تو اس کا کیا کفارہ ہو گا؟

جواب: پہلی بات یہ ہے کہ ہمیں ایسی منت نہیں ماننی چاہئے جس کی ہم طاقت نہیں رکھتے ہیں، جو کام کر سکیں وہی منت مانیں۔ اگر کسی نے ایسی منت مان لی ہے جس کا ادا کرنا مشکل ہو تو اس کی جگہ قسم کا کفارہ ادا کریں۔

کفارہ کے سلسلے میں فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا عَقَّدتُّمُ الْأَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ذَٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (المائدہ:89)

ترجمہ: اللہ تمہاری مہمل قسموں پر گرفت نہیں کرے گا لیکن جو قسمیں تم سچے دل سے کھاتے ہو ان پر ضرور مواخذہ کرے گا (اگر تم ایسی قسم توڑ دو تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کا کفارہ دس مسکینوں کا اوسط درجے کا کھانا ہے جو تم اپنے اہل و عیال کو کھلاتے ہو، یا انہیں کپڑے پہناؤ، یا ایک غلام کو آزاد کرو، اور جس میں اتنی طاقت نہ ہو، تو وہ تین دن کے روزے رکھے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم اٹھا کر توڑ دو۔ اور (بہتر یہی ہے کہ) اپنی قسموں کی حفاظت کیا کرو ۔اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لیے اپنے احکام کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم اس کا شکر ادا کرو۔

سوال: تیرہ سال کے بیٹے کو محرم کے طور پر عمرے کے لئے لے جاسکتے ہیں اور اگر کوئی عورت عمرہ کرنا چاہے اور کوئی محرم مرد ساتھ نہ چلنا چاہے تو وہ عورت کیا کرے؟

جواب: لڑکا بالغ ہو جائے تو وہ محرم بننے کے لائق ہو جاتا ہے اور بلوغت کی نشانی مونچھ یا داڑھی، بغل کے بال، زیر ناف یا احتلام۔۔ ان میں سے کوئی بھی علامت ظاہر ہو جائے تو وہ محرم بن سکتا ہے، ایسے لڑکے کے ساتھ عورت عمرہ کے سفر پر جا سکتی ہے۔ اور جب کسی عورت کے لئے سفر میں محرم نہ ہو تو اسے سفر نہیں کرنا چاہئے اور بروقت عمرہ ترک کر دینا چاہئے اور جب محرم کا انتظام ہو جائے تبھی عمرہ کرنا چاہئے۔

سوال: ہمارے والدین عمرہ کر چکے ہیں اور حج بھی کر چکے ہیں اور وفات پاگئے ہیں کیا ان کی طرف سے عمرہ کر سکتے ہیں؟

جواب: جو اپنی طرف سے حج و عمرہ کر چکے ہیں اور وفات پاگئے ہیں، انہوں نے حج و عمرہ کا فریضہ ادا کر لیا ہے لہذا اب ان کی طرف سے حج یا عمرہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اللہ نے آپ کو حیات بخشی ہے اور عمرہ کرنے کا موقع عطا فرمایا ہے تو اپنی طرف سے عمرہ کریں اور متعدد بار عمرہ کرنے کا موقع ملتا ہے تب بھی اپنی طرف سے ہی متعدد بار عمرہ کریں، عمرہ کی برکت یہ ہے کہ جب آدمی دو عمرہ کرتا ہے تو درمیان کی غلطیوں کو اللہ معاف کر دیتا ہے۔

سوال: زکوۃ کی رقم سے مستحق کو عمرہ اور حج کروایا جاسکتا یا ویسے مستحق کو پیسے دے دیں عمرہ کیلئے خاص نہ کریں؟

جواب: آپ زکوۃ کے مستحق کو زکوۃ دیں گے، کسی کام کے لئے مخصوص نہیں کریں گے، وہ اپنی ضرورت کے حساب سے خرچ کریں گے۔ زکوۃ کے علاوہ کوئی دوسرا پیسہ دیتے ہیں مثلا صدقہ یا عطیہ تو عمرہ یا حج کے لئے مخصوص کر کے دے سکتے ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال: ایک عورت نے اپنا عمرہ و حج شوہر کے پیسوں سے کیا ہے، اب بیٹے کو عمرہ کرنے کی نیت ہے، بیٹے کی بیوی نے عمرہ کے لئے خود پیسے جمع کئے اور شوہر آدھا خود جمع کیا اور آدھا بیوی نے دیا، اب ماں کہتی ہے کہ تم نے مجھے عمرہ نہیں کرایا تمہارا عمرہ نہیں ہوگا، پہلے مجھے عمرہ کراؤ پھر اپنا عمرہ کرو، تو ماں کو کیسے سمجھائیں؟

جواب: لوگوں کے درمیان ایک غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے کہ اگر والدین حج و عمرہ نہ کرے تو بیٹے کا حج و عمرہ نہیں ہوتا۔ یہ غلط بات ہے، قرآن و حدیث میں ایسی کوئی دلیل نہیں ہے۔ جس کے پاس پیسے ہوتا ہے اسی پر حج و عمرہ فرض ہوتا ہے۔ بیٹے کے پاس پیسہ ہے تو اس پر حج و عمرہ فرض ہے، والد یا والدہ کے پاس مالی استطاعت ہے تو اس پر فرض ہے گویا حج و عمرہ صاحت استطاعت پر فرض ہے جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے: وللہ علی الناس حج البیت من

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استطاع الیہ سبیلا (القرآن)۔ اللہ نے کسی کو اتنا پیسہ دیا ہے کہ اپنے والدین کو بھی حج یا عمرہ کرا سکے تو اچھی بات ہے، اور بیٹے کے پاس زیادہ پیسہ نہیں ہے تو صرف اپنا حج یا اپنا عمرہ کرے، ماں یا باپ کو حج وعمرہ کرانا بیٹے کے لئے ضروری نہیں ہے۔ بیٹا صرف اپنا ذمہ دار ہے۔

سوال: ایک بزرگ جو ستر سال کے ہیں وہ قطر سے اپنے بھانجے کی شادی میں آرہے ہیں چار دن کے لئے، ان کی نیت ہے کہ وہ شادی میں شرکت کے بعد اگر ٹائم ملا تو عمرہ کریں گے کیا اور نہ ملا ٹائم تو نہیں کریں گے عمرہ کیا ایسا کرنا ٹھیک ہے اور وہ پہلے عمرہ کر چکے ہیں کئی بار؟

جواب: اگر معمر شخص قطر سے شادی میں شرکت کے لئے سعودی آرہے ہیں تو شادی میں شرکت کریں، یہاں آکر عمرہ کی نیت ہوئی اور موقع ملا تو میقات سے باہر ہونے پر میقات سے احرام باندھیں اور میقات کے اندر ہوں تو وہیں سے احرام باندھیں جہاں پر ہیں۔

سوال: ایک دوست عمرہ کے لیے آج رات جدہ جارہے ہیں لیکن جس گروپ کے ساتھ ہیں اس کے بقیہ ممبر دوسرے ملکوں سے بھی آرہے ہیں۔ ان کے گروپ نے نسک / اعتمرنا ایپلیکیشن کے ذریعے جمعہ 15 دسمبر کو بعد از نماز فجر عمرہ کا پرمٹ لیا ہے تاکہ اس وقت تک تمام ممبر مکہ مکرمہ پہنچ جائیں۔ اس طرح یہ لوگ جدہ لینڈ کرنے کے تقریبا 22 گھنٹے بعد عمرہ کریں گے۔ سوال یہ ہے کہ کیا احرام کی حالت میں وہ اپنی نماز ہوٹل میں ہی پڑھیں یا حرم جاسکتے ہیں اور اگر وہ گروپ سے پہلے اتنا انتظار نہ کریں اور عمرہ ادا کر کے احرام کی پابندی سے آزاد ہو جائیں تو کوئی گناہ تو نہیں؟ بہت لمبا وقفہ آرہا ہے صرف فلائٹ کے ٹائم کی وجہ سے۔ برائے کرم جلد رہنمائی فرمائیں۔ ان کی فلائٹ آج رات 2 بجے اسلام آباد سے جدہ کے لئے ہے۔

جواب: جو لوگ عمرہ کرنے آرہے ہیں اور وہ مکہ پہنچ جائیں تو کسی کا انتظار کئے بغیر اپنا عمرہ کر لیں، اس معاملہ میں گروپ نہیں دیکھا جائے گا۔ وہ بغیر وجہ کے نہ ہوٹل میں وقت گزاریں اور نہ ہی بغیر عمرہ کے صرف نماز پڑھنے حرم جائیں بلکہ جو احرام کی حالت میں مکہ پہنچ گئے ہیں وہ بلا تاخیر اپنا عمرہ ادا کر لیں اور گروپ کے آنے سے پہلے اپنا عمرہ کرنے میں گناہ والی کوئی بات ہی نہیں ہے۔ جب دوسرا گروپ عمرہ کے لئے پہنچے گا وہ اپنے وقت پر عمرہ کرے گا۔

سوال: کیا کوئی آدمی عمرہ کر کے حجامہ کروا سکتا ہے یا حالت احرام میں، اس کی کوئی فضیلت یا ضعیف احادیث ہیں؟

جواب: حجامہ کا عمرہ سے تعلق نہیں ہے، حجامہ علاج ہے، جس کو کسی مرض کی وجہ سے حجامہ کی ضرورت پڑے وہ حجامہ کروا سکتا ہے، اس سلسلے میں صحیح احادیث وارد ہیں بلکہ نبی ﷺ نے حجامہ کو بہترین علاج بتایا ہے اس لئے اگر کوئی عمرہ کے بعد حجامہ کرائے یا احرام کی حالت میں بھی حجامہ کروائے اس میں کوئی حرج نہیں ہے، حجامہ کروا سکتا ہے۔ نبی ﷺ نے احرام کی حالت میں حجامہ کروایا ہے۔

عن ابن عباس رضي الله عنهما أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم احتجم وهو محرم (صحيح البخاري:1938، صحيح مسلم:1202)

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

سوال: سعودی حکومت کی طرف سے بغیر محرم کے عمرہ کی اجازت ہے تو کیا ایک عورت بغیر محرم کے گروپ میں عمرہ کر سکتی ہے؟

جواب: اسلام نے بھی عورت کو عمرہ کرنے کے لیے محرم کی شرط نہیں لگائی ہے، محرم فقط سفر کے لیے چاہیے اس لئے ایک عورت عمرہ اکیلے یا چند عورتوں کے ساتھ ادا کر سکتی ہے تاہم بغیر محرم کسی عورت کا سفر کرنا جائز نہیں ہے۔

سوال: میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ کوئی پاکستانی عورت بغیر محرم کے عورتوں کے گروپ میں عمرہ کرنے جا سکتی ہے؟

جواب: پاکستان سے سعودی عرب کی دوری دوہزار کیلو میٹر سے بھی زیادہ ہے۔ اس کو سفر کہیں گے اور سفر کے واسطے عورت کے لئے مرد محرم چاہئے یعنی کوئی عورت بغیر محرم کے پاکستان سے سعودی عرب کا سفر نہیں کر سکتی ہے، نہ عام سفر کر سکتی ہے اور نہ ہی عمرہ کا سفر اور یہ واضح رہے کہ عورتوں کا گروپ کسی عورت کے لئے محرم کا کام نہیں کرے گا، لازما عورت کے ساتھ محرم چاہئے اور محرم مرد ہوتا ہے جیسے عورت کا باپ، اس کا بھائی، اس کا بیٹا، اس کا شوہر وغیرہ۔

سوال: میری بہت پیاری سہیلی کا انتقال ہو گیا ہے، میں نے جذبات میں آکر کہہ دیا کہ ان کی طرف سے میں عمرہ کروں گی، اگر میں ان کی طرف سے عمرہ نہ کر پاؤں تو اس کا کیا کفارہ ہوگا؟

جواب: اگر کسی نے اپنی سہیلی سے محبت کے اظہار میں کہہ دیا کہ اس کی طرف سے عمرہ کروں گی اس میں وہ جزم یعنی پکا ارادہ نہیں تھا بلکہ ایک سوچ اور عام ارادہ تھا تو اس ارادہ کو پورا نہ کرسکنے پر کوئی مسئلہ نہیں ہے جیسے ہم بہت سارے ارادے بناتے ہیں لیکن نذر کی طرح جزم ویقین کے ساتھ نیت کرلی کہ وہ اپنی سہیلی کی طرف سے عمرہ کرے گی تو پھر اس کو پورا کرنا ضروری ہے۔ اگر عمرہ نہ کرسکے تو قسم کا کفارہ ادا کرنا چاہئے۔ کفارہ یہ ہے: گردن آزاد کرنا، یا دس مساکین کو کھانا کھلانا، یا دس مساکین کو کپڑے پہنانا، جو ان میں سے کسی ایک کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو وہ تین دن کے روزے رکھے۔

سوال: کیا ایک ہی عمرہ کی نیت میں والدین کی طرف سے عمرہ کی نیت کر سکتے ہیں یا والدہ اور والد کی طرف الگ الگ عمرہ کرنا ہوگا اور یہ علم میں رہے کہ دونوں کا انتقال ہو چکا ہے؟

جواب: ایک وقت میں ایک نیت سے ایک ہی شخص کی طرف سے عمرہ کر سکتے ہیں یعنی ایک بار میں کوئی ایک ہی عمرہ کرے گا، ایک بار میں دو عمرہ نہیں کرے گا۔ دوسرا عمرہ کے لئے پھر سے احرام باندھنا ہوگا۔ آپ نے پہلے اپنا عمرہ نہیں کیا ہے تو آپ پر ضروری ہے کہ پہلے اپنا عمرہ کریں، پھر والد کی طرف سے الگ سے یا والدہ کی طرف سے الگ سے عمرہ کریں۔

سوال: ابھی شعبان کا مہینہ ہے، عمرہ کر لیا ہے اور رمضان کے پہلے ہفتہ میں پاکستان واپسی کا ارادہ ہے تو کیا طواف الوداع کر کے اس کے بعد عمرہ کر سکتے ہیں اگر موقع مل جائے تو یا طواف الوداع کر لیا تو پھر عمرہ نہیں کر سکتے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: عمرہ میں طواف الوداع کی ضرورت نہیں ہے تاہم کوئی طواف الوداع کرلے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ رمضان میں عمرہ کرنے سے حج کے جیسا اجر ملتا ہے اس لئے رمضان میں عمرہ کا موقع ملے تو ضرور عمرہ کرلیں۔ اس عمرہ سے پہلے اگر کبھی طواف کرنے کا ارادہ ہو تو طواف الوداع کی نیت سے نہیں بلکہ نفل طواف کی نیت سے سات چکر طواف کریں اور مقام ابراہیم کے پیچھے یا حرم میں کسی جگہ دو رکعت نماز ادا کریں پھر رمضان میں عمرہ کرکے وطن واپس لوٹ جائیں۔

سوال: ایک عورت جس کا شوہر سعودی عرب میں رہتا ہے، وہ عمرہ کا تین ماہ کا ویزہ لے کر آرہی ہے، کیا وہ سعودی آنے لے بعد کچھ دنوں بعد عمرہ کرسکتی ہے؟

جواب: بیوی کا شوہر سعودی عرب میں موجود ہے اور عمرہ کا ویزہ اصل میں ایک ذریعہ ہے بیوی کو سعودی عرب بلانے کا، اصل مقصد بیوی کو اپنے پاس بلانا ہے ساتھ میں عمرہ بھی کرانا مقصد ہے اس سبب بیوی کا بغیر احرام کے سعودی آنا صحیح ہے پھر جب سہولت ہو تو عمرہ کرلے تاہم بہتر اور افضل یہی ہے کہ جب عمرہ کے ویزہ سے آرہی ہیں تو احرام باندھ کر سعودی آئے اور پہلے عمرہ کرے پھر کہیں جائے۔

سوال: کیا اعتکاف کی حالت میں عمرہ کیا جاسکتا ہے؟

جواب: اعتکاف کی حالت میں معتکف اپنی جگہ سے باہر نہیں نکلے گا وہ اپنی جگہ پہ آخری ایام تک باقی رہے گا اس لئے کوئی مسجد حرام میں اعتکاف میں ہو یا مکہ یا دوسرے شہر کی کسی مسجد میں اعتکاف میں ہو اس کے لئے اعتکاف کی حالت میں عمرہ کرنا صحیح نہیں ہے، اس سے اعتکاف باطل ہو جائے گا۔

سوال: اکثر ایسا دیکھا جاتا ہے کہ جو عرب ملک سے میں مقیم ہیں وہ ہندوپاک سے اپنے اپنے رشتے داروں کو بلواتے ہیں جن میں کبھی اکیلی عورت بھی ہوتی ہے، وہ اکیلی اپنے ملک سے سفر کرتی ہے پھر جدہ میں اسکے محرم اسے ملتے ہیں، کیا ایسا کرنا درست ہے، اور کیا اکیلی عورت عمرے کا سفر کرسکتی ہے۔ پوچھنے پر یا منع کرنے پر کچھ لوگ یہ جواب دیتے ہیں کہ مکہ و مدینہ والے سب ایسا کرنے لگیں ہیں۔ کیا اس بات کو دلیل بنایا جاسکتا ہے یا اس حدیث کے خلاف عمل ہے جس میں ارشاد ہوا ہے جو عورت آخرت پر ایمان رکھتی ہے وہ اکیلی سفر نہ کرے۔ اس کی وضاحت کریں کیونکہ اب بہت سی خواتین عمرہ کے لئے اکیلی ہی سفر کرنے لگی ہیں؟

جواب: شریعت نے عورت کے سفر کے لئے محرم کی شرط لگائی ہے۔ یہ شرط ہر سفر کے لئے ہے۔ عمرہ کا سفر بھی کوئی عورت بغیر محرم کے نہیں کرسکتی ہے۔ جو عورت بغیر محرم کے انڈیا و پاکستان سے سعودی عرب کا سفر کرتی ہے وہ گنہگار ہوگی۔ مکہ و مدینہ والوں میں سے کوئی کچھ غلط کرے تو وہ ہمارے ہرگز دلیل نہیں ہے، ہمارے لئے دلیل اللہ تعالی کا فرمان اور رسول اللہ کی سنت ہے، ان دونوں میں یہی مذکور ہے کہ کسی عورت کے لئے بغیر محرم سفر کرنا جائز نہیں ہے۔ ایک صحابی جہاد کے لئے نکلنا چاہ رہے تھے اور ان کی بیوی اکیلی حج کے لئے جانا چاہ رہی تھیں تو آپ نے صحابی کو جہاد سے روک دیا اور بیوی کے ساتھ سفر کرنے کا حکم دیا۔ ذرا حدیث دیکھیں اور اندازہ لگائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روات ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ، وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا رَجُلٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ. فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَخْرُجَ فِي جَيْشِ كَذَا وَكَذَا، وَامْرَأَتِي تُرِيدُ الْحَجَّ، فَقَالَ: اخْرُجْ مَعَهَا (صحیح البخاری:1862)

ترجمہ: کوئی عورت اپنے محرم رشتہ دار کے بغیر سفر نہ کرے اور کوئی شخص کسی عورت کے پاس اس وقت تک نہ جائے جب تک وہاں ذی محرم موجود نہ ہو۔ ایک شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! میں فلاں لشکر میں جہاد کے لیے نکلنا چاہتا ہوں، لیکن میری بیوی کا ارادہ حج کا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اپنی بیوی کے ساتھ حج کو جا۔

لہذا کوئی عورت بغیر محرم عمرہ کا سفر نہ خواہ اس کا محرم سعودی عرب میں ہی کیوں نہ رہتا ہے، اس سے کوئی غرض نہیں ہے، محرم اصل سفر میں ساتھ ہونا چاہئے۔

سوال: اگر کوئی سولہویں روزے کو عمرہ کے لئے جائے تو شب قدر کس حساب سے کرے گا کیونکہ انڈیا کا روزہ ایک دن بعد ہوتا ہے؟

جواب: رمضان المبارک میں جو جس جگہ رہے اس جگہ کے وقت کے اعتبار سے افطار، سحر، تراویح وغیرہ کا اہتمام کرے گا اور شب قدر بھی بلکہ شب قدر کے لئے تو دنیا کے تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ آخری عشرہ میں مکمل عشرہ شب بیداری کرے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی یہی سنت ہے، اس سے شب قدر ضرور ملے گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب آخری دس دنوں میں داخل ہوتے تو ﴿عبادت کے لئے﴾ کمر کس لیتے، خود بھی شب بیداری کرتے اور گھر والوں کو بھی جگاتے تھے۔ (بخاری:2024)

سوال: الحمد للہ میں نے اپنا عمرہ کرلیا اور میری دو بچیوں کا ابھی عمرہ نہیں ہوا ہے، کل جانا ہے کیونکہ کل کا پرمٹ ہے، بچیاں چھوٹی ہیں، وہ خود سے عمرہ نہیں کر سکتی ہیں اور مجھے دوبارہ پرمٹ نہیں مل سکتا ہے تو کیا اپنی بچیوں کے ساتھ ان کا عمرہ کرا سکتی ہوں اور میں بھی بغیر پرمٹ عمرہ کر سکتی ہوں، اس میں کوئی گناہ تو نہیں ہوگا؟

جواب: بغیر پرمٹ کے بھی عمرہ کرسکتے ہیں، کوئی حرج نہیں ہے۔ حکومت نے نظم ونسق بہتر بنانے کے لئے پرمٹ کی شرط لگائی ہے ورنہ شرعی طور پر ہمیں پرمٹ کی ضرورت نہیں ہے۔ ویسے فورا فورا بار بار عمرہ کرنا صحیح نہیں ہے لیکن آپ کو اپنی بچیوں کا عمرہ کرانا ہے اس لئے آپ اپنے بچیوں کے ساتھ خود بھی عمرہ کرسکتی ہیں اور حرم میں ویسے بھی خواتین کو رعایت دی جاتی ہے۔

سوال: ایک فیملی مدینہ میں رہتی ہے، اس فیملی سے بیوی عمرہ کرنا چاہتی ہے، شوہر عمرہ نہیں کرنا چاہتا ہے مگر وہ بیوی کے ساتھ رہے گا تو کیا شوہر بغیر عمرہ کی نیت کے بیوی کے ساتھ جاسکتا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: ہاں اس میں کوئی حرج نہیں ہے، جو عمرہ کرنا چاہے وہ احرام باندھ کر میقات پار کرے اور جو عمرہ نہ کرنا چاہے وہ بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہو، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ گویا شوہر بغیر عمرہ کی نیت کئے وہ اپنی بیوی کے ساتھ جو عمرہ کرنا چاہتی ہے مکہ آسکتا ہے اور بیوی کو اپنے ساتھ رکھ کر عمرہ کروا سکتا ہے۔

سوال: کسی بہن کا سوال ہے کہ اگر ہم حج پر یا عمرہ پر جائیں تو کسی دوسرے کی طرف سے عمرہ ادا کرسکتے ہیں مثلاً کوئی رشتہ دار ہو یا کوئی بھی ہو؟

جواب: عمرہ میں اصل تو یہی ہے کہ ایک سفر میں ایک عمرہ کیا جائے، دوسرا عمرہ کے لئے دوبارہ سفر کیا جائے اور جو لوگ ایک دن میں کئی کئی عمرے یا چند دنوں میں متعدد بار عمرے کرتے ہیں وہ سنت کی مخالفت کرتے ہیں۔ ہاں کچھ دنوں کے وقفہ کے بعد مثلاً ہفتہ دس دنوں بعد دوسرا عمرہ کرلیا جائے تو حرج نہیں ہے۔ رہا مسئلہ اپنا عمرہ کرنے کے بعد میت کی طرف سے عمرہ کرنے کا تو اس میں بھی اصل یہی ہے کہ عمرہ، حج کی طرح ایک فریضہ ہے جو اس کے اوپر عائد ہوتا ہے جو اس کی استطاعت رکھتا ہے اور جو اس کی استطاعت نہیں رکھتا تو اس کی طرف سے عمرہ نہیں ہے۔ یہاں میں سمجھتا ہوں کہ والدین کا اولاد پر زیادہ حق ہے اس لحاظ سے کوئی وفات یافتہ والد یا وفات یافتہ والدہ کی طرف سے عمرہ کرلے تو اس میں حرج نہیں ہے، قریبی رشتہ دار کی طرف سے حج وعمرہ کی گنجائش نکلتی ہے مگر دور والے رشتہ داروں کی طرف سے نفلی عمرہ کرنا صحیح نہیں ہے۔

سوال: فوت شدہ کی طرف سے عمرہ کیسے ادا کیا جائے گا اور کیا زندہ رشتہ دار کی طرف سے عمرہ کیا جاسکتا ہے؟

جواب: جیسے اپنی طرف سے عمرہ کرتے ہیں ویسے ہی فوت شدہ کی طرف سے بھی عمرہ کریں گے، بس دل میں میت کی نیت کرلیں گے اور چاہیں تو احرام باندھتے وقت نیت کے ساتھ نام بھی لے لیں جیسے لبیک عمرۃ عن فلان یعنی فلان کی جگہ میت کا نام لے کر میقات سے عمرہ کا احرام باندھیں گے پھر وہاں سے تلبیہ پکارتے ہوئے حرم جائیں، وہاں پہنچ کر سات چکر طواف کریں، اس کے بعد مقام ابراہیم یا حرم میں کہیں دو رکعت نفل ادا کریں، اس کے بعد سات چکر صفا ومروہ کی سعی کریں پھر بال کٹا کر حلال ہو جائیں، عمرہ مکمل ہو گیا۔ اور یاد رہے جو زندہ ہو اور صحت مند ہو اس کی طرف سے عمرہ نہیں کرسکتے ہیں۔

سوال: اگر کوئی بیمار یا ضعیف ہو تو اس کی طرف سے عمرہ بدل ہو سکتا ہے؟

جواب: جس پر مالی اعتبار سے عمرہ فرض ہو گیا ہو مگر جسمانی طور پر معذور ہو، مکہ آنے کی طاقت نہ رکھتا ہو یا ایسا بیمار ہو کہ ٹھیک ہونے کی امید نہ ہو تو اس کی طرف سے عمرہ بدل کیا جاسکتا ہے لیکن جو نارمل بیمار ہو، ٹھیک ہو سکتا ہو اور مکہ آکر عمرہ کرسکتا ہو اس کی طرف سے عمرہ نہیں کرسکتے ہیں، وہ جب ٹھیک ہو جائے تو عمرہ کرنے کے لئے خود مکہ آئے اور خود سے عمرہ کرے۔

سوال: کیا ایک عمرہ ایک سے زائد فوت شدہ لوگوں کی طرف سے ہو سکتا ہے؟

جواب: ایک مرتبہ میں ایک ہی آدمی کی طرف سے عمرہ کیا جاسکتا ہے، متعدد لوگوں کی ایک بار میں عمرہ کی نیت نہیں کی جاسکتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: ایک عمرہ کی ہوئی بہن کا سوال ہے کہ مکہ کے ہوٹل میں ٹی وی پر اذان ہوتی ہے اور جماعت بھی ہوتی ہے تو کیا ہم بھی اسی جماعت سے ہوٹل میں ہی نماز پڑھ سکتے ہیں، ہماری نماز ہو جائے گی؟

جواب: ہوٹل کے ٹی وی پر جو اذان ہوتی ہے وہ اصل اذان کی نقل ہے اس لئے نقل اذان کا جواب نہیں دیا جاتا ہے، نماز بھی نقل ہے، اس کا اعتبار کر کے ہوٹل میں نماز نہیں پڑھیں گے بلکہ اپنی نماز الگ سے ادا کریں گے اور مسجد کے امام کی اقتدا مسجد میں ہوتی ہے اس کے باہر نہیں ہوتی ہے الا یہ کہ صفیں متصل ہوں۔

سوال: اگر کوئی حرم میں جدہ سے عمرہ کے لئے جائے اور وہاں ظہر وعصر جمع کر لے اس ڈر سے کہ واپس جب جدہ پہنچیں گے تو عصر میں تاخیر ہو جائے گی لیکن جو کام کرنے تھے وہ نہیں کئے اور جلدی واپسی ہو گئی اور جدہ پہنچنے پہ عصر کا اوّل وقت تھا کیا نماز دوبارہ پڑھی جائے گی؟

جواب: جدہ اور مکہ کے درمیان قصر کی مسافت نہیں بنتی ہے، جدہ میں دور تک آبادی پھیل گئی اور مکہ کی بھی آبادی پھیل گئی ہے اس وجہ ہے جدہ اور مکہ کے شہروں میں قصر کی مسافت نہیں بنتی ہے لہذا جو کوئی جدہ سے مکہ جائے وہ قصر نہ کرے، مکمل نماز ادا کرے۔ جس نے مکہ ظہر کے ساتھ عصر کی بھی نماز ادا کر لی اور جدہ پہنچ کر عصر کا وقت ہو گیا ہے تو وہ عصر کی نماز پھر سے ادا کر لے کیونکہ پہلے جو عصر کی نماز ادا کی ہے اس کا جواز نہیں بنتا ہے۔

سوال: میں عمرہ کر کے واپس پاکستان آگئی ہوں مگر اپنے شہر میں نہیں، دوسرے شہر یعنی کراچی میں ایک ہفتہ سے ہوں، اپنے شہر کب جاؤں معلوم نہیں، کیا مجھے یہاں قصر کر کے نماز پڑھنی ہے؟

جواب: اگر آپ کسی جگہ چار دن سے زیادہ ٹھہرنے کا پکا ارادہ کر لیتے ہیں تو آپ اول سے مقیم کے حکم میں ہیں اور اسی وقت سے مکمل نماز ادا کریں گے اور جیسا کہ آپ نے بتایا کہ آپ کو کراچی میں ایک ہفتہ ہو گیا اس وجہ سے آپ مقیم کے حکم میں ہیں اور آپ مکمل نماز ادا کریں گی۔

سوال: ایک عورت کی پانچ سال پہلے طلاق ہوئی تھی، ابھی چالیس سال کی ہے، وہ امریکہ میں ہے اور سابق شوہر سعودی میں، وہ اپنی بیٹی کو لے کر اپنے باپ سے ملانے جارہی ہے کیا وہ عمرہ کر سکتی ہے یا صرف طواف ہی کرنا ہے؟

جواب: اس میں ایک مسئلہ یہ سمجھیں کہ میاں بیوی کا رشتہ نہ ہونے کی وجہ سے سابق شوہر کے سامنے چہرہ نہیں کھول سکتی ہے اور نہ ہی اس سے خلوت جائز ہے کیونکہ وہ اجنبی ہے، دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ ماں کا بیٹی کے ساتھ بغیر محرم کے سفر کرنا جائز نہیں ہے، عورت کو سفر کے لئے محرم چاہئے۔ تیسری بات یہ ہے کہ کوئی بھی مرد یا عورت کسی بھی غرض سے سعودی عرب آئے، یہاں آنے کے بعد اگر وہ عمرہ کرنا چاہے تو میقات سے احرام باندھ کر عمرہ کر سکتا ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور سعودی آنے والا عمرہ نہیں کرنا چاہے تو احرام نہ باندھے، بغیر احرام مکہ بھی داخل ہو سکتا ہے اور صرف طواف کرنا چاہے تو طواف بھی کر سکتا ہے۔ یاد رہے جو پہلی بار مکہ آئے اور اس نے پہلے عمرہ نہ کیا ہو تو وہ عمرہ کرے کیونکہ عمرہ حج کی طرح زندگی میں ایک فریضہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: خلع لے کر دس دن ہوئے ہیں کیا وہ عمرہ کر سکتی ہے؟

جواب: خلع کی عدت ایک حیض ہے، ایک حیض آکر پاک ہو جائے تو پھر کہیں جا سکتی ہے اس سے پہلے گھر سے نہیں نکلے گی اس لئے اگر اس بہن کو حیض نہیں آیا ہے تو عمرہ کے لئے نہیں جائے گی جب تک حیض نہ آجائے۔

سوال: ایک عورت جو بڑی عمر کی ہے، اس کے شوہر وفات پاچکے ہیں کیا وہ اپنی بیٹی کے ساتھ عمرہ پر جاسکتی ہے؟

جواب: اسلام نے عمر کے کسی بھی مرحلہ میں عورت کو بغیر محرم کے سفر کرنے کی اجازت نہیں دی ہے لہذا شریعت کی روشنی میں یہ واضح ہوتا ہے کہ عورت خواہ کتنی بھی عمر کی ہو بغیر محرم سفر نہیں کر سکتی ہے اور عورت عورت کے لئے محرم نہیں ہے، عورت کے لئے اس کا باپ، بھائی، بیٹا، شوہر وغیرہ محرم ہے۔ جب عمرہ کے لئے محرم کا انتظام نہ ہو تو عورت عمرہ نہ کرے۔

سوال: کیا ایک عورت اپنی ساس اور دیور کے ساتھ عمرہ کے لئے جاسکتی ہے؟

جواب: ایک عورت کا اپنے بیٹے کے ساتھ سفر تو جائز ہے کیونکہ وہ اس کا محرم ہے لیکن بہو کے لئے نہ ساس محرم ہے اور نہ دیور محرم ہے اس لئے بہو ان دونوں کے ساتھ سفر نہیں کر سکتی ہے۔

سوال: والد صاحب کے ذمہ قرض ہے اور والدہ اپنے پیسے سے عمرہ کرانا چاہتی ہے کیا عمرہ ہو گا؟

جواب: ہاں، آپ کی والدہ کے پیسے سے آپ کے والد صاحب عمرہ کر سکتے ہیں، کسی کے ذمہ قرض ہو تو اس کی نماز قبول ہے، روزہ قبول ہے اسی طرح عمرہ کرے تو عمرہ بھی صحیح ہو گا۔ اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے، مسئلہ وہاں ہے جب کوئی آدمی مقروض ہو اور قرض کا مطالبہ بھی کیا جا رہا ہو مگر قرض نہ ادا کرکے اس پیسے سے عمرہ کرے۔ یہ غلط ہے مگر یہاں تو آپ کی والدہ اپنے پیسے سے عمرہ کرا رہی ہیں اس میں کوئی مضائقہ ہی نہیں۔

سوال: اگر ہم محرم کے ساتھ عمرہ پر جاتے ہیں مگر محرم واپس آجاتے ہیں ہمارے ساتھ زیادہ دیر نہیں ٹھہر سکتے تو کیا ہم بغیر محرم کے لوٹیں گے تو اس میں کوئی حرج ہے؟

جواب: محرم کی شرط سفر میں ہے، جب آپ کسی دور شہر سے عمرہ کے لئے مکہ آتے ہیں تو آتے ہوئے سفر میں محرم چاہئے اور جب آپ مکہ سے اپنے شہر کو لوٹیں گے تو اس سفر میں محرم چاہئے یعنی سفر چاہے آنے کے لئے ہو یا جانے کے لئے اس سفر میں محرم ہونا لازم ہے البتہ عمرہ کرتے ہوئے دوران عمرہ ساتھ میں محرم نہ ہو تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

سوال: کیا دوبارہ عمرہ پھر کسی بھی دن کر سکتے ہیں یعنی پہلا عمرہ کرنے کے اگلے دن یا دو دن بعد کرنا ہو تب بھی کر سکتے ہیں؟

جواب: پے در پے عمرہ کا حکم آیا ہے مگر دو عمرہ کے درمیان کچھ دنوں کا وقفہ ہونا چاہئے، آپ نے ایک عمرہ کر لیا ہے اور حرم میں ہیں یا اس کے آس پاس ہیں تو حرم شریف کی دیگر سعادتوں سے فیض حاصل کریں مثلاً فرائض، نوافل، ذکر، تلاوت، دعا اور نفلی طواف کریں۔ کچھ دن گزر جائیں پھر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوبارہ عمرہ کریں۔ شیخ ابن عثیمین ایک دن میں بار بار عمرہ کرنے کو بدعت کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ فتح مکہ کے موقع سے 19 دن مکہ میں ٹھہرے، آپ نے بار بار عمرہ نہیں کیا، عمرۃ القضا کے موقع سے تین دن مکہ میں ٹھہرے، آپ نے روزانہ عمرہ نہیں کیا۔ عمرہ نفلی عبادت ہے لہذا مناسب اوقات میں کریں۔

سوال: ایک آدمی دبی میں ملازم ہے، اس کا اونٹ مقابلہ میں جیت جائے اور مالک محنت کی وجہ سے پیسہ بخشش دے، ملازم کہے کہ مجھے عمرہ کرادو جبکہ اس پر قرض بھی ہو تو کیا اس کا عمرہ قبول ہوگا؟

جواب: آپ کے سوال سے جو میں سمجھا ہوں وہ یہ کہ ایک آدمی دبی میں اونٹ کی ملازمت کرتا ہے، اور اونٹ کے مقابلہ میں اس کا اونٹ جیت جاتا ہے تو اس کا مالک خوش ہو کر ملازم کو انعام دیتا ہے، ملازم انعام میں پیسہ کی بجائے عمرہ کا مطالبہ کرتا ہے اور مالک عمرہ کرانے پر تیار ہو جاتا ہے تو ملازم کا عمرہ قبول ہوگا کہ نہیں جبکہ اس پر قرض بھی ہو؟ شاید آپ کا سوال یہی ہے تو اس سوال کا جواب یہ ہے اس آدمی کا عمرہ اپنی جگہ درست و صحیح گرچہ اس کے ذمہ قرض ہے اور عمرہ کی قبولیت کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے تاہم یہ ضرور کہہ سکتے ہیں کہ اگر وہ ملازم اخلاص کے ساتھ اور سنت کے مطابق عمرہ کرے تو اس کا عمرہ ان اللہ قبول ہوگا۔ مالک سے عمرہ کا مطالبہ کرنے میں اور ملازم پر قرض بھی ہو تو اس کو عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال: ایک بہن اپنے شوہر کے ساتھ نہیں رہتی کسی وجہ سے تو وہ اپنے بیٹے کے ساتھ عمرہ کے لئے جانا چاہتی ہیں، شوہر کو بتائے بغیر تو کیا وہ جا سکتی ہے؟

جواب: حج کی طرح عمرہ بھی فریضہ ہے، جب عورت پر فرض ہو جائے تو شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے محرم کے ساتھ حج یا عمرہ کر سکتی ہے، اسے اپنے شوہر سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے لیکن چونکہ وہ اس کا کفیل وحاکم ہے اور حسن معاشرت کا تقاضہ بھی ہے کہ شوہر کو اس کی طلاع دے، آپس میں کوئی رنجش بھی ہو تو اس کو بھول کر شوہر کی اطلاع اور اس کی خوشی کے ساتھ عمرہ کو جائے بھلے وہ اس سفر سے خوش نہ ہو مگر عورت اپنا حسن کردار نبھائے۔ ممکن ہے اطلاع نہ کرنے کی وجہ سے جب شوہر کو معلوم ہو تو کوئی نقصان پہنچائے اور ویسے بھی ایک عورت کو اپنا اعتماد اور بھروسہ اپنے شوہر کی نظر میں بنا کر رکھنا چاہئے تاکہ زندگی میں خوشیاں قائم رہیں، اعتماد نہیں رہتا تو پھر زندگی دوبھر ہو جاتی ہے۔ لہذا بیوی کے حق میں افضل وبہتر ہے کہ شوہر کی اطلاع کے ساتھ سفر کرے۔

سوال: اگر کوئی شخص عمرہ کو جارہا ہو اور اس کے پاس رقم کم پڑ جائے تو کیا زکوۃ کی رقم اس شخص کو دے سکتے ہیں؟

جواب: یہ دیکھا جائے گا کہ وہ زکوۃ کا مستحق شخص یا نہیں؟ اگر وہ غریب ومسکین اور زکوۃ کا مستحق ہے تو عمرہ کے لئے زکوۃ کی رقم دے سکتے ہیں لیکن اگر وہ غریب نہ ہو، بلکہ مالدار رہا ہو اور وقتی طور پر اس کے پاس پیسہ کم ہو گیا ہو تو اس کو زکوۃ نہیں دے سکتے ہیں۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی نے "الاختیارات" میں بیان کیا ہے کہ: جس نے فریضہ حج ادا نہیں کیا اور وہ شخص فقیر ہو تو اسے حج کے اخراجات دئے جائیں گے تاکہ وہ حج ادا کر سکے۔ دیکھیں: الاختیارات (105)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: کیا عورت نامحرم میت کی طرف سے عمرہ کر سکتی ہے؟

جواب: ہاں عورت نامحرم میت کی طرف سے عمرہ کر سکتی ہے۔

سوال: میری عمر اڑتالیس سال ہے اور پندرہ دنوں سے حیض جاری ہے اس حال میں نماز وروزہ کیسے ادا کریں اور کچھ دنوں کے بعد عمرہ کیلئے بھی جانا ہے، کیا میں اس حالت میں عمرہ کر سکتی ہوں یا پھر استحاضہ میں شمار کروں؟

جواب: اس سوال کا جواب سمجھنے کے لئے پہلے چند باتیں سمجھ لیں، اس میں پہلی بات یہ ہے کہ حیض کے خون کی صفات عام خون یا بیماری کے خون سے الگ ہوتی ہے، جو آپ جانتے ہی ہوں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہر عورت کو ماہانہ متعین دن کے حساب سے حیض آتا ہے، ایک آدھ دن کم زیادہ ہو سکتا ہے، زیادہ دنوں کا فرق عموماً نہیں ہوتا ہے لیکن بڑی عمر میں جاکر نظام حیض میں بدنظمی پیدا ہو جاتی ہے، ممکن ہے آپ کے ساتھ یہی معاملہ ہو۔ تیسری بات یہ ہے کہ اگر مسلسل خون جاری رہے تو زیادہ سے زیادہ پندرہ دن ہی حیض شمار ہو گا، اس کے بعد کا خون بیماری کا مانا جائے گا۔ چونکہ خون آتے ہوئے پندرہ دن ہو گئے ہیں اس لئے اب پندرہ دن کے بعد والے خون کو بیماری کا خون سمجھیں اور غسل کرکے نماز وروزہ کی پابندی کریں اور عمرہ کرنا چاہتے ہیں تو اس حال میں عمرہ بھی کر سکتے ہیں کیونکہ یہ حیض نہیں شمار ہو گا، اسے استحاضہ شمار کیا جائے گا۔ عمرہ کرتے وقت آپ لنگوٹ یا پیڈ وغیرہ کا استعمال کریں تاکہ حرم میں خون کا قطرہ نہ کرے۔

سوال: ایک بہن کی سہیلی کا انتقال ہو گیا تو وہ جذبات میں بول گئی تھی کہ وہ اس کی طرف سے عمرہ کرے گی، اگر وہ عمرہ نہ کرپائے تو کیا کفارہ دینا ہو گا؟

جواب: اگر کسی لڑکی نے اپنی سہیلی سے محبت کے اظہار میں کہہ دیا تھا کہ اس کی طرف سے عمرہ کروں گی اس میں وہ جزم یعنی پکا ارادہ نہیں تھا بلکہ ایک سوچ اور عام ارادہ تھا تو اس ارادہ کو پورا نہ کر سکنے پر کوئی مسئلہ نہیں ہے جیسے ہم بہت سارے ارادے بناتے ہیں لیکن نذر کی طرح جزم ویقین کے ساتھ نیت کرلی کہ وہ اپنی سہیلی کی طرف سے عمرہ کرے گی تو اس کو پورا کرنا چاہئے۔ اگر عمرہ نہ کر سکے تو قسم کا کفارہ ادا کرنا چاہئے۔ کفارہ یہ ہے: گردن آزاد کرنا، یا دس مساکین کو کھانا کھلانا، یا دس مساکین کو کپڑے پہنانا، جو ان میں سے کسی ایک کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو وہ تین دن کے روزے رکھے۔

سوال: ایک عورت، عورتوں کے گروپ میں عمرہ کرنا چاہتی ہے تو کیا اس کا عمرہ ہو جائے گا؟

جواب: عورت کو سفر کرنے کے لئے محرم چاہئے، بغیر محرم کے سفر کرتی ہے اور عمرہ کر لیتی ہے تو عمرہ تو ہو جائے گا تاہم بغیر محرم کے سفر کرنے کی وجہ سے گنہگار ہو گی۔

سوال: مسجد حرام میں اعتکاف کرتے ہوئے کیا عمرہ کیا جا سکتا ہے؟

جواب: اعتکاف کی حالت میں معتکف اپنی جگہ سے باہر نہیں نکلے گا وہ اپنی جگہ پہ آخری ایام تک باقی رہے گا۔ عمرہ کے لئے حدود حرم سے باہر جانے اور اعتکاف کی جگہ کو چھوڑنے کی ضرورت ہے جو کہ اعتکاف کی حالت میں صحیح نہیں ہے اس لئے حرم میں اعتکاف کرنے والا، اعتکاف کی حالت میں عمرہ نہیں کرے گا، نفلی طواف کرنا چاہے تو کر سکتا ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: اگر تیس شعبان کو عصر کے بعد عمرہ کی نیت کر کہ جدہ سے مکہ جائیں اور عمرہ مغرب کے بعد کریں تو کیا یہ عمرہ رمضان کے عمرہ میں شمار ہو گا جب کہ نیت تو شعبان میں کی تھی؟

جواب: یہ رمضان کا عمرہ شمار ہو گا کیونکہ عمرہ کی ادائیگی رمضان میں ہوئی ہے اور رہا نیت کا معاملہ تو نیت کرتے وقت مجرد عمرہ کی نیت کی گئی ہو گی، شعبان کے عمرہ کی نیت نہیں کی گئی ہو گی۔ نیت عمرہ کی تھی اور عمرہ رمضان میں ادا ہوا تو اس پر رمضان کے عمرہ کا اطلاق ہو گا۔

سوال: ایک بہن پوچھ رہی ہیں کہ ان کی ساس اور دیور اور نند عمرہ کرنے جا رہے ہیں جدہ سے تو کیا وہ ان کے ساتھ عمرہ کرنے جا سکتی ہیں؟

جواب: جدہ اور مکہ کے درمیان سفر کی مسافت نہیں بنتی ہے اس لئے جدہ سے عمرہ کرنے والیوں کے حق میں محرم کی ضرورت نہیں ہے پھر بھی محرم ہو تو زیادہ بہتر ہے تا کہ سفر صعوبتوں اور دشواریوں میں ساتھ دے سکے۔ اور چونکہ جدہ سے عمرہ کے واسطے کئی افراد جا رہے ہیں اس وجہ سے وہ بہن اپنی ساس کے گروپ کے ساتھ عمرہ کرنے جا سکتی ہے۔ ساتھ ہی یہ بات بھی علم میں رہے کہ اس کا دیور اس کے لئے محرم نہیں بلکہ غیر محرم کے حکم میں ہے اس لئے اس سے پردہ ہے۔

سوال: کیا بغیر پرمٹ کے عمرہ کرنے سے گناہ ہو گا یا عمرہ نہیں ہو گا؟

جواب: بغیر پرمٹ کے بھی عمرہ کر سکتے ہیں، اس میں کوئی حرج اور گناہ نہیں ہے۔ حکومت نے نظم و نسق بہتر بنانے کے لئے پرمٹ کی شرط لگائی ہے اس لئے پرمٹ کے ساتھ عمرہ کرنا بہتر اور حکومت کے ساتھ تعاون ہے۔

سوال: اعتکاف میں بیٹھ کر مکہ میں عمرہ اور مسجد نبوی کی زیارت کر سکتے ہیں؟

جواب: اعتکاف کی حالت میں عمرہ کرنا اور مسجد نبوی کی زیارت کے لئے جانا صحیح نہیں ہے، اس سے اعتکاف ختم ہو جائے گا۔

سوال: ایک معمر خاتون کو پیشاب کا مسئلہ تھا، اس نے پمپر لگا کر عمرہ کیا، اگر پمپر میں پیشاب کے قطرہ وغیرہ لگ گئے ہوں تو کیا عمرہ صحیح ہے؟

جواب: جن کو پیشاب کا مسئلہ ہے، اس کے لئے نماز اور عبادت کا یہ حکم ہے کہ عبادت سے پہلے کپڑے اور شرمگاہ کی جگہ صاف کر کے وضو کر لیں پھر عبادت انجام دیں، عبادت اپنی جگہ درست ہے۔ عمرہ کا بھی یہی مسئلہ ہے، عمرہ سے پہلے صفائی کر کے پمپر لگا کر اور وضو کر کے طواف، نفل، سعی اور بال کٹایا، عمرہ اپنی جگہ درست اور صحیح ہے۔ اس میں کسی قسم کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

سوال: کیا ایک عورت اپنی بہن اور بہنوئی کے ساتھ حج یا عمرہ کے سفر پہ جا سکتی ہے اور دوسرا سوال یہ ہے کہ معمولی دوری تک جانے کے لئے عورت یا بچی یا بوڑھی کو محرم چاہئے، یا وہ اکیلے گاڑی چلا کر یا سواری کر کے یا پیدل جا سکتی ہے؟

جواب: سوال میں مذکور خاتون کا کوئی محرم نہیں ہے، نہ تو بہن محرم ہے اور نہ ہی بہنوئی محرم ہے اس لئے وہ عورت اپنی بہن اور بہنوئی کے ساتھ حج یا عمرہ کا سفر نہیں کر سکتی ہے۔ اور دوسرے سوال کے تعلق سے پہلی بات یہ ہے کہ شریعت کا مکلف عورت اس وقت ہوتی ہے جب بالغ ہوتی ہے تو محرم کا مسئلہ بالغ لڑکی کے لئے ہے اور چھوٹی لڑکی ہے تو محرم کا مسئلہ نہیں ہے تاہم زمانہ پر فتن ہے اس لئے احتیاط بہتر ہے۔ اور دوسری بات یہ ہے

https://www.youtube.com/@MAQUBOOLAHMAD
www.maquboolahmad.blogspot.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ جو سفر کی مسافت نہ ہو اتنی دوری پر عورت اکیلے جاسکتی ہے، کسی کی گاڑی میں بیٹھے تو اکیلے نہیں اور بھی خواتین ہوں یا لوگ ہوں تاکہ ڈائیور سے خلوت نہ ہو اور جہاں تک عورت کا خود سے گاڑی چلانے کا معاملہ ہے تو یہ جائز نہیں ہے۔

سوال: کسی عورت کا شوہر دوبئ سے سعودیہ آئے اور اپنی بیوی کو پاکستان سے عمرے کے لئے بلائے تو کیا اس طرح عورت اکیلے سفر کرکے آسکتی ہے؟

جواب: عورت کا بغیر محرم کے پاکستان سے سعودی عرب کا سفر کرنا جائز نہیں ہے، سفر کے لئے عورت کے ساتھ لازما اس کا کوئی محرم ہونا چاہئے، محرم نہ ہو تو عورت سفر نہ کرے اور اس طرح بغیر محرم کے عمرہ کا سفر نہ کرے۔

سوال: ایک عورت نے اپنا عمرہ کرلیا، وہ اپنے زندہ شوہر کی جانب سے عمرہ کرنا چاہتی ہے، کیا یہ عمل درست ہوگا؟

جواب: اگر شوہر خود سے عمرہ کرنے کی قدرت واستطاعت رکھتا ہو تو بیوی اس کی طرف سے عمرہ نہیں کرے گی لیکن اگر شوہر خود سے عمرہ کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو، عاجز ہو یعنی بیماری یا بڑھاپا کی وجہ سے لاچار ہو اس حال میں کہ اس کے پاس عمرہ کی مالی استطاعت ہو تو پھر ایسے شوہر کی طرف سے عمرہ کرسکتی ہے۔

سوال: مسجد عائشہ سے دوبارہ عمرہ کرسکتے ہیں؟

جواب: جو عمرہ کی غرض سے مکہ آئے اور عمرہ کرلے تو ایک ہی عمرہ کرلے لوٹ جائے، یہی کافی ہے، ایک سفر میں باربار عمرہ مسنون نہیں ہے، ایک سفر میں ایک ہی عمرہ کافی ہے تاہم مکہ میں کئی دن قیام ہو تو کچھ دن مثلا ہفتہ عشرہ کے بعد دوسرا عمرہ کرلے تو کوئی حرج نہیں ہے، ایسی صورت میں احرام مسجد عائشہ سے باندھیں گے یا حدود حرم سے باہر جاکر کہیں سے احرام باندھ سکتے ہیں اور میقات جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

سوال: اگر ماہواری بند ہونے کی عمر ہو اور ماہواری ایک ایک مہینے چل رہی ہو۔ اس طرح ایک مہینے ماہواری رہی پھر پندرہ دن رک کر پھر ایک مہینے چلی تھوڑی تھوڑی تو نماز کا کیا حکم ہے؟ علاج بہت کروایا مگر صحیح نہیں ہورہی ہے اور اتنی بے ترتیب ماہواری میں عمرہ ادا کرنے کا ارادہ ہے، کوشش تو ہوگی پندرہ دن نہ ہو ماہواری تب عمرہ جائیں گے، پھر بھی ان دنوں ماہواری شروع ہوگئی ایک مہینے کے لیے اور پاکستان سے سعودی کے لئے پندرہ دن کا سفر ہو تو پھر نماز اور عمرہ کا کیا حکم ہوگا؟

جواب: حیض کے خون کی مخصوص صفت ہے جو عام خون سے الگ ہے اس فرق کو دھیان میں رکھیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر واقعی حیض ایک ماہ کے قریب آتا ہو تو صرف پندرہ دن حیض کا اعتبار کیا جائے گا اور پندرہ دن بعد استحاضہ کا خون مانا جائے گا۔ اس طرح شمار کرکے نماز اور عمرہ کی ادائیگی کریں یعنی شروع میں پندرہ دن حیض کا بقیہ بیماری کا خون مانیں، بیماری کے خون میں نماز، روزہ، عمرہ انجام دے سکتے ہیں۔

سوال: طائف جاکر عمرہ کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایک سفر میں ایک عمرہ کرنا مسنون ہے، دوبارہ عمرہ کرنے کی غرض سے طائف جانا خلاف سنت ہے اور طائف جانے کی کوئی وجہ بھی نہیں ہے۔ جو آدمی مکہ میں ہو وہ دوبارہ عمرہ کرے گا تو صرف حدودِ حرم سے باہر جاکر احرام باندھے گا، اس کو طائف جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گھومنے یا ضرورت سے طائف گیا اور وہاں عمرہ کا خیال پیدا ہوا تو وہ اس میقات سے احرام باندھے گا۔یاد رہے جلدی جلدی بار بار عمرہ مسنون نہیں ہے لیکن کچھ دنوں کے وقفہ کے بعد دوبارہ عمرہ کرسکتے ہیں۔

سوال:ایک عورت اپنی بہن و بہنوئی کے ساتھ عمرہ کرسکتی ہے اور ایک بچہ اپنے والدین کو عمرہ کرانا چاہتا ہے جبکہ اس کی دادی بیٹھی ہوئی ہے تو کیا یہ عورت عمرہ کرسکتی ہے جس کی ماں بیٹھی ہوئی ہے؟

جواب:وہ عورت اپنے بہنوئی کے ساتھ عمرہ نہیں کرسکتی ہے کیونکہ بہنوئی محرم نہیں ہے جبکہ سفر کے لیے محرم شرط ہے۔اور جس عورت کی ماں بیٹھی ہوئی ہے وہ خود عمرہ کرسکتی ہے،عمرہ کرنے کے لیے ماں یا باپ کو نہیں دیکھنا ہے کہ اس نے اپنا عمرہ کیا کہ نہیں یا وہ بیٹھے ہوئے ہیں،جس کو اللہ عمرہ کی توفیق دے وہ عمرہ کرے،اس میں اور کسی کو نہیں دیکھنا ہے۔

سوال:ایک بہن کا سوال ہے کہ ایک عورت کے حیض کے دن کی عادت سات دن تھی مگر اسے عمرہ کے لئے جانا تھا تو وہ پانچ دن کے بعد ہی غسل کر کے چلی گئیں اور عمرہ کرلینے کے بعد جب ہوٹل گئی تو انہیں دوبارہ حیض آیا،اب کیا ان پر دم واجب ہوگا اور ان کو کیا کرنا ہوگا؟

جواب:حیض کی عادت کچھ بھی رہی ہو عمرہ کرنے سے پہلے اگر وہ پاک ہوگئی تھی تب اس نے غسل کرکے عمرہ کیا پھر بعد میں دوبارہ حیض آیا تو عمرہ اپنی جگہ درست ہے مگر پاکی حاصل نہیں ہوئی تھی حالت حیض میں ہی عمرہ کرلیا تو اس نے بڑی غلطی ہے تاہم سوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس عورت نے پاکی کی حالت میں احرام باندھا ہے اور پاکی کی حالت میں عمرہ کیا ہے اور عمرہ کرلینے کے بعد پھر دوبارہ حیض آیا ہے ایسی صورت میں اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

سوال:ہمارے گھر کوئی نہ کوئی پریشانی ہے آتی رہتی ہے،ہم سعودی رہتے ہیں،ہمارے انڈیا والے چچا پر شک ہوتا ہے وہ عمرہ پہ سعودی آرہے ہیں اور چار دن ہمارے گھر ٹھہرنا چاہتے ہیں ایسے میں ان کو گھر میں رکھنا کیسا ہے،دل نہیں چاہ رہا ہے کیونکہ پہلے سے ہی پریشانی ہے،آپ قرآن وحدیث کی روشنی میں سمجھائیں؟

جواب:اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جادو برحق ہے مگر ہمارے معاشرے میں بلاوجہ اپنی پریشانی کو جادو کا نام دیا جاتا ہے اور کسی خاص آدمی پر شک کیا جاتا ہے کہ فلاں نے جادو کردیا ہے۔یہ غلط طریقہ ہے،یہ طریقہ جھوٹے اور پاکھنڈی عاملوں کی وجہ سے سماج میں مشہور ہوا ہے،وہی لوگوں کو بتاتے ہیں کہ فلاں نے تم پر جادو کردیا ہے کیونکہ اس کو مال کمانا ہوتا ہے اور انسان کو اپنے رشتہ داروں پر شک بھی جلدی ہوتا ہے۔ آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ پہلے آپ اللہ سے توبہ کریں کیونکہ بغیر ثبوت کے کسی پر الزام لگا رہے ہیں اور آئندہ اس سے بچیں۔پریشانی اللہ کی طرف سے آتی ہے اور اللہ ہی اسے دور کرنے والا ہے،اللہ سے دعا بھی کرتے رہیں نیز پریشانی سے نکلنے کے جائز اسباب اپنا سکتے ہیں مگر غیر شرعی طریقہ اختیار کرنا جائز نہیں ہے۔ہم اپنے آپ میں نیک و اچھے ہیں تو کسی کا جادو کچھ نہیں کرسکتا ہے۔آپ کسی کو اپنے گھر میں رکھنے میں متردد ہیں تو اسے اپنے گھر میں نہ رکھیں مگر اس پر خواہ مخواہ شک نہیں کریں،اس سے گنہگار ہوں گے کیونکہ اسلام کی بنیاد ثبوت اور دلیل پر قائم ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: ایک سسٹر نے پوچھا ہے کہ انہوں نے اپنا عمرہ کرنے کے لئے چھ لاکھ روپے جمع کیے ہوئے ہیں، ان شاء اللہ وہ عید الاضحی کے بعد عمرہ کرنے کا پروگرام رکھتی ہیں کیا ان پیسوں پر زکوۃ واجب ہے؟

جواب: جس بہن نے چھ لاکھ روپے عمرہ کرنے کے لئے جمع کر رکھے ہیں، اگر اس چھ لاکھ پر ایک سال ہو گیا ہے تو اس میں سے ڈھائی فیصد زکوۃ دینی ہوگی۔ چھ لاکھ کی زکوۃ پندرہ ہزار ہے۔ اور اس پیسے پر سال مکمل نہیں ہوا ہے تو اس میں زکوۃ نہیں ہے۔

سوال: دوسرے ممالک سے عمرہ کے لئے آنے والے لوگ ایک سے زیادہ عمرہ کرنا چاہیں تو کیا دوسرے یا تیسرے عمرے کے لئے مسجد عائشہ رضی اللہ عنھا سے احرام باندھ سکتے ہیں اور اس میں کوئی قباحت تو نہیں؟

جواب: جو آدمی مکہ میں مقیم ہے اور پہلا یا دوسرا یا تیسرا عمرہ کرنا چاہتا ہے اس کے لیے میقات پہ جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ حدود حرم سے باہر جا کر کہیں سے بھی احرام باندھ کر عمرہ کر سکتا ہے مثلاً مسجد عائشہ سے۔ نیز یہ بھی دھیان رکھیں کہ ایک دن میں بار بار عمرہ کرنا یا جلدی جلدی عمرہ کرنا یہ سنت کی مخالفت ہے۔ ایک سفر میں ایک عمرہ ہی کافی ہے اور یہی سنت ہے۔

سوال: سوال یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی زکوۃ کے پیسے سے اپنے قریبی رشتہ دار جیسے مامی ماما خالہ خالو پھوپھا پھوپھی ان کو عمرہ کروا سکتا ہے؟

جواب: زکوۃ کے پیسے ہمیں مستحق آدمی کو پیسے ہی کی شکل میں دینا ہے، زکوۃ کے پیسے سے کسی کو حج کروانا، عمرہ کروانا، افطاری کروانا، راشن خرید کر دینا یا اس طرح کا کوئی دوسرا کام کرنا جائز نہیں ہے۔ پیسے کی زکوۃ پیسے ہی کی شکل میں مستحق کو ادا کریں گے، اگر زکوۃ کے پیسے سے کوئی دوسرا عمل کرتے ہیں تو یہ مال غیر میں تصوف ہے اور یہ جائز نہیں ہے۔ ظاہر سی بات ہے کہ آپ کے یہ سارے رشتہ دار زکوۃ کے مستحق نہیں ہوں گے تاہم ان میں سے جو زکوۃ کے مستحق ہیں ان کو زکوۃ کی رقم دے سکتے ہیں، اس سے عمرہ نہیں کروانا ہے۔

سوال: ایک سفر میں ایک ہی عمرہ کرسکتے ہیں یا جتنا چاہیں کرسکتے ہیں؟ ایک بہن ہے جو رمضان میں عمرہ کی نیت سے ایک مہینہ پہلے قطر میں اپنی بہن کے پاس انڈیا سے گئی، پھر وہ عمرہ کے لئے گئی اور جدہ میں انکی دوسری بہن رہتی ہے اب وہ وہاں گئی ہے تو کیا وہاں سے پھر دوسرا عمرہ کرسکتی ہے؟

جواب: سنت سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ ایک سفر میں ایک عمرہ کیا جائے گا کیونکہ ایسا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور صحابہ نے بھی اسی پر عمل کیا ہے لیکن اگر سفر طویل ہو اور کئی دنوں کا وقفہ ہو تو ایک سفر میں متعدد عمرے بھی کئے جاسکتے ہیں۔ جو خاتون ابھی جدہ میں اپنی بہن کے پاس ہے اور اسے دوبارہ عمرہ کرنے ارادہ ہو رہا ہے تو وہیں سے احرام باندھ کر عمرہ کر سکتی ہے۔

سوال: اگر عمرہ پورے رمضان کا ہو تو کیا تب بھی کوئی ایک ہی عمرہ کرے گا؟

جواب: میں نے کئی بار اپنے جواب میں بتایا ہے کہ اگر سفر لمبا ہو یعنی کئی دن جیسے ایک ماہ دو ماہ مکہ میں ٹھہرنا ہو تو ہفتہ دس دن میں دوسرا عمرہ اور اسی طرح سے ہفتہ دس دن میں تیسرا عمرہ کیا جاسکتا ہے۔ کہنے کا مطلب ہے کہ ایک ہی دن میں یا چند دن میں کئی کئی عمرے کئے جاتے ہیں، یہ صحیح نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ کے درمیان کچھ دنوں کا وقفہ ہونا چاہیے اور کوئی اس لمبے سفر میں ایک عمرہ پر ہی اکتفا کرے تب بھی صحیح ہے۔

سوال: ایک عورت عمرہ پر تھی اور اس کا محرم عمرہ پر بیمار پڑ گیا، ایسے میں کیا عورت بغیر محرم مدینہ جاسکتی ہے اور واپسی پر اکیلی عمرہ کر سکتی ہے؟

جواب: کسی بھی سفر کے لئے عورت کے ساتھ اس کا محرم ہونا ضروری ہے، بغیر محرم عورت کوئی بھی سفر نہیں کر سکتی ہے۔ جس عورت کا شوہر عمرہ کے سفر پہ مکہ میں بیمار پڑ گیا ہے اور وہ عورت بغیر محرم مدینہ جانے کا ارادہ رکھتی ہے اسے چاہئے کہ مدینہ کا ابھی سفر ترک کردے اور جب محرم تندرست ہوجائے تو اس کے ساتھ مدینہ جائے اور مدینہ سے واپسی پر ذوالحلیفہ سے احرام باندھ کر عمرہ کرنا چاہے تو اس وقت عمرہ بھی کر سکتی ہے۔ عورت نیک کام کیوں کرنا چاہتی ہے تاکہ اللہ راضی ہو، اس کو اجر ملے لیکن یہی عورت نیک کام کے لئے بلا محرم سفر کرتی ہے تو گنہگار ہوگی اس لئے ایک نیکی کے لئے دوسرا گناہ نہ کریں۔ الحمدللہ آپ نے اپنا عمرہ مکمل کرلیا یہ بہت ہے، عمرہ کے لئے مدینہ جانا ضروری نہیں ہے، مدینہ کی زیارت عمرہ سے الگ نیکی ہے۔

سوال: کیا زندہ لوگوں کے نام سے عمرہ بدل یا حج بدل کیا جاسکتا ہے؟

جواب: اگر زندہ آدمی صحت مند ہو یعنی وہ خود سے اپنا عمرہ یا حج کر سکتا ہو تو اس کی طرف سے حج وعمرہ نہیں کیا جائے گا لیکن جو معذور ہو اس کی طرف سے عمرہ یا حج بدل کر سکتے ہیں اس شرط کے ساتھ کہ اس پر حج وعمرہ فرض ہو گیا ہو یعنی وہ مالدار ہو اور حج وعمرہ کی مالی استطاعت رکھتا ہو اور اگر مالی استطاعت نہ ہو تو کسی زندہ کی طرف سے حج وعمرہ نہیں کیا جائے گا خواہ وہ معذور ہو یا صحت مند۔

سوال: ہم تین بہنیں عمرہ کے لئے جارہے ہیں، ساتھ میں کوئی محرم نہیں ہے، ہمارا محرم جدہ میں ہے، جدہ جاکر وہاں سے ایک دفعہ محرم کے ساتھ عمرہ کرلیتے ہیں پھر بغیر محرم کے دوسرا عمرہ کرسکتے ہیں اور مدینہ بھی جاسکتے ہیں؟

جواب: محرم کی ضرورت سفر میں ہوتی ہے یعنی ایک عورت ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کرے تو محرم کی ضرورت ہے۔ جو تین بہنیں اپنے ملک سے عمرہ کرنے جائیں گی ان کے لئے لازماً سفر میں محرم چاہیے، محرم نہیں تو ان تینوں بہنوں کا جدہ سفر کرنا جائز نہیں ہے اور جس کے لئے محرم کا انتظام نہیں ہے وہ عمرہ کا سفر نہیں کرے گی۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو انڈیا سے عمرہ کی نیت کرکے جدہ کا سفر کرے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ میقات سے ہی احرام باندھ کر آئے، اس کی میقات طائف ہوگی، جہاز میں اپنی میقات کے قریب عمرہ کی نیت کرنی ہوگی پھر مکہ پہنچ کر عمرہ کرنا ہوگا۔ جو عمرہ کے ارادے سے جدہ آکر احرام باندھے گا اس کو دم دینا ہوگا۔

تیسری بات یہ ہے کہ جدہ میں رہتے ہوئے عورت کو عمرہ کرنے کے لیے محرم کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ جدہ اور مکہ میں سفر کی مسافت نہیں بنتی ہے جدہ والی عورت اکیلی عمرہ کرسکتی ہے جبکہ محرم تو سفر کرتے وقت سفر کے لئے چاہئے اور مدینہ کی زیارت کے لئے ساتھ میں محرم کا ہونا ضروری ہے۔

سوال: ایک مطلقہ عورت ہے، وہ بچوں کو پڑھاتی ہے، بھائیوں نے ایک گھر دیا ہے جس سے تھوڑا بہت کرایہ بھی آتا ہے، اس عورت نے محرم کے ساتھ تین بار عمرہ کرلیا ہے، اب چوتھی بار عمرہ کرنے کا ارادہ ہے مگر سماج والے طعنہ دے رہے ہیں کہ اس نے قربانی نہیں دی ہے اس کا عمرہ نہیں

www.maquboolahmad.blogspot.com
https://www.youtube.com/@MAQUBOOLAHMAD
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوگا، اس کے پاس اتنا پیسہ نہیں ہے کہ وہ قربانی دے سکے اور عمرہ بھی کرے، ایسے میں وہ عورت کیا کرے؟

جواب: عمرہ کا فریضہ زندگی میں ایک بار ہے، اگر کسی نے ایک بار عمرہ کرلیا تو اس کے ذمہ سے فرضیت ساقط ہوگئی ہے تاہم کسی کو مالی وسعت ہو تو متعدد بار بھی عمرہ کرسکتا ہے اس کی دلیل ملتی ہے۔ اور جس نے قربانی نہ ہو اس کا عمرہ اپنی جگہ درست ہے۔ یہاں اس بہن کو مشورہ دوں گا کہ ہر قسم کی عبادت کو انجام دینے کی کوشش کریں، صرف ایک عبادت پر توجہ مرکوز نہ کریں۔ اللہ نے مال دیا ہے تو عیدالاضحی کے موقع سے قربانی بھی کریں، مال نصاب تک پہنچ جائے تو سال میں زکوۃ بھی دینا ضروری ہے اور غریبوں، دینی کاموں پر بھی مال صرف کریں تاکہ ہر قسم کی خیر و بھلائی کا اجر ملے۔

سوال: ایک خاتون کا کوئی محرم نہیں ہے کیا وہ عمرہ کے لئے اپنے گروپ کی عورتوں کے ساتھ جاسکتی ہے اور ان عورتوں کا محرم اس خاتون کا محرم بن سکتا ہے؟

جواب: ایک عورت اپنے ہی محرم کے ساتھ سفر کرے گی، دوسری عورت کے محرم کے ساتھ سفر نہیں کرسکتی ہے کیونکہ گروپ کی عورتوں کا محرم اس عورت کا محرم نہیں ہے۔

سوال: کیا متوفی عنھا زوجھا اپنی عدت میں عمرہ پر جاسکتی ہے جبکہ اس کا ٹکٹ اور ویزہ بھی نکل چکا ہے اور وہ اپنی بیٹی کے یہاں قیام کرے گی جو قریب میں ہے؟

جواب: کوئی عورت بلا ضرورت عدت میں سفر نہیں کرسکتی ہے، لازمی طور پر متوفی عنہا زوجہا کو اپنی عدت شوہر کے گھر گزارنی ہوگی اور دوسری بات یہ ہے کہ عورت بلا محرم سفر بھی نہیں کرسکتی ہے۔ گویا عدت والی عورت کے عمرہ کے لئے دو طرح کی شرعی رکاوٹیں ہیں، ایک عدت کا ہونا اور دوسری بلا محرم سفر کرنا۔ اس لئے اس عورت کے لئے ایسی صورت میں عمرہ کرنا جائز نہیں ہے۔ اسے چاہئے کہ ابھی عمرہ کا ارادہ ملتوی کرے، اپنا ٹکٹ کنسل کرے اور شوہر کے گھر چار ماہ دس دن عدت گزارے۔ جب عدت پوری ہوجائے اس کے بعد اپنے کسی محرم کے ساتھ عمرہ کے لئے جائے۔

سوال: نانا جان کی طرف سے عمرہ کرنا ہو تو کیسے نیت کریں گے بول کر بتادیں اور اسی طرح نانی کی طرف سے کن الفاظ سے نیت کریں گے پلیز واضح الفاظ میں رہنمائیں کریں اور دادا دادی کا کیسے نام لے کے نیت کریں گے چاچو کا بھی کیسے کریں گے؟ نیز عورت عمرہ کرتے ہوئے پردہ کیسے کرے گی؟

جواب: عمرہ حج کی طرح ایک فریضہ ہے جو اس پر عائد ہوتا ہے جس کو بیت اللہ شریف آنے کی استطاعت ہوتی ہے اور جس کو بیت اللہ آنے کی استطاعت نہیں ہے اس پر عمرہ فرض نہیں ہے۔ اللہ نے آپ کو عمرہ کرنے کی استطاعت دی ہے تو آپ اپنی طرف سے ہی عمرہ کریں گے، پورے خاندان کی طرف سے عمرہ نہیں کریں گے۔ اس لئے آپ کو نانا، نانی، دادا، دادی، چاچو کسی کی طرف سے عمرہ نہیں کرنا ہے، آپ کو فقط اپنی طرف سے عمرہ کرنا ہے۔ اور اپنے ان رشتہ داروں کو اپنی دعا میں یاد رکھیں، جو وفات پاگئے ان کی مغفرت کے لئے دعا کریں اور جو زندہ ہیں ان کے لئے ایمان و عمل کے ساتھ مکہ پہنچنے کی دعا کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور عمرہ میں عورت کے لئے ویسے ہی پردہ ہے جیسے عام حالات میں اس کے لئے پردہ ہے البتہ احرام کی حالت میں عورت کے لئے برقع اور دستانہ لگانا منع ہے۔ سر، چہرہ اور ہاتھ کے پردہ کے لئے بڑی چادر کا استعمال کرے اور سر سے نیچے کے حصہ کے لئے کسی قسم کا ساتر لباس لگائے، کوئی مسئلہ نہیں ہے جیسے قمیص وشلوار لگالے، اس پر عبایا پہن لے کافی ہے۔

سوال: میری بہن نے یوٹیوب چینل بنایا ہے اس کا مقصد دو ہیں ایک یہ کہ دین پھیلانا اور دوسرا پیسے کما کر اپنی امی کو حج یا عمرہ کروانا قرآن وحدیث کی روشنی میں رہنمائی فرمائیں کہ کیا یہ طریقہ صحیح ہے یہ پیسے جائز کہلائیں گے؟

جواب: آپ اپنی اس بہن سے کہیں کہ اپنے اس چینل کو ڈیلیٹ کردیں، وہ دین کا کام اپنے گھر میں اور خواتین میں انجام دیں، دین پھیلانے کے لئے عورت یوٹیوب چینل نہ بنائے اور اس چینل کو نہ اپنا ذریعہ معاش بنائے، نہ اس کی کمائی سے اپنی ماں کو حج وعمرہ کروائے۔ اس کے حق میں بہتر ہے کہ ماں کی خدمت کرے، گھریلو امور انجام دے، خود دین پر عمل کرے اور اللہ نے علم سے نوازا ہے تو دوسری خواتین کو دین بتائے۔ یوٹیوب پر عورت کی آواز یا اس کی ویڈیوز ڈالنا جائز نہیں ہے چاہے اس میں حدیث وقرآن کی بات ہی کیوں نہ ہو اور یوٹیوب سے کمائی اڈورٹائز کے ذریعہ آتی ہے جس میں غیر شرعی باتیں بھی ہوتی ہیں۔

سوال: کسی عالم نے بتایا ہے کہ آپ کو پندرہ دن ہوگئے ہیں اس لئے آپ مقیم ہیں، مکمل نماز پڑھیں گے اور روز عمرہ کرسکتے ہیں؟

جواب: جب آدمی کہیں چار دن سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ کرے تو وہ وہاں پر پہلے دن سے ہی مقیم ہو جاتا ہے اس لئے سائل کو مکمل نماز ادا کرنا ہے، رہا ہر روز عمرہ کرنے کا معاملہ تو یہ سنت کے خلاف عمل ہے۔ عمرہ کے تعلق سے مسنون یہ ہے کہ ہم ایک سفر میں ایک ہی عمرہ کریں گے، بار بار یا روزانہ عمرہ نہیں کریں گے کیونکہ سنت رسول سے ایسا کرنے کی دلیل نہیں ملتی ہے۔ جس نے کہا کہ مکہ میں مقیم ہوگئے اب اپنی رہائش سے روز عمرہ کرسکتے ہیں اسے عمرہ کا حکم معلوم نہیں ہے۔ براہ کرم آپ مستند عالم سے ہی دین کی رہنمائی حاصل کریں۔

سوال: ایک بہن کا سوال ہے کہ وہ قرآن پڑھاتی ہیں اور تفسیر بھی کرواتی ہیں اور اس کے لئے فیس لیتی ہیں، ویسے ان کو پیسوں کی ضرورت نہیں ہے، شوہر کی کمائی مناسب ہے، وہ عمرہ بھی کرواسکتے ہیں لیکن وہ اپنے پیسوں سے عمرہ کرنا چاہتی ہے کیا ایسی صورت میں پیسہ جمع کرنا اور بغیر کسی عذر کے اجرت لینا جائز ہے اور ایسے حال میں اجر بھی ملے گا یا اجرت لینے سے اجر ضائع ہوجائے گا؟

جواب: قرآن کی تعلیم پر اجرت لے سکتے ہیں، بھلے پیسوں کی ضرورت ہو یا نہ ہو، اجرت لینا جائز ہے، اس میں نہ گناہ ہے اور نہ اس سے اجر ضائع ہوگا بشرطیکہ کے اخلاص وللہیت ہو تاہم کوئی قرآنی تعلیم پر اجرت نہیں لے تو سب سے بہتر ہے۔

سوال: ایک عورت اگلے ماہ عمرہ ادا کرنے جانا چاہتی ہے، اس کی طرف سے سوال ہے کہ کیا وہ اس وجہ سے مانع حیض گولی استعمال کرسکتی ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: کوئی عورت اس خوف سے کہ کہیں حیض کی وجہ سے عمرہ میں رکاوٹ نہ آجائے، مانع حیض گولی استعمال کرنا چاہتی ہے تو یہ عمل جائز ہے، وہ گولی کھاسکتی ہے لیکن اس بارے میں طبیب سے مشورہ لے کر مناسب گولی کھائے اور وہ مانع حیض گولی نہیں کھاتی ہے، اپنی فطرت پر باقی رہتی ہے تو یہ سب سے اچھا ہے کیونکہ عموماً گولیوں کے استعمال سے حیض کے نظام پر اثر پڑتا ہے۔

سوال: ہم عمرہ کے لئے جائیں اور عمرہ سے فارغ ہو کر اسی سفر میں اپنے والدین کے لئے عمرہ کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں جن کا انتقال ہو چکا ہو اور ایک سفر میں دو تین عمرے کر سکتے ہیں؟

جواب: صحیح طریقہ یہ ہے کہ آپ اپنے عمرہ کے لئے آئے ہیں تو اپنا عمرہ کر کے چلے جائیں پھر جب موقع ملے تو فوت شدہ والد کی طرف سے عمرہ کرلیں اور پھر جب موقع ملے تو پھر آئیں اور فوت شدہ والدہ کی طرف سے عمرہ کرلیں۔ اگر آپ کا دوبارہ مکہ آنا ممکن نہیں لگتا ہو تو اپنا عمرہ کرنے کے بعد فوت شدہ والدین کی طرف سے الگ الگ عمرہ کرلیں۔

سوال: اگر ہم سعودیہ عمرہ کے لئے آرہے ہیں اور عید کا چاند پاکستان سے ایک دن پہلے نظر آئے گا تو کیا ہمیں ایک روزہ قضا کرنا پڑے گا؟

جواب: اگر آپ کا روزہ انیتس دن سے کم ہو مثلاً آپ کے روزے اٹھائیس بنتے ہوں تو ایک روزہ قضا کرنا ہو گا تاکہ کم از کم انیتس روزہ ہو جائے کیونکہ عربی کے ایک ماہ میں کم سے کم انیتس دن ہوتے ہیں۔ اور انیتس روزے ہو گئے ہوں تو قضا نہیں کرنا ہے ہاں جو روزہ سفر کی وجہ سے چھوٹا ہے اس کی قضا لازم ہے اور سعودی پہنچ کر سعودی کے حساب سے روزہ رکھنا اور اس کے ساتھ عید منانا ہے۔

سوال: آج کل بہت ساری خواتین بغیر محرم عمرہ کا سفر کرتی ہیں جبکہ حدیث میں بغیر محرم سفر کرنا منع ہے۔ ایسی خواتین کو سمجھاتے ہیں تو کہتی ہیں کہ شوہر جدہ میں رہتے ہیں وہ لینے آجائیں گے اور یہ بھی کہتی ہیں کہ نبی ﷺ کی ازواج بھی گروپ میں جاتی تھیں اور ایک حدیث پیش کرتی ہیں کہ ایک عورت تنہا سفر کرے گی صنعاء سے اور اس کو کسی کا بھی ڈر نہیں ہو گا۔ کیا ان احادیث سے دلیل پکڑ سکتے ہیں اور عورت بلا محرم عمرہ کا سفر کر سکتی ہے؟

جواب: عورت کے لیے محرم کے بغیر سفر کی ممانعت محکم دلائل سے ثابت ہے جبکہ صنعاء والی حدیث امر واقع کی ایک خبر ہے اور اس میں بلا محرم سفر کی کوئی دلیل نہیں ہے اور ازواج مطہرات سے کے سفر سے متعلق حدیث میں بھی بلا محرم سفر کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ نبی ﷺ نے صاف لفظوں میں کسی بھی عورت کو بغیر محرم کے سفر کرنے سے منع فرمادیا ہے۔ ایک عورت بغیر محرم حج پہ جانا چاہ رہی تھی جبکہ ان کا شوہر جہاد پر جانا چاہ رہا تھا تو آپ ﷺ نے اس آدمی کو جہاد سے روک دیا اور بیوی کے ساتھ سفر کرنے کا حکم دیا۔

سوال: میں نے اپنے شوہر اور شادی شدہ بیٹیوں اور دامادوں کے ساتھ عمرہ پر جانے کا ارادہ کیا ہے، میری بہن بھی ہمارے گروپ کے ساتھ جانا چاہتی ہیں جبکہ انکی عمر پچپن سال ہے، کیا وہ محرم کے بغیر ہمارے ساتھ جا سکتی ہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: عورت کے لئے عمر کے کسی مرحلے میں بغیر محرم کے سفر کرنا جائز نہیں ہے، اس لئے آپ کی بہن کے لئے بلا محرم عمرہ کے لئے جانا جائز نہیں ہے خواہ ان کی عمر پچپن سال ہی کیوں نہ ہو۔

سوال: کیا ایک عمرہ کے وقت کئی لوگوں کی طرف سے عمرہ کی نیت کر سکتے ہیں؟

جواب: ایک وقت میں ایک ہی عمرہ کی نیت کی جائے گی، ایک بار میں ایک سے زائد عمرہ کی نیت نہیں کی جائے گی۔

سوال: کیا عمرہ پر جانے سے پہلے یہ دعا پڑھی جاتی ہے جیسے نیت العمرہ کہتے ہیں؟

اللهم اني نويت العمرة فيسر هالي وان حبسني حابس فمحلي حيث حبسني

جواب: اس طرح عمرہ کی نیت کرنا حدیث سے ثابت نہیں ہے، آپ صرف لبیک عمرہ کہیں گے، عمرہ کی نیت ہو گئی اور راہ میں کسی رکاوٹ کا خدشہ ہو تو عمرہ کی نیت کرتے وقت یہ شرط لگا سکتے ہیں: إِنْ حَبَسَنِي حَابِسٌ فَمَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي [اگر مجھے کوئی روکنے والا روک دے تو میرے احرام کھولنے کی جگہ وہی ہو گی جہاں تو مجھے روک دے گا]۔ اس کے کہنے سے یہ ہو گا کہ اگر درمیان عمرہ آپ کے لئے کوئی رکاوٹ پیش آگئی تو عمرہ سے حلال ہو سکتے ہیں اور آپ کے اوپر کچھ بھی نہیں ہو گا۔

سوال: ایک خاتون نے مدینہ سے احرام باندھا اور مکہ پہنچ کر عمرے سے پہلے پیریڈز شروع ہو گئے، چونکہ اسکول میں ان کے بچوں کے پیپرز تھے وہ رک نہیں سکتی تھیں تو وہ عمرہ کئے بغیر ریاض واپس آگئیں۔ وہ کہتی ہیں کہ انھوں نے احرام کے منافی ابھی تک کوئی کام نہیں کیا، اب ان پر کیا لازم آتا ہے دم دینا یا صرف عمرہ کرنا؟ اور اگر اسے عمرہ کرنا ہے تو اسی نیت سے کریں گی جو مدینہ کی میقات پر کی تھی یا پھر سے کسی میقات سے نیت کرنی پڑے گی، واضح ہو کہ ریاض سے دوبارہ سفر کرتے ہوئے طائف والی میقات سے بھی گزر ہو گا؟

جواب: عورت نے اس وقت مدینہ کی میقات سے احرام باندھا جب وہ پاک تھی اور حالت احرام میں مناسک عمرہ کی ادائیگی سے قبل راستے ہی میں حیض آگیا، اس حیض کی وجہ سے عمرہ یا احرام فاسد نہیں ہوتا بلکہ احرام کی حالت باقی رہتی ہے۔ یہاں یہ بھی واضح رہے کہ عورت حالت حیض میں بھی احرام باندھ سکتی ہے۔

چونکہ حیض کی وجہ سے احرام فاسد نہیں ہوا اس وجہ سے وہ عورت ابھی تک محرمہ ہی شمار ہو گی اور ریاض لوٹ جانے سے بھی احرام ختم نہیں ہوا، اسے دم دینے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ جس قدر جلدی ہو ریاض سے اسی نیت پہ عمرہ کے لئے سفر کرے، طائف کی میقات سے بھی بغیر نیت گزر جائے اور مکہ پہنچ کر جب پاک ہو غسل کرکے عمرہ کی ادائیگی کرے، اس دوران وہ ممنوعات احرام سے بچتی رہے تاوقتیکہ عمرہ مکمل نہ جائے۔

سوال: حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کا کیا حکم ہے؟

www.maquboolahmad.blogspot.com https://www.youtube.com/@MAQUBOOLAHMAD

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب:لوگوں میں عام طور سے ایک غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے سے حج فرض ہو جاتا ہے یا یہ کہ حج کے مہینوں میں بغیر حج کے عمرہ نہیں کرنا چاہئے۔حج کے مہینے شوال، ذی القعدہ اور ذی الحجہ ہیں۔ جیسے عمرہ کرنا دیگر مہینوں میں مسنون ہے ویسے ہی کسی کے لئے بغیر حج کی نیت کے عمرہ کرنا مسنون ہے یعنی اشہر حج میں عمرہ کرنے سے حج فرض نہیں ہو جاتا۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَىٰ عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ (مسلم)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی وجہ سے جس وقت آپ نے ان یہ سب مواقیت ان لوگوں کے لئے ہیں جو وہاں کے رہنے والے ہیں اور ان کے علاوہ لوگوں کے لئے بھی ہیں جو وہاں سے حج یا عمرہ ادا کرنے کے ارادہ سے گزریں۔

اس حدیث سے حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کی دلیل ملتی ہے۔ نیز نبی ﷺ سے بھی حج کے مہینوں میں حج کے بغیر عمرہ کرنے کا ثبوت ملتا ہے چنانچہ آپ ﷺ سے چار عمرہ کرنے کا ثبوت ملتا ہے اور یہ سارے عمرے ذوالقعدہ میں آپ نے ادا فرمایا، اور سبھی جانتے ہیں کہ ذوالقعدہ حج کے مہینوں میں سے ایک مہینہ ہے۔ بخاری ومسلم میں موجود ہے۔

عن أنس رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتمر أربع عُمَرٍ كلهن في ذي القعدة إلا التي مع حجته: عمرة من الحديبية أو زمن الحديبية في ذي القعدة، وعمرة من العام المقبل في ذي القعدة، وعمرة من جِعْرانة حيث قسم غنائم حنين في ذي القعدة، وعمرة مع حجته۔ (صحيح البخاري:4148 وصحيح مسلم:1253)

ترجمہ: امام بخاری اور مسلم رحمہا اللہ نے انس رضي الله تعالى سے بیان کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے اور یہ سارے عمرے ذی القعدہ کے مہینہ میں تھے صرف وہ عمرہ جو آپ نے حج کے ساتھ کیا وہ نہیں۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں:

انس اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث کا حاصل یہ ہے کہ دونوں کا چار عمروں میں اتفاق ہے اور ان میں سے ایک چھ ہجری ذی القعدہ کے مہینہ میں حدیبیہ کے سال تھا اس میں انہیں روک دیا گیا تھا تو وہ حلال ہو گئے اور ان کے لیے یہ عمرہ شمار کر لیا گیا۔ اور دوسرا عمرہ ذي القعدہ سات ھجری میں عمرہ قضاء تھا، اور تیسرا عمرہ ذي القعدہ آٹھ ھجری میں جسے عام الفتح کہا جاتا ہے میں کیا، اور چوتھا عمرہ آپ صلی اللہ وسلم نے اپنے حج کے ساتھ کیا اور اس کا احرام ذی القعدہ میں تھا اور عمل ذی الحجہ میں کیا۔

لہذا کوئی شخص بغیر حج کی نیت کے عمرہ ادا کر سکتا ہے، چاہے تو متعدد بار بھی ادا کر سکتا ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اور اہل علم کے مابین بھی اس سلسلے میں اختلاف نہیں پایا جاتا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سوال: بغیر عقیقہ کے حج وعمرہ صحیح ہے؟

جواب: علماء کے صحیح قول کے مطابق عقیقہ سنت مؤکدہ ہے۔ جن کی طرف سے بچپن میں غریبی کی وجہ سے عقیقہ نہیں کیا گیا اور بعد میں اسے حج کی استطاعت ہوگئی۔ ایسے شخص کے لئے مشروع ہے کہ اپنا عقیقہ کرلے۔ اگر عقیقہ کرنے سے حج میں پیسہ گم ہوجاتا ہے تو پھر حج کو مقدم کرے۔ بغیر عقیقے والا ایسا حج درست ہے، اس میں کسی قسم کا نقص نہیں ہے۔

سوال: عربی کے کون کون سے مہینے میں عمرہ کرنا افضل ہے؟

جواب: ایک حج کا عمرہ ہے جو حج کے مہینوں میں ادا کیا جاتا ہے اس کا تعلق حج سے ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ثواب ملتا ہے۔ بقیہ مہینوں میں عمرہ کرنا برابر ہے۔ بعض لوگ رجب کے مہینے میں عمرہ کرنا افضل مشہور کئے ہوئے ہیں مگر اس کی کوئی حیثیت نہیں۔

حج کے مسائل

سوال: حج کی کتنی اقسام ہیں اور ان کے کیا مسائل ہیں؟

جواب: حج ادا کرنے کی تین اقسام ہیں۔

(1) حج تمتّع:۔ میقات سے صرف عمرہ کی نیت کریں اور یہ کہیں "لبیک عمرۃ" مکہ آنے کے بعد پہلے عمرہ کریں۔ عمرہ مکمل کرلینے کے بعد احرام کھول دیں اور حلال ہوجائیں۔ پھر آٹھ ذوالحجہ کو دوبارہ حج کی نیت سے مکہ ہی (اپنی رہائش) سے احرام باندھیں اور حج کے اعمال انجام دیں۔ یہ حج کی سب سے افضل قسم ہے کیونکہ نبی ﷺ نے صحابہ کرام کو بھی حکم دیا اور خود بھی اس کی خواہش ظاہر کی۔

(2) حج قران:۔ میقات سے حج اور عمرہ دونوں کی ایک ساتھ نیت کریں اور کہیں "لبیک حجاً وعمرۃً" مکہ پہنچ کر عمرہ کریں اور احرام میں ہی باقی رہیں اور اسی احرام میں آٹھ ذوالحجہ کو حج کے اعمال شروع کردیں گے۔ نبی ﷺ نے یہی حج ادا فرمایا تھا۔

(3) حج افراد:۔ میقات سے صرف حج کی ہی نیت کریں اور کہیں "لبیک حجاً" اب آپ مکہ جاکر پہلے طواف قدوم کریں گے، پھر سعی۔ اگر آپ نے طواف قدوم کے ساتھ سعی کرلی تو طواف افاضہ کے بعد سعی کی ضرورت نہیں۔ دس ذوالحجہ تک اسی احرام میں رہیں گے۔ اور آٹھ ذوالحجہ کو حج کے اعمال اسی احرام میں شروع کردیں گے۔

:::: چند مسائل :::

☆ حج تمتّع اور حج قران کرنے والے پر قربانی ضروری ہے جبکہ حج مفرد کرنے والے پر قربانی نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ گر میسر ہو تو حج تمتع کریں و گرنہ ان میں سے کوئی بھی حج کر سکتے ہیں۔ ان تمام قسم کے حج مبرور کا بدلہ جنت ہے۔

☆ مکہ والے اگر حج تمتع کرے تو حدود حرم سے باہر جا کر عمرہ کی نیت سے احرام باندھے، عمرہ کر کے حلال ہو جائے اور آٹھ ذی الحجہ سے پھر اپنی رہائش سے احرام باندھ کر حج کرے۔

☆ اہل مکہ پر قربانی نہیں ہے۔

☆ حج قران اور حج تمتع کرنے والوں پہ ایک ہی قربانی واجب ہے جو کہ مکہ میں دینا ہے، اگر کوئی عید قرباں کے تعلق سے اپنے ملکوں میں بھی دینا چاہے تو دے سکتا ہے مگر یہ واجب نہیں ہے۔

☆ عورت اگر حج کے لئے سفر کرے تو ساتھ میں محرم ہونا ضروری ہے ورنہ گنہگار ہو گی۔

سوال: کئی سال پہلے کسی نے بغیر تصریح کے حج کیا تھا تو کیا وہ دوبارہ تصریح کے ساتھ حج کرے گا یا اس کا فریضہ ساقط ہو گیا؟

جواب: اسلام میں حج کرنے کے لئے تصریح کی شرط نہیں ہے، نبی ﷺ نے اور صحابہ کرام نے بغیر تصریح کے حج کیا ہے اس لئے جس نے پہلے بغیر تصریح کے حج کیا تھا اس کا حج اپنی جگہ صحیح ہے اور اس کے ذمہ سے حج کا فریضہ ساقط ہو گیا ہے، اسے دوبارہ فریضہ حج ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے، ہاں نفلی طور پر اگر وہ حج کرنا چاہے تو حج کر سکتا ہے۔ چونکہ اس وقت انتظامی امور کے تئیں حکومت کی طرف سے تصریح کی شرط ہے اس لئے جب کوئی حج کرے تو تصریح کے ساتھ حج کرے کیونکہ تصریح کے ساتھ حج کرنے والوں کو ہی حکومت کی طرف سے اجازت ہے، اسی کے لئے حج میں سہولت بھی دی جاتی ہے اور جو اس کی مخالفت کرتا ہے اس کے لئے قانونا سزا ہے۔

سوال: حج کرنے کے لے استخارہ کر سکتے ہیں اس لئے نہیں حج کریں کہ نہ کریں حج تو فرض ہے۔ استخارہ کریں کہ گروپ اچھا ملے، اچھے ساتھی ملے، اچھا سفر ہو، حج اور عمرہ کے لے فلاں گروپ کے ساتھ جاؤں؟

جواب: اس طرح کی نیت کے ساتھ کوئی حج کرنے سے پہلے استخارہ کر لے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے تاہم حج فریضہ ہے، جب استطاعت ہو جائے تو حج کرنا ہی کرنا ہے خواہ استخارہ کرے یا نہ کرے۔

سوال: کیا یہ درست ہے کہ حضرت عمر نے اپنے دور میں امہات المؤمنین کو حضرت عبد الرحمن عوف اور حضرت عثمان رضوان اللہ علیہا کی نگرانی میں حج کے لئے بھیجا یعنی محرم والے مسئلہ کی وضاحت فرمادیں؟

جواب: ہاں یہ بات صحیح ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ازواج مطہرات کو حج کے لئے بھیجا تھا، ساتھ میں عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف کو بھی بھیجا۔ بخاری کی حدیث ہے جو اس طرح ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

و قال لي احمد بن محمد هو الازرقي، حدثنا ابراهيم، عن ابيه، عن جده: اذن عمر رضي الله عنه لازواج النبي صلى الله عليه وسلم في آخر حجة حجها، فبعث معهن عثمان بن عفان، وعبد الرحمن بن عوف (بخاری:1860)

امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا کہ مجھ سے احمد بن محمد نے کہا کہ ان سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے، ان سے ان کے داد (ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے آخری حج کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو حج کی اجازت دی تھی اور ان کے ساتھ عثمان بن عفان اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما کو بھیجا تھا۔

اس حدیث کی روشنی میں بعض اہل علم کہتے ہیں کہ عورتیں بغیر محرم کے حج کا سفر کرسکتی ہیں مگر یہ صحیح بات نہیں ہے کیونکہ اس حدیث میں اس بات کا ذکر نہیں ہے کہ بغیر محرم کے ازواج گئی تھیں اور وہ رسول اللہ کی حدیث کے خلاف عمل نہیں کرسکتی ہیں۔ ساتھ میں دو صحابہ کو اکرام کے طور پر بھیجا گیا تھا۔ دوسرے آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے محرم کے ساتھ گئی تھیں اور قافلہ کے آگے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ تھے اور پیچھے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ بعض اہل علم یہ بھی جواب دیتے ہیں کہ یہ خصوصیت صرف ازواج مطہرات کے ہے کیونکہ وہ امت کی مائیں ہیں اور تمام لوگ محارم ہیں۔ بہرکیف! اس میں بغیر محرم سفر کرنے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

سوال: جس طریقہ سے زندگی میں ایک بار استطاعت ہونے پر حج فرض ہے کیا عمرہ بھی ایک بار زندگی میں فرض ہے اور جو شخص باوجود استطاعت کے حج یا عمرہ کئے بغیر مرجائے تو کیا شریعت میں حکم ہے کہ اس کے پھر مال میں سے ایک حج اور ایک عمرہ کا پیسہ نکالا جائے گا؟

جواب: اس میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ حج کی طرح عمرہ بھی فریضہ ہے یا نہیں، اس سلسلے میں صحیح بات یہ ہے کہ عمرہ بھی حج کی طرح فرض ہے۔ امام بخاریؒ نے حدیث "العمرة الى العمرة كفارة لما بينهما۔۔۔ کے تحت عمرہ کے واجب ہونے کا باب باندھا ہے۔ رہا مسئلہ کہ جس آدمی پر حج وعمرہ فرض ہوگیا ہو مگر استطاعت کے باوجود سستی وغفلت میں حج نہیں کیا تو اس کی طرف سے حج نہیں کیا جائے گا کیونکہ خود اس کو حج کی مہلت ملی اور اس نے حج نہیں کیا تاہم حج کرلیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے اور جس پر حج فرض ہوگیا مگر کسی عذر کی وجہ سے حج نہیں کرسکا تو اس کی طرف سے بلاشبہ حج کیا جائے گا خواہ اس نے حج کرنے کی وصیت کی ہو یا نہیں کی ہو۔

سوال: کیا قرض لے کر حج پر جانا صحیح ہے جبکہ ہم حج کے بعد قرض واپس کردیں؟

جواب: ایک مسئلہ یہ سمجھ لیں کہ حج ایک فریضہ ہے جو اس پر عائد ہوتا ہے جو حج کرنے کی مالی استطاعت رکھتا ہے، جس کے پاس حج کرنے کی مالی استطاعت نہ ہو اس پر حج فرض نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ آج کل حج میں بہت صرفہ آتا ہے، اگر کوئی قرض لے کر بالکل آسانی کے ساتھ حج کے بعد قرض ادا کرسکتا ہے تو وہ قرض لے کر حج کرسکتا ہے، اس میں حرج نہیں ہے لیکن قرض کی ادائیگی آسان نہ ہو تو ہرگز قرض لے کر حج نہ کرے، پھر ایسا قرض لے کر حج کرنا بھی صحیح نہیں ہے جس کی ادائیگی دشوار اور مشکل ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: کیا حج کے لئے تصریح ضروری ہے اس کے بغیر حج نہیں ہو گا؟

جواب: حج کے صحیح ہونے کے لئے تصریح کی ضرورت نہیں ہے، بغیر تصریح کے بھی حج ہو جائے گا لیکن سعودی حکومت نے انتظامی امور کو سنبھالنے کے لئے تصریح کی شرط لگا رکھی اس لئے بغیر تصریح کے حج کرنا سنگین جرم ہے اس لئے پکڑے جانے سخت کاروائی کی جاتی ہے اس لئے کوئی آدمی بغیر تصریح کے حج نہ کرے۔ اگر آپ کے پاس حج کرنے کی مالی استطاعت ہو جائے تو آپ تصریح کے ساتھ حج کریں۔

سوال: کیا کوئی حج پر ہو تو اس پر جادو ہو سکتا ہے؟

جواب: جادو کبھی بھی ہو سکتا ہے، کوئی حج پر ہو تو اس کو بھی جادو لگ سکتا ہے کیونکہ جادو برحق ہے تاہم حج کے دنوں میں حاجی فضیلت ایام میں اور فضیلت والی جگہوں پر فضیلت والے اعمال انجام دے رہا ہوتا ہے اس لئے اس وقت وہ اللہ کے خاص تحفظ ورعایت میں ہوتا ہے۔

سوال: جس کے اوپر قرض ہو کیا وہ حج کر سکتا ہے اور قربانی بھی کر سکتا ہے؟

جواب: قرض اگر ایسا ہے کہ قرض دینے والا مہلت دے رہا ہے یعنی قرض بعد میں چکا دیں تو کوئی بات نہیں ہے، ایسی صورت میں قرض ہوتے ہوئے حج کر سکتے ہیں اور قربانی بھی کر سکتے ہیں لیکن اگر قرض دینے والا اپنا پیسہ مانگ رہا ہے اسے پیسہ نہ دے کر کوئی حج کرے یا قربانی کرے تو یہ عمل صحیح نہیں ہے، اسے پہلے اپنا قرض اتارنا ہو گا پھر حج کرنے کے لئے پیسہ بچے تو حج کرے اور قربانی کرنے طاقت ہو تو قربانی کرے۔

سوال: ایک عورت حج پر جا رہی تھی کہ اسی مہینے اس کا شوہر فوت ہو گیا، اب کیا وہ حج کے لئے جائے گی یا عدت پوری کرے گی؟

جواب: سفر پہ جانے سے پہلے اگر شوہر کا انتقال ہو جائے تو لازمی طور پہ بیوی گھر میں عدت گذارے کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے۔

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا (البقرۃ:234)

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ مر جائیں ان کے پیچھے اگر ان کی بیویاں زندہ ہیں۔ تو وہ اپنے آپ کو چار مہینے دس دن تک روکے رکھیں۔

اس عدت کے دوران سوگ منانا واجب ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔

عن أُمِّ حَبِيبَةَ رضي الله عنها قالت: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔ (روى البخاري:1280 ومسلم:1486)

ترجمہ: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو عورت اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی میت پر تین راتوں (اور تین دن تک) سے زیادہ سوگ منائے لیکن شوہر کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موت پر چار مہینے اور دس دن تک سوگ منائے۔

اور عورت اس سال حج نہ کرے اور آئندہ سال حج کی ادائیگی کرے کیونکہ حج پہ جانے سے عدت پوری نہیں کر سکتی جو اس کے لئے واجب ہے جبکہ حج میں وسعت ہے، آئندہ سال بھی کر سکتی ہے۔ اور اگر عورت سفر پہ نکل ہو چکی ہو پھر شوہر کی وفات کی خبر آئے تو اس کی دو صورتیں ہیں۔

(1) اگر معمولی سفر کی ہو یعنی ابھی نزدیک ہو تو لوٹ جائے اور عدت پوری کرے۔

(2) اور اگر دور نکل چکی ہو مثلا جدہ یا مکہ تو پھر اپنا حج پورا کرے خواہ فرضی حج ہو یا نفلی۔

سوال: شوہر نے تین حج کئے اور وہ دوبارہ قرض لے کر حج پر جانا چاہتے ہیں، اگر بیوی منع کرے گی تو کیا بیوی کو گناہ ہوگا؟

جواب: جب شوہر تین بار حج کر چکا ہے اور چوتھی بار بھی حج کرنا چاہتا ہے مگر اس کے پاس حج کے لئے پیسے نہیں ہیں، وہ قرض لے کر حج کرنا چاہتا ہے تو یہ حج کرنا شوہر کے لئے غلط ہے کیونکہ اسے حج کرنے کی استطاعت نہیں ہے اور فریضہ پہلے ادا کر چکا ہے۔ ایسی صورت میں بیوی کو چاہئے کہ شوہر کو نہ صرف منع کرے بلکہ ہر ممکن طور پر شوہر کو حج سے روکے تاکہ بلاوجہ وہ اپنے سر قرض نہ لے جو اس کے لئے اور اس کے گھر والوں کے لئے بعد میں وبال جان بن جائے۔ یہ تو اسلام نے ہمیں حق دیا ہے کہ اگر کوئی غلط کام کرے تو ہم اس کو غلط کام سے روکیں اور شوہر کا قرض لے کر چوتھی بار حج کے لئے جانا غلط کام ہے، اس کام سے بیوی شوہر کو روکتی ہے تو وہ گنہگار نہیں ہوگی بلکہ شوہر کو روک کر ایک اچھا کام کرے گی۔

سوال: ایک شخص حج پر جانا چاہتا ہے مگر اس کا پڑوسی بہت غریب ہے حج پر جانے والے کے پاس اتنی استطاعت ہے کہ وہ غریب کو بھی پیسہ دے سکتا ہے اور حج بھی کر سکتا ہے، ایسا شخص پہلے حج کرے یا اپنے غریب پڑوسی کی مدد کرے ان پیسوں سے؟

جواب: اسلام کی تعلیمات نہایت صاف ستھری اور واضح ہیں، اس نے حج کے سلسلے میں بھی واضح تعلیمات دی ہے۔ قرآن میں اللہ رب العالمین نے حکم دیا ہے کہ جس مسلمان کو اللہ کے گھر تک پہنچنے کی استطاعت ہو جائے اس پر حج کرنا فرض ہے اور جس پر حج فرض ہو جاتا ہے وہ بلا تاخیر فوری طور پر حج کرے گا۔ اس لئے جس آدمی کے بارے میں سوال کیا جارہا ہے کہ ایک آدمی حج کرنا چاہتا ہے مگر اس کا پڑوسی غریب ہے، وہ حج کرے یا پڑوسی کی مدد کرے؟ اس سوال کا واضح اور دوٹوک جواب یہ ہے کہ وہ آدمی بلاشک وتردد حج کرے گا اور بلا تاخیر حج کرے گا، ساتھ ہی غریب پڑوسی کی بھی مدد کرے جیسا کہ وہ حج کرنے کے ساتھ غریب کی مدد کرنے کی استطاعت بھی رکھتا ہے۔ یہاں پر اس مسئلہ میں کسی طرح کا کوئی خلجان نہیں ہے اور حج کی استطاعت رکھنے والے پر حج کرنے کا حکم صاف اور واضح ہے۔

سوال: اگر کسی کی طرف سے حج کرنا ہے تو پھر اس میں نیت کس طرح سے کرنی ہوگی اس کے جگہ وہاں ان کا نام لینا ضروری ہے یا نہیں اس بارے میں رہنمائی کر دیجیے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: اگر کوئی کسی دوسرے کی طرف سے حج بدل کرتا ہے، تو حج بدل کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ پہلے اپنا حج کر چکا ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ حج بدل کرتے وقت جب احرام باندھیں گے اسی وقت میقات پر جس کی طرف سے حج کرنا ہے اس کا نام لے لینا ہے مثلا محمد کی طرف سے حج ہو تو نیت کرتے وقت لبیک حجا عن محمد اور اگر احرام باندھتے وقت نام نہ بھی لے صرف دل میں اس آدمی کی نیت کر لے، یہ بھی کافی ہے اور دوران حج کسی جگہ اس آدمی کا نام لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ عمل کا دارومدار نیت پر ہے، جس کی طرف سے دل میں نیت ہے اس کی طرف سے حج ہوگا۔ حج بدل اسی طرح کیا جائے گا جیسے حج کرنے کا مسنون طریقہ ہے، حج بدل کا دوسرا طریقہ نہیں ہے۔

سوال: ایک بہن کا سوال ہے کہ ان کے شوہر مقروض ہیں کیا وہ اپنا زیور بیچ کر اپنے بیٹے کے ساتھ حج پر جا سکتی ہے، انکا بیٹا تیرہ سال کا ہے اور بالغ ہو گیا ہے؟

جواب: شوہر مقروض ہو تو یہ شوہر کا معاملہ ہے، اس سے بیوی کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ بیوی اپنا زیور بیچ کر حج کرنا چاہتی ہے تو وہ حج کر سکتی ہے اس میں شرعا کوئی قباحت نہیں ہے تاہم یہ یاد رہے کہ بیوی پر بھی حج کرنا فرض نہیں ہے کیونکہ اس کے پاس حج کے لئے الگ سے مال نہیں ہے جبکہ زیور استعمال کی چیز ہے۔ رہا بیٹے کا معاملہ تو سال کے حساب سے بچہ بالغ نہیں ہوتا ہے، بلوغت کی نشانی ظاہر ہونے سے بالغ ہوتا ہے، اس کے زیر ناف یا بغل کے بال، یا مونچھ داڑھی نکل آئے ہوں یا احتلام ہوتا ہو تو بالغ ہو گیا ہے، کوئی ایک نشانی بھی پائی جائے تو لڑکا بالغ ہے اور بالغ لڑکے ساتھ عورت سفر کر سکتی ہے۔

سوال: اصل میں اس عورت کو یہ حدیث یاد آ گئی کہ جو استطاعت کے باوجود حج، عمرہ نہ کرے تو وہ یہودی مرے یا نصرانی اور انکے پاس زیور ہی ہے جسے وہ بیچ سکتی ہے لیکن اب انکے شوہر کہہ رہے ہیں کہ میں بھی حج کر لیتا ہوں اور جب والد کی وراثت بٹے گی تو اس سے میرا قرض ادا ہو جائے گا کیا ایسا کر سکتے ہیں؟

جواب: پہلے میں نے یہ بات بتا ہی دی ہے کہ بیوی کے پاس حج کے لئے مال نہیں ہے اس لئے اس پر حج فرض نہیں ہے، زیور استعمال کی چیز ہے جیسے گھر استعمال کے لئے ہوتا ہے۔ کیا کسی پر گھر بیچ کر حج کرنا ضروری ہے؟ نہیں۔ اسی طرح جس عورت کے پاس مال نہیں اس پر حج فرض نہیں ہے۔ پھر بھی وہ اپنا زیور بیچ کر حج کرنا چاہے تو حج کر سکتی ہے۔ حدیث میں یہودی ہو کر مرنے والی بات اس عورت کے لئے نہیں ہے جس کے پاس ذاتی مال نہیں ہے۔ شوہر کے پاس مال ہے اور حج کرنا چاہے تو حج کر سکتا ہے لیکن یاد رہے کہ جس سے قرض لیا ہے وہ اگر مہلت دے کہ بعد میں کبھی بھی قرض لوٹا سکتے ہو تبھی حج کرنا ہے اور مہلت نہ دے تو پہلے قرض اتارے۔

سوال: کیا حج کے تربیتی کورس کے لئے جانا ضروری ہوتا ہے یا کوئی بھی ویڈیو گھر بیٹھے دیکھ لیں تو کافی ہے اور سارے حاجی ایک خاص طرح کے احرام مرد وعورت پہنتے ہیں جس پر کچھ لکھا ہوتا ہے یا چھپائی ہوتی ہے، کیا اسے بھی نشانی کے واسطے ضروری طور پر پہننا ہوتا ہے یا سادہ احرام مرد خود سے خرید لے اور عورت اپنے لئے نارمل کپڑے یا عبایا پہن لے ایئرپورٹ جانے کے لئے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: حج کرنے کے لئے حج کا علم ہونا ضروری ہے تاکہ سنت کے مطابق حج کر سکیں۔ حج کمیٹی کی طرف سے قائم تربیتی کورس میں شامل ہونا ضروری نہیں ہے، آپ کہیں سے بھی حج وعمرہ کا علم لے سکتے ہیں اس کا کوئی مسئلہ نہیں ہے تاہم مستند کتاب یا مستند عالم سے ہی حج وعمرہ کی رہنمائی حاصل کریں کیونکہ ہر فرقے والے اپنے اپنے طریقے سے حج وعمرہ کی تعلیم دیتے ہیں۔ اور لباس کا بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے، مرد کوئی بھی سادہ لباس جو سلا ہوا نہ ہو استعمال کر سکتا ہے اور عورت بھی کوئی لباس لگا سکتی ہے سوائے نقاب وبرقع اور دستانہ کے۔ کپڑے پر چھپائی یہ حج کمیٹی کی طرف سے ہے یا گروپ والوں کی طرف سے ہے، اس کا حج وعمرہ سے کوئی لینا دینا نہیں ہے اور کمیٹی والے بھی پہچان کے لئے نشان دیتے تاکہ کہیں حاجی گم نہ ہو اور آسانی سے اپنے گروپ کے لوگوں کو پہچان سکیں۔

سوال: اگر کوئی شخص بغیر تصریح لئے چھپے طور حج کرتا ہے تو کیا اس شخص سے حج کا فریضہ ادا ہو جائیگا؟

جواب: اگر کوئی مسلمان چھپ کر اور بغیر تصریح کے حج کرتا ہے اس حال میں کہ اس نے حلال مال کا استعمال کیا ہے اور سنت کے مطابق حج کیا ہے تو ان شاء اللہ اس کا حج صحیح ہے اور اس سے اس کا فریضہ بھی ساقط ہو جائے گا البتہ سعودی حکومت نے بغیر تصریح کے حج کرنے کو جرم قرار دیا ہے اس لیے مسلمان کو چاہیے کہ وہ باقاعدہ تصریح کے ساتھ حج کرے اور آرام سے حج کرے کیونکہ بغیر تصریح کے حج کرنے میں اٹھنے بیٹھنے سونے جاگنے اور حتی کہ حج کے افعال انجام دینے میں کافی دشواری ہوتی ہے اور پولیس سے ڈر ڈر کر ادھر ادھر آدمی چھپتا بھی رہتا ہے کہ کہیں پکڑ نہ لے، ایسے میں سکون سے کوئی حج کیسے کر سکتا ہے۔

سوال: ہم ایک کرائے کے گھر میں رہتے ہیں جو کرایہ بہت مشکل سے ادا ہوتا ہے اور میرے شوہر کو انکے والد کی جائداد سے 60 لاکھ روپئے ملے ہیں اور میرے پاس کچھ زیور بھی ہے۔ ہم ایک گھر لینا چاہتے ہیں تاکہ کرائے سے بچ جائیں۔ یہاں سوال یہ ہے کہ ہمیں پہلے حج کرنا چاہئے، چاہے اسکے بعد گھر بنانے کے لئے پیسے کیوں نہ ختم ہو جائیں کیونکہ میں نے سنا ہے کہ جو فوت ہو جاتا ہے اس کی جائیداد سے پہلے وصیت، قرض، زکوۃ اور حج نہ کیا ہو تو حج کے پیسے الگ کئے جاتے ہیں پھر وراثت تقسیم کی جاتی ہے، میرے معاملہ میں کیا حکم ہے؟

جواب: جس کو اپنے باپ کی وراثت سے ساٹھ لاکھ روپئے ملے ہیں اور اس کو گھر بھی بنانا ہے ایسی صورت میں وہ دیکھے کہ کب گھر بنانا ہے؟ ابھی فوری گھر بنانا ہے اور پیسے گھر میں خرچ ہو گئے تو حج نہیں کرنا ہے لیکن ابھی گھر نہیں بنانا ہے تو بیٹے کو حج کر لینا چاہیے، حج کی استطاعت ہونے پر تاخیر نہیں کی جاتی ہے اور بیوی کو ساتھ لے جانا ضروری نہیں ہے کیونکہ حج بیٹے پر فرض ہے اور بمشکل تین چار لاکھ حج میں خرچ ہو سکتا ہے۔

میت کی وفات کے بعد وصیت پوری کی جاتی ہے اور قرض ہو تو قرض ادا کیا جاتا ہے لیکن زکوۃ نہیں دی جاتی ہے اور نہ حج کیا جاتا ہے، میت کی طرف سے حج کرنے کے لئے حالات دیکھے جاتے ہیں، علی الاطلاق تمام میت کی طرف سے حج کے لئے پیسے نہیں نکالے جائیں گے، جس میت پر حج فرض تھا اور انہوں نے سستی میں حج نہیں کیا یا حج کرنے کی فرصت نہیں ملی تو اس کی طرف سے حج کیا جائے گا۔ جس میت پر حج فرض نہیں تھا اس کی طرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے حج نہیں کیا جائے گا۔

سوال: مجھے چار سال کا لڑکا ہے۔ میرے شوہر کا حج ہو چکا ہے کیا میں اپنے بیٹے کو اپنے شوہر کے ساتھ چھوڑ کر اکیلی حج کر سکتی ہوں یعنی ایک عورت کو بغیر محرم کے حج کرنا جائز ہے۔ میرے ساتھ مسئلہ یہ ہے کہ بچہ کو سنبھالنے والا کوئی نہیں ہے تو کیا میں اکیلی محرم کے بغیر حج کو جاسکتی ہوں؟ ہم لوگ مکہ کے مقیم ہیں، پانچ سال سے مکہ میں ہوں لیکن بچے کی وجہ سے حج کو نہ جاسکی؟

جواب: آپ بغیر محرم کے حج کر سکتے ہیں کیونکہ آپ مکہ میں مقیم ہیں اور آپ کو مکہ ہی میں حج کرنا ہے۔ حج کے کام منی، عرفات اور مزدلفہ میں انجام دئے جاتے ہیں، آپ ان سب جگہوں پر حج کی ادائیگی کے لئے اکیلی جاسکتی ہیں، اس میں شرعا کوئی مسئلہ نہیں ہے کیونکہ آپ کے لئے یہ سب مقامات سفر کے حکم میں نہیں ہیں جبکہ عورت کو بغیر محرم کے سفر کرنے سے منع کیا گیا ہے اور آپ کو سفر نہیں کرنا ہے، فقط حج کرنا ہے۔

سوال: کیا فوت شدہ والدین کی طرف سے عمرہ وحج نہیں کر سکتے ہیں اور حج بدل کے بارے میں بھی بتادیں؟

جواب: والد یا والدہ جو فوت ہوگئے ہیں، اگر انہوں نے حج یا عمرہ نہیں کیا تھا تو ان کی طرف سے حج وعمرہ کر سکتے ہیں لیکن وہ زندگی میں حج وعمرہ کر چکے تھے تو اب وفات کے بعد حج وعمرہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ حج وعمرہ فریضہ ہے جو انہوں نے ادا کر لیا تھا۔ رہا حج بدل کا معاملہ تو یہ زندہ کی طرف سے ہوتا ہے یعنی جو زندہ مرد یا عورت جس پر حج فرض ہے مگر مکہ آنے کی طاقت نہیں رکھتے تو بدل کے طور پر اس کی طرف سے حج بدل کر سکتے ہیں۔

سوال: اس شخص ہے جس کی عمر پچاس سال ہے، اس کے پاس اتنے پیسے ہیں کہ وہ اپنے ساتھ بیوی کو بھی حج کرا سکتا ہے لیکن وہ چاہے کہ اس پیسے سے پراپرٹی لے لوں تاکہ آگے بچوں کے کام آسکے اور حج اگلے سال کرلوں تو کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: جس مسلمان کے پاس حج کرنے کی استطاعت ہو جائے تو اس پر بالفور حج کرنا ضروری ہے، اس میں تاخیر کسی طرح مناسب نہیں ہے، ایسے لوگ جن پر حج فرض ہو جاتا ہے اور تاخیر کرتے ہیں بڑی وعید آئی ہیں۔ آپ نے جس کے بارے میں کہا کہ 50 سال کا آدمی ہے اور وہ بیوی کے ساتھ حج کرنے کا خرچ رکھتا ہے تو اس پر حج فرض ہے، اس کے ذمہ بیوی کا حج کرانا ضروری نہیں ہے لیکن خود کا حج ضروری ہے۔ اگر وہ حج میں ٹال مٹول کرتا ہے یا اس پیسے سے بچوں کے مستقبل کے لئے پروپرٹی خرید لیتا ہے تو گنہگار ہوگا۔ اس کو چاہئے کہ میاں بیوی دونوں ایک ساتھ حج کرنا چاہیں تو اچھی بات ہے ورنہ خود اکیلے حج کی ادائیگی کے لئے کوشش کرے۔

سوال: میں جدہ میں رہتا ہوں، شوال میں عمرہ کر لیا ہوں، اور حج کا ارادہ ہے تو کیا پہلے والا عمرہ مانا جائے گا؟

جواب: حج تمتع میں عمرہ کر کے مکہ میں باقی رہنا ہوتا ہے، الا یہ کہ کوئی ضرورت ہو تو کہیں جاسکتے ہیں لیکن چونکہ آپ جدہ کے رہائشی ہیں اور آپ عمرہ کر کے اپنی رہائش جدہ آگئے اس لئے وہ عمرہ شمار نہ کریں، حج تمتع کرنے کے لئے پھر سے عمرہ کریں پھر حج کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: ایک خاتون حج کرنا چاہتی ہے اور ان کے شوہر تین بار حج کر چکے ہیں اور اب حج نہیں کرنا چاہتے ہیں، شوہر کا کہنا ہے کہ اس کی بیوی کسی کے ساتھ چلی جائے۔ اس خاتون کی ممانی کی بہن ہے جو اپنے بیٹے کے ساتھ حج پہ جارہی ہے تو کیا یہ بھی ان کے ساتھ جاسکتی ہے؟

جواب: سفر کے واسطے عورت کے لئے محرم چاہئے اور محرم مرد ہوتا ہے اس لئے وہ بہن اپنی ممانی کی بہن کے ساتھ سفر پہ نہیں جاسکتی ہے کیونکہ ممانی کی بہن عورت ہے اور عورت عورت کا محرم نہیں ہے۔ شوہر کے علاوہ گھر کے دوسرے محرم کو دیکھے یا شوہر ہی سفر کرے، سفر میں شوہر سے بہتر کون مدد کرسکتا ہے جبکہ آج کل ہم حج میں بھیڑ کی وجہ سے کافی دشواری دیکھتے ہیں۔

سوال: مجھے بالغ ہوئے دوماہ ہوئے تھے تو میں نے حج کیا تھا، ابھی دوبارہ حج کرنا چاہ رہی ہوں، میرے شوہر کا کہنا ہے کہ تمہارا حج ہوچکا ہے مگر مجھے تسلی نہیں ہورہی کیونکہ وہ لڑکپن کا حج تھا، کیا دوبارہ حج کیا جاسکتا ہے؟

جواب: سوال میں ذکر کیا گیا ہے کہ بالغ ہوئے دوماہ ہوئے تو آپ نے حج کیا تھا اس بنیاد پر بلوغت کے بعد جو حج کیا گیا ہے اس سے حج کا فریضہ ادا ہوگیا ہے، اس لئے اب آپ پر دوبارہ فریضہ حج کی ادائیگی ضروری نہیں ہے، پہلے ہی حج سے فریضہ ساقط ہوگیا ہے اور آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ حج کا فریضہ زندگی میں ایک ہی بار ہے۔ ہاں اگر نفلی طور پر دوبارہ حج کرنا چاہتے ہیں تو یہ الگ بات ہے، آپ دوبارہ نفلی حج کرسکتے ہیں، اس میں حرج نہیں ہے ورنہ فریضہ ادا ہوچکا ہے۔

سوال: اگر کسی کا حج بدل کروانا ہو تو کیا سعودی عرب کے کسی رہائش پذیر سے کروایا جاسکتا ہے یا اسی علاقے سے کسی کو اخراجات دے کر بھیجا جائے گا کیونکہ دونوں صورتوں میں اخراجات میں بہت زیادہ فرق ہے؟

جواب: حج بدل کسی ایسے شخص سے کرواسکتے ہیں جو سعودی میں رہائش پذیر ہو، اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے اور کوئی ضروری نہیں ہے کہ حج بدل کرنے والا اسی جگہ سے بھیجا جائے جہاں وہ شخص موجود ہے جس کی طرف سے حج کروانا ہے، حج بدل کرنے والے کے لئے یہ ضروری شرط ہے کہ اس نے پہلے اپنا حج کرلیا ہو تبھی وہ دوسرے کی طرف سے حج کرسکتا ہے۔

سوال: اپنا فرض حج ادا کرنے کے بعد فوت شدہ والدہ کی طرف سے حج کیا جاسکتا ہے جبکہ وہ اپنی زندگی میں اسکی استطاعت نہیں رکھتی تھیں؟

جواب: ہاں کیا جاسکتا ہے۔ جیسے وفات یافتہ والدہ کی طرف سے عمرہ کرسکتے ہیں خواہ وہ زندگی میں اس کی استطاعت رکھتی تھی یا نہیں، اسی طرح وفات یافتہ والدہ کی طرف سے حج کرسکتے ہیں۔

سوال: اگر عورت حج تمتع کررہی ہے اور وہ حیض میں ہے تو اس کا شوہر بھی بیوی کے ساتھ ہی اس وقت عمرہ کرے گا جب اس کی بیوی پاک ہوگی یعنی ایک ساتھ؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: اگر شوہر نے احرام باندھ لیا ہے تو اسے اپنا عمرہ مکمل کرنا ہے، صرف بیوی انتظار کرے گی لیکن اگر میاں بیوی میقات سے باہر ہوں اور ابھی احرام نہیں باندھے ہوں تو بیوی کی پاکی تک رک جائے، جب وہ پاک ہو جائے تب ساتھ ہی احرام باندھ کر تمتع کا عمرہ کرے۔

سوال: دورانِ حج انڈیا سے آنے والے حُجّاج کیا اپنی نمازیں قصر کریں گے؟

جواب: حاجی کہیں کا بھی ہو، اس کو دوران حج قصر سے نماز پڑھنا ہے یعنی مکہ والے، مدینہ والے، سعودی والے اور سعودی سے باہر کے تمام حجاج دوران حج منی، عرفات اور مزدلفہ میں قصر کے ساتھ نماز ادا کریں گے۔

سوال: سعودی حکومت نے حج اور عمرے کے لئے محرم کی شرط ختم کر دی ہے اس کی شرعی حیثیت کیا ہے اور کیا محرم کے بغیر حج یا عمرہ ہو سکتا ہے؟

جواب: جی، بالکل بغیر محرم کے عمرہ بھی ہو سکتا ہے اور حج بھی ہو سکتا ہے، اسلام نے حج وعمرہ کے لئے محرم کی شرط نہیں لگائی ہے۔ محرم کی شرط سفر کے لئے ہے، اس لئے کوئی عورت اپنے گھر سے بغیر محرم کے سفر نہیں کر سکتی ہے۔

جو مکہ میں مقیم عورت ہے اس کے لئے حج یا عمرہ کے واسطے محرم کی ضرورت نہیں ہے لیکن جو خواتین دور دراز رہتی ہیں ان کے لئے سفر کے سبب لازما محرم چاہئے، اگر سعودی حکومت نے دور دراز سے آنے والی عورتوں کو بغیر محرم آنے کی اجازت دی ہے تو یہ حکومتی مسئلہ ہے، ہماری شریعت عورت کو اس بات کی اجازت نہیں دیتی ہے کہ وہ بغیر محرم عمرہ یا حج یا کسی اور غرض سے سفر کرے۔

سوال: کسی بہن کا سوال ہے کہ حج ٹور آپریٹرز کی کیا ذمہ داریاں بنتی ہیں؟ کیا کسی اہل حدیث عالم کا انتظام کرنا ان کے فرائض میں داخل ہے، کیا زائرین کا عقیدہ و عمل درست ہونا ان کی ذمہ داریوں میں شامل ہے اور کیا بلا محرم جانے والی عورتوں کو لے جانے سے وہ گناہ گار ہوں گے؟

جواب: ٹور اینڈ ٹراولس دنیاوی معاملہ ہے، تجارت کی غرض سے ٹراولس کھولا جاتا ہے، اس کی ذمہ داری ٹراولس میں سہولت دینا ہے۔

ٹورس والا مسلمان ہے اور وہ لوگوں کو حج وعمرہ کے لئے بھیجتا ہے، جانے والے لوگوں میں کوئی غلط چیز دیکھتا ہے تو اس کو اس غلط چیز پر ٹوکنا اس کی ذمہ داری ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو کوئی منکر دیکھے اس کو ہاتھ سے مٹائے، اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے منع کرے اور اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل میں برا جانے اور یہ ایمان کا سب سے نچلا درجہ ہے۔

بعض ٹور والے صرف حج وعمرہ کا ہی کام کرتے ہیں، ان کے پاس اور دوسرا کام نہیں ہے تو پھر ایسی صورت میں ٹور والے کی ذمہ داری بڑی ہو سکتی ہے۔ وہ ایک طرح سے مسلمانوں کے لئے حج وعمرہ کا مسئول وذمہ دار ہے اور حج وعمرہ ایک عظیم عبادت ہے۔ اور ہر مسئول اللہ کے لئے یہاں جواب دہ ہے۔ اسے لوگوں کے واسطے حج وعمرہ کی رہنمائی کے لئے عالم کی مدد حاصل کرے جن کے ذریعہ لوگوں کو صحیح بات کی رہنمائی کی جائے، صحیح بات کو کوئی تسلیم نہ کرے تو اس پر جبر نہیں کیا جائے گا تاہم حق ان پر واضح کر دینا ان کی ذمہ داری ہے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ سعودی عرب میں جتنے بھی حج وعمرہ ٹورس والے ہیں سبھی معلم ودینی مرشد مہیا کراتے ہیں تاکہ لوگ ان کی رہنمائی میں مناسک حج وعمرہ ادا کریں۔ حج وعمرہ ٹور والا یہ بھی شرط لگائے

www.maquboolahmad.blogspot.com
https://www.youtube.com/@MAQUBOOLAHMAD
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ ہمارے یہاں سے بغیر محرم کے حج یا عمرہ نہیں ہوتا۔

سوال: ایک بہن حج کرنا چاہتی ہے اور اپنا زیور بیچنا چاہتی ہے تو کسی امام مسجد نے کہا کہ تینتیس فیصد سے زیادہ نہیں بیچ سکتی ہے؟

جواب: اپنے مال میں سے ایک تہائی مال صدقہ کرنے والی جو بات ہے وہ وصیت سے متعلق ہے یعنی مرتے وقت کوئی بھی آدمی ایک تہائی مال سے زیادہ کی وصیت نہیں کرسکتا ہے، یہ عورت ومرد دونوں کے لئے ہے۔ رہا زندگی کا معاملہ تو جس کا مال ہے وہ اپنے مال کو حلال کاموں میں جیسے چاہے خرچ کرے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ جس عورت کے پاس زیور ہے اور اسے بیچ کر حج کرنا چاہتی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں، وہ اپنا زیور بیچ کر حج کرسکتی ہے۔ زیور کی مالکن عورت ہے تو اسے اپنی ضرورت کے لئے بلاشبہ بیچ سکتی ہے۔

سوال: کیا حج پر جانے کے لئے استخارہ کرنا چاہئے کہ جائیں یا نہیں جائیں؟

جواب: حج کا تعلق مالی اور جسمانی استطاعت سے ہے، جب یہ استطاعت حاصل ہوجائے حج فرض ہوجاتا ہے، اس میں استخارہ کی ضرورت نہیں ہے یعنی یہ اختیاری معاملہ نہیں ہے بلکہ واجبی معاملہ ہے اسے کرنا ہی کرنا ہے جیسے پانچ وقت کی نماز فرض ہے، اس کے لئے استخارہ نہیں کرنا ہے، فریضہ ہے تو ادا کرنا ہی ہے۔ ہاں اگر نفلی حج یا عمرہ ہو تو اس کے لئے استخارہ کرسکتے ہیں۔

سوال: تصریح کے بغیر حج کرنا کیسا ہے اور جو لوگ ذی القعدہ کے مہینے میں مکہ میں داخل ہوجاتے ہیں اور حج کے ایام میں مکہ سے ہی احرام باندھ کر حج کرتے ہیں اس سلسلے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب: شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کو اشہر حج (حج کے مہینے) کہا جاتا ہے، ان تین مہینوں میں کوئی آدمی مکہ کا سفر کرے اس حال میں کہ اس کا ارادہ حج کا ہے تو اسے میقات سے ہی احرام باندھنا ہوگا۔ جو بغیر احرام کے میقات سے گزر گیا اور مکہ سے احرام باندھ کر حج کیا اسے دم دینا ہوگا۔ رہا مسئلہ تصریح کا تو یہ قانونی چیز ہے جو کوئی بغیر تصریح کے حج کرتا ہے وہ سعودی قانون کی مخالفت کرتا ہے البتہ بغیر تصریح کے کیا گیا حج درست ہے، نبی ﷺ نے اور صحابہ کرام نے بغیر تصریح کے حج کیا۔ یہ آج کا قانون ہے اور اس میں لوگوں کی بھلائی ہے لہذا قانونی اعتبار سے حج کرنا چاہئے۔

سوال: ایک عورت کا شوہر انتقال کرگیا ہے، تین بیٹیاں ہیں، شوہر کا بھائی بھی ہے۔ وہ حج کرنا چاہتی ہے مگر کوئی داماد تیار نہیں ہے، کیا وہ اپنے شوہر کے بھائی کے ساتھ حج کرنے جاسکتی ہے؟

جواب: عورت کے لئے سفر میں محرم کی ضرورت ہے، بغیر محرم کے سفر نہیں کرسکتی ہے اور شوہر کا بھائی محرم نہیں ہے اس لئے عورت اپنے شوہر کے بھائی کے ساتھ حج کا سفر نہیں کرسکتی ہے، داماد کو تیار کرے، اس کو کچھ سہولت دے ممکن ہے تیار ہوجائے گا، داماد کے ساتھ سفر کرسکتی ہے۔ واضح رہے کہ عورت کے لئے محرم نہ ہو تو اس سے حج کا فریضہ ساقط ہوجاتا ہے، وہ اگر حج نہ کرے تو گنہگار نہیں ہوگی یہاں تک کہ محرم نہ ملنے کی وجہ سے بغیر حج کئے وفات پاجائے تب بھی گنہگار نہیں ہوگی۔ ہاں اگر عمر کے کسی مرحلہ میں محرم کا انتظام ہوجائے تو اس وقت حج کرلے اور تاخیر کی وجہ سے اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: ایک شخص ہر سال رمضان میں سونا کے اوپر زکوۃ نکال رہا ہے اس سال سونا بیچ کر حج کو جا رہا ہے تو پہلے زکوۃ نکال کر سونا بیچ دے کیا کرے؟

جواب: جب نصاب بھر سونے پر سال مکمل ہو رہا ہے تو جس وقت سال پورا فورا اسی وقت سونے کی زکوۃ دے گا اور سال مکمل ہونے سے پہلے سونا بیچ رہا ہے تو پھر اس کی زکوۃ نہیں دینی ہوگی کیونکہ زکوۃ کی جو شرط ہے سال مکمل ہونا وہ شرط پوری نہیں ہوئی۔

سوال: آپ نے عشاء کی چار رکعت کا اجر شب قدر کی طرح بتایا ہے وہ کیسے پڑھنا ہے، عشاء کے فورا بعد یا وتر کب پڑھنا ہے اور حج اکبر کسے کہتے ہیں جس کا ذکر سورہ توبہ میں ہے؟

جواب: عشاء کی فرض نماز پڑھیں، پھر دو رکعت عشاء کے بعد کی سنت پڑھیں اور اس کے بعد چار نفل ایک سلام سے پڑھیں اور اس کے بعد وتر پڑھیں۔ اس طرح سے پڑھ سکتے ہیں۔

عوام میں یہ بات بھی مشہور کر دی گئی ہے کہ عرفہ اگر جمعہ کے دن پڑ جائے تو حج اکبر ہے حالانکہ ایسی کوئی دلیل نہیں ملتی البتہ یوم النحر کو حج اکبر کا دن کہنا ثابت ہے جس کا ذکر سورہ توبہ میں ہے اور ابوداؤد کی حدیث 1945 میں ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحر کے روز (دسویں ذی الحجہ کو) حجۃ الوداع میں جمرات کے درمیان کھڑے ہوئے اور لوگوں سے پوچھا: "یہ کون سا دن ہے؟"، لوگوں نے جواب دیا: یوم النحر، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہی حج اکبر کا دن ہے۔

سوال: کیا کوئی عورت اپنے جیٹھ کے بیٹے کے ساتھ حج کا سفر کر سکتی ہے؟

جواب: کوئی عورت اپنے جیٹھ کے بیٹے کے ساتھ حج کا سفر نہیں کر سکتی ہے کیونکہ جیٹھ کا بیٹا محرم نہیں ہے جبکہ سفر کے لیے محرم چاہیے۔

سوال: حدود حرم میں رہنے والے کیا حج تمتع اور حج قران کر سکتے ہیں یا وہ صرف حج افراد ہی کر سکتے ہیں اور قربانی والا نہیں کر سکتے ہیں؟

جواب: حدود حرم میں رہنے والے تینوں قسم کا حج کر سکتے ہیں یعنی افراد، قران اور تمتع، کوئی بھی حج ان کے لئے منع نہیں ہے۔ لوگوں میں مشہور ہے کہ حدود حرم والے صرف حج افراد کر سکتے ہیں اور قربانی والا حج نہیں کر سکتے ہیں، یہ لوگوں کی غلط فہمی ہے اس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ ہاں یہ بات ہے کہ اگر مکہ والے حج تمتع یا قران کریں تو قربانی نہیں دینا ہے اور ان کے لئے طواف الوداع بھی نہیں ہے۔

سوال: میرے سسر نے دو شادیاں کی ہیں اور میرے شوہر کے لئے جو چھوٹی امی ہے کیا محرم ہے اور اس کو حج وعمرہ کروا سکتا ہے؟

جواب: آپ کی سوتیلی ساس یعنی آپ کے شوہر کی سوتیلی ماں کے لئے آپ کا شوہر محرم ہے اس لئے آپ کا شوہر اپنی سوتیلی ماں کے ساتھ حج وعمرہ کے سفر پر جا سکتا ہے۔

سوال: شریعت کے لحاظ سے حج وعمرہ کے واسطے عورت کے لئے محرم کا ہونا ضروری ہوتا ہے لیکن جب یہ بات کی جاتی ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ بغیر محرم کے بھی حج وعمرہ کیا جا سکتا ہے کیونکہ ازواج مطہرات نے عبدالرحمن کے ساتھ بغیر محرم کے حج کیا تھا، اس سلسلے میں صحیح بات کیا ہے؟

جواب: سفر کے معاملہ میں رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا واضح فرمان ہے کہ عورت بغیر محرم سفر نہ کرے، خواہ حج وعمرہ کا سفر ہو یا کوئی اور سفر اور جہاں تک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ازواج مطہرات کے حج کا معاملہ ہے تو اس بارے میں صحیح بخاری (1860) میں ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے آخری حج کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو حج کی اجازت دی تھی اور ان کے ساتھ عثمان بن عفان اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما کو بھیجا تھا۔ اس سے دلیل پکڑتے ہوئے ہم یہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ عورت بغیر محرم سفر حج کر سکتی ہے، ہر گز نہیں ہے کیونکہ اصلا دین اللہ اور اس کے رسول کے فرمان کا نام ہے جو آپ ﷺ کے عہد میں ہی مکمل ہو گیا تھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ نبی کی بیویاں امت کی مائیں ہیں، اس لحاظ سے سارے مرد ازواج کے لئے محرم ہو گئے۔ بعض علماء نے یہ بھی لکھا ہے کہ ازواج مطہرات نے محارم کے ساتھ حج کیا تھا اور ساتھ میں عثمان رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو شرف واکرام کے لئے بھیجا تھا۔ نبی کی بیویاں دین کو اوروں سے زیادہ سمجھتی تھیں وہ سنت رسول کی مخالفت نہیں کر سکتی ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ کوئی عورت بغیر محرم سفر نہ کرے اس لئے ان کے عمل میں بغیر محرم سفر کرنے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

سوال: عورت بغیر محرم کے حج کے لئے سفر کر سکتی ہے جبکہ حکومت کی طرف سے ویزہ مل رہا ہو؟

جواب: ویزہ ملنا الگ مسئلہ ہے اور شرعی مسئلہ الگ ہے۔ شریعت کی روشنی میں کوئی عورت بغیر محرم سفر نہیں کر سکتی ہے اس لئے کوئی عورت بغیر محرم حج یا عمرہ کا سفر نہ کرے۔

سوال: اپنے ملک سے حج کے لئے مکہ آئے ہوئے ہیں، دس روز ہو گئے، ہمیں اپنی نماز مکمل پڑھنی ہے یا قصر سے؟

جواب: آپ کسی بھی جگہ سفر کر کے جاتے ہیں اور وہاں چار دن سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کرتے ہیں تو مقیم کے حکم میں ہو جاتے ہیں اور چونکہ آپ کو مکہ آکر دس روز ہو گئے اس لئے آپ مقیم ہیں اور آپ اپنی نماز مکمل ادا کریں گے تاہم جب حج کریں گے تو منی، عرفات اور مزدلفہ میں ساری نمازیں قصر سے پڑھیں گے، قصر کا یہ معاملہ صرف حج کے دوران ہی رہے گا کیونکہ نبی ﷺ نے حج کرتے ہوئے دوران حج اپنی نمازیں قصر سے ادا فرمائے تھے۔

سوال: سعودیہ میں حج کس دن سے شروع ہو گا اور حج کتنے دن کا ہوتا ہے؟

جواب: حج کے مہینے اور ایام متعین ہیں، حج کے مہینے شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ ہیں اور حج کے ایام چھ ہیں۔ یوم الترویہ آٹھ ذوالحجہ سے حج شروع ہوتا ہے اور ایام تشریق کی تیرہویں تاریخ کو ختم ہو جاتا ہے۔ کوئی چاہے تو بارہ ذوالحجہ کو بھی حج ختم کر کے واپس آسکتا ہے ایسے میں پانچ دنوں کا حج ہو گا۔

سوال: جو لوگ حج کے لیے آئے ہیں کیا وہ عمرہ کرنے کے بعد حدود حرم سے باہر آسکتے ہیں طائف یا جدہ یا جب تک حج نہیں ہو جاتا ان کو وہاں ہی رہنا چاہیے؟

جواب: جو لوگ حج تمتع کر رہے ہیں وہ حج کا عمرہ کرنے کے بعد مکہ میں ہی قیام کریں گے، مکہ سے باہر گھوم گھام اور وقت گزاری کے لئے یا پھر رشتہ داروں سے ملاقات کی غرض سے ادھر ادھر جانا صحیح نہیں ہے۔ ہاں اگر کسی ضرورت سے مکہ سے باہر جاتے ہیں تو کوئی حرج نہیں ہے، ضرورت پوری کر کے فوراً مکہ واپس آجائیں، دوسرے شہر میں رہائش پذیر نہ ہو جائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: کسی شخص نے دو لوگوں کو جو استطاعت نہیں رکھتے تھے حج کروایا ہے اور اس میں نیت اپنے والد اور دادا کی طرف سے حج کی کی ہے، ان کے والد اور دادا نے فرض حج کیا ہوا تھا، کیا ایسا کیا جا سکتا ہے اور کیا یہ نفلی حج ہو گا؟

جواب: اس سوال کے تعلق سے ایک مسئلہ یہ ہے کہ جس نے پہلے اپنی طرف سے حج نہیں کیا تھا اگر اس نے کسی دوسرے کی طرف سے حج کیا تو اس کا حج بدل نہیں ہو گا بلکہ یہ حج اس کی ذات کی طرف سے ہو جائے گا تاہم بعض اہل علم یہ بھی کہتے ہیں کہ جو حج کی استطاعت نہیں رکھتا تھا اگر اس نے کسی غیر کی طرف سے حج بدل کیا تو کوئی حرج نہیں ہے، حج بدل ہو جائے گا۔ اور دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ جو حج کر کے وفات پائے ہیں ان کی طرف سے پھر سے حج کروانا صحیح نہیں ہے کیونکہ میت نے اپنا فریضہ ادا کر لیا تھا۔

سوال: میں نے پرائیویٹ طور پر حج کا ویزہ لیا ہے اور مجھے حج تمتع کرنا ہے، مکہ میں ہوٹل نہیں مل رہا ہے تو کیا عمرہ کر کے جدہ میں ہوٹل لے کر ٹھہر سکتے ہیں؟

جواب: ویسے آپ کو حکومتی نظام کے تحت حج کرنا چاہئے جس میں سہولت اور آسانی ہوتی ہے۔ اگر آپ نے پرائیویٹ طور پر حج کا ویزہ لیا ہے اور کو مکہ میں ہوٹل نہیں مل رہا ہے تو حج کا عمرہ کرنے کے بعد جدہ میں ہوٹل لے کر ٹھہر سکتے ہیں کیونکہ آپ جدہ کے رہائشی نہیں ہیں۔ نیز آپ حج کرتے ہوئے دوران حج صحیح سے قیام کریں گے یعنی حدود منی، حدود عرفات اور حدود مزدلفہ کی تعیین کر کے ٹھیک اسی وادی میں قیام کریں گے جہاں قیام کرنے کو کہا گیا ہے۔

سوال: میں ریاض سے حج کرنے جا رہا ہوں، میں حج تمتع کرنا چاہتا ہوں مگر میرے ساتھ مسئلہ یہ ہے کہ میرا حملہ ریاض سے جدہ ہوتے ہوئے ڈائرکٹ منی جائے گا، مکہ نہیں لے جائے گا، ایسے میں مجھے کیا کرنا ہے؟

جواب: اگر آپ حج تمتع کرنا چاہتے ہیں تو اس کی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ ریاض سے چلتے وقت احرام کی چادر لگا لیں اور طائف کی میقات سے عمرہ کی نیت کر لیں اور جدہ پہنچ کر آپ گروپ کا ساتھ چھوڑ کر مکہ چلے جائیں اور اپنا عمرہ کر لیں پھر مکہ سے حج کا احرام باندھ کر منی جا کر اپنے گروپ سے جا ملیں۔ زیادہ ممکن ہے کہ گروپ چھوڑنے کی وجہ سے آپ کے لئے پریشانی کا سبب بن جائے اس لئے بہتر ہے کہ آپ حج قران کی نیت کر لیں اور اپنے گروپ کے ساتھ حج و عمرہ دونوں کی ایک ساتھ نیت کر کے منی جائیں اور گروپ کے ساتھ حج کریں۔ حج قران کرنا بھی صحیح ہے، اس میں بھی قربانی ہے اور نبی ﷺ نے حج قران ادا فرمایا تھا۔

سوال: اہل مکہ کیا صرف افراد ہی کر سکتے ہیں؟

جواب: یہ خیال غلط ہے کہ مکہ والے صرف حج افراد ہی کر سکتے ہیں، صحیح یہ ہے کہ مکہ والے تمتع اور قران بھی کر سکتے ہیں البتہ ان کے لئے قران یا تمتع کرنے میں قربانی نہیں ہے اور اہل مکہ کے لئے طواف الوداع بھی نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: میں نے سنا ہے کہ پہلی مرتبہ حج کرنے کے لئے تمتع یا قران کی نیت ضروری ہے افراد کی نیت نہیں کرسکتے۔ کیا ایسا خیال درست ہے؟

جواب: ایسا خیال درست نہیں ہے، پہلی دفعہ ہو یا دوسری اور تیسری دفعہ اقسام حج میں سے کوئی بھی اختیار کرسکتے ہیں۔ہاں حج تمتع افضل ہے۔

سوال: میں ہندوستان کا رہنے والا ہوں، مجھے حج تمتع کرنا ہے، میں نے ابھی ابھی حج تمتع کا عمرہ کرلیا ہے، ابھی حج کے کئی دن باقی ہیں تو اس دوران اپنے لئے یا میت کے نام سے عمرہ سکتا ہوں؟

جواب: حج تمتع میں پہلے عمرہ کرنا ہے پھر حج کا انتظار کرنا ہے، جب حج کے ایام آجائے تو مناسک حج ادا کرنا ہے، آپ کا سفر، حج تمتع کے لئے ہے اور آپ نے حج تمتع کا عمرہ کرلیا ہے لہذا اب آپ کے لئے کوئی دوسرا عمرہ نہیں ہے، حج کے دنوں کا انتظار کریں اور نفلی طواف، حرم میں نماز و دعا اور تلاوت وذکر میں اپنے اوقات گزاریں۔

سوال: میں نے سنا ہے کہ حج کا بدلہ جنت ہے، تو کیا حقوق العباد بھی معاف کردئے جاتے ہیں؟

جواب: علماء کے راجح قول کی روشنی میں حج سے سارے گناہ معاف ہوجاتے ہیں خواہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ البتہ حقوق العباد نہیں معاف ہوتے۔

سوال: ہم خاتون کی ایک جماعت کے ساتھ حج پہ آرہے ہیں، ہمارے ساتھ کوئی محرم نہیں ہے ساری خواتین ہیں ایسے میں ہمارے حج کا کیا حکم ہے؟

جواب: کوئی خاتون کسی خاتون کے لئے محرم نہیں اس لئے بغیر محرم کے سفر کرنا خواہ عورتوں کی جماعت کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو جائز نہیں ہے ایسی عورتوں کا حج تو صحیح ہے مگر بلا محرم سفر کرنے سے گنہگار ہوئی ہیں اللہ سے توبہ کرنا چاہئے۔

سوال: کیا حج کرنے کے بعد میت کی طرف سے عمرہ کرسکتے ہیں؟

جواب: ایک سفر میں ایک ہی عمرہ کیا جاتا ہے یہی سنت رسول اللہ ﷺ اور طریقہ سلف رہا ہے لیکن جو آفاقی لوگ ہیں جنہیں دوبارہ مکہ آنے کی امید نہ ہو ایسے آدمیوں کے لئے حج کے بعد میت کی طرف سے عمرہ کرنے کو بعض علماء نے جائز کہا ہے۔ میں تو کہوں گا کہ ایسے لوگ اللہ سے حرم شریف میں خوب خوب دعا کریں کہ اللہ مجھے دوبارہ یہاں آنے کی توفیق دے، اگر اللہ کی طرف سے توفیق مل گئی تو میت کی طرف سے عمرہ کرلیں گے۔ یہ زیادہ بہتر ہے۔

سوال: ہم کیا ایسا کریں کہ ہمارا حج مبرور ہوجائے؟

جواب: احادیث میں حج مبرور وحج مقبول کی بڑی فضیلت ہے، اس حج کا بدلہ سوائے جنت کے کچھ نہیں ہے۔ حج مبرور یہ ہے کہ آدمی حلال کمائی سے مسنون طریقے پر حج کرے، وہ پہلے سے ہی گناہوں سے تائب ہوچکا ہو اور دوران حج فحش وبے حیائی، لغو بات اور جھگڑا و لڑائی سے بچے، اس میں ریاونمود نہ ہو، یہ حج خالص اللہ کی رضا کے لئے ہو۔ حج مبرور کی علامت ہے حج کے بعد نیکیوں کی طرف واپسی اور آخرت کی فکر۔ لہذا حج کرنے والوں کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حج سے پہلے ہی اللہ کی طرف لوٹ جانا چاہئے، دوران حج سارا کام سنت کے مطابق اللہ کی رضا کے لئے انجام دینا چاہئے اور حج کے بعد کی زندگی آخرت کی تیاری میں گزارنی چاہئے۔

سوال: کیا والدین کی طرف دیکھنے سے حج کا ثواب ملتا ہے؟

جواب: لوگوں میں یہ بات عام ہے کہ والدین کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے اور مسکرا کر انہیں دیکھنے سے حج کا ثواب ملتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن و حدیث سے ایسی بات ثابت نہیں ہے اس لئے کسی مسلمان مرد وعورت کو ایسی بات نہیں بولنا چاہئے خصوصا اللہ اور اس کے رسول کی طرف ایسی بات منسوب کرکے اجر بیان کرنا اللہ اور رسول کے بارے میں جھوٹ بولنا ہے۔

امام بیہقی نے شعب الایمان اور دیلمی نے الفردوس میں ذکر کیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ما مِنْ ولدٍ بارٍّ ينظرُ إلى والديهِ نظرةَ رحمةٍ؛ إلا كتب اللهُ بكل نظرةٍ حجةً مبرورةً، قالوا: وإن نظر كلَّ يومٍ مائةَ مرةٍ؟ قال: نعم، اللهُ أكبرُ وأطيبُ.

ترجمہ: جو بھی فرمانبردار شخص اپنے والدین کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر نظر کے بدلے مقبول حج کا ثواب لکھ دیتا ہے، لوگوں نے کہا: اگر وہ ہر روز سو بار دیکھے تو؟ فرمایا: "ہاں، اللہ بہت بڑا اور بہت پاکیزہ ہے۔

یہ حدیث من گھڑت اور جھوٹی ہے، شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔ دیکھیں: (هداية الرواة: 4872، السلسلة الضعيفة: 6273، 3298)

اس کی سند میں محمد بن حمید نامی جھوٹا راوی ہے جس کے بارے میں اسحاق بن منصورؒ حلفیہ کہتے ہیں: "میں اللہ کے سامنے اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ وہ جھوٹا ہے"۔ اور امام ابوزرعہ رازیؒ فرماتے ہیں: "وہ جان بوجھ کر جھوٹ بولتا تھا"۔

لہذا جھوٹی بات کو اللہ اور رسول کی جانب منسوب کرنا بڑا بہتان ہے اور اس بات کو لوگوں میں بیان کرنا اللہ اور اس کے رسول کے بارے میں جھوٹ بولنا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ والدین کی طرف دیکھنے سے عبادت یا حج کا ثواب ملتا ہے یہ بات جھوٹ ہے، کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: اگر کوئی عورت حج پہ جارہی ہو اور اس عورت کا اپنی بہو سے نااتفاقی ہو تو حج پہ جانے سے پہلے اس سے معافی مانگنا ضروری ہے، جبکہ غلطی بہو کی ہو اس نے ساس سے بدتمیزی کی ہو، اگر ساس معافی مانگے تو بہو سمجھے گی کہ ساس کی غلطی ہے، ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے؟

جواب: اگر کوئی عورت حج پہ جارہی ہے اور ساس وبہو میں نااتفاقی ہے تو آپس میں صلح کرلے، بات چیت کرلے اور دلوں کی رنجش دور کرلے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ کسی تیسری عورت کو حکم بنائے وہ ساس وبہو کے درمیان آکر دونوں کی صلح کرادے۔ اس معاملہ میں ساس کو ہرگز یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ ہم صلح کی پیش قدمی کرتے ہیں تو بہو کو لگے گا ساس غلطی پر ہے، حق پر ہوتے ہوئے بھی آگے بڑھ کر جو صلح کی پیش قدمی کرے وہ بڑے اجر اور نصیب کا کام کرتا ہے۔

ذرا غور کریں کہ حج کتنی عظیم عبادت ہے اور اس عبادت کا مقصد اللہ کی رضا، گناہوں سے پاکی اور مغفرت حاصل کرنا ہے پھر حج پہ جانے والے جب صلح کرنے میں اتنی چھوٹی سوچ رکھیں گے تو وہ اللہ سے اپنی معافی کی کیسے امید لگائیں گے جبکہ انسان تو اللہ کا سراپا گنہگار ہے۔ معافی وصلح کے معاملہ میں اصل بات یہ ہے کہ صلح صرف حج کے لیے نہیں ہوتی ہے بلکہ کبھی بھی تین دن سے زیادہ آپس میں دو مسلمان کو بات چیت بند کرکے نفرت سے نہیں رہنا چاہیے بلکہ آگے بڑھ کر صلح کرلینا چاہئے۔ یہ انجام کے اعتبار سے بہتر ہے۔

سوال: جو لوگ باہری ملک سے حج پہ آئے ہیں وہ ایک عمرہ کرنے کے بعد دوسرا عمرہ کے لئے مسجد عائشہ جائیں گے یا میقات پر؟

جواب: حج میں ایک ہی عمرہ ہوتا ہے جس حاجی نے اپنے حج کے لئے ایک عمرہ کرلیا ہے اسے دوبارہ عمرہ نہیں کرنا چاہئے۔ وہ حج شروع ہونے تک انتظار کریں اور اپنے اوقات طواف، نفلی عبادات، تلاوت واذکار اور دعا واستغفار میں گزاریں۔

سوال: ایک عورت جو صاحب استطاعت ہے، اس کا شوہر حج نہیں کررہا ہے کیا وہ اپنے بھائی کے ساتھ حج کرسکتی ہے یا شوہر ہی بیوی کو حج کرائے گا جیسا کہ ہمارے یہاں کا ماحول ہے، شوہر حج نہ کرائے تو بیوی حج نہیں کرسکتی ہے۔ اور کیا صاحب استطاعت بیوی شوہر کو چھوڑ کر اپنے بھائی کے ساتھ حج کرتی ہے، تو وہ گنہگار ہوگی؟

جواب: اللہ نے فرمایا ہے کہ جو اس کے گھر کی طرف جانے کی طاقت رکھتا ہو اس پر حج فرض ہے۔ اس فرمان الہی کی روشنی میں اگر بیوی کو بیت اللہ تک جانے کی مالی اور جسمانی استطاعت ہے تو اس پر حج فرض ہے اس عورت کو بلا تاخیر حج کرنا پڑے گا اور حج کے سفر کے لئے عورت کو محرم چاہئے، محرم

www.maquboolahmad.blogspot.com
https://www.youtube.com/@MAQUBOOLAHMAD
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے طور پر عورت شوہر کو یا بھائی کو یا بیٹا کو یا باپ کو، ان میں سے کسی کو اپنے ساتھ لے جاسکتی ہے یعنی ضروری نہیں ہے کہ بیوی شوہر کے ساتھ ہی حج کے لئے سفر کرے وہ کسی بھی محرم کے ساتھ حج پہ جاسکتی ہے اور وہ گنہگار نہیں ہوگی کیونکہ یہ فریضہ ہے جو بیوی کے ذمہ ہے، نہ کہ شوہر کے ذمہ۔ اور یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ شوہر ہی بیوی کو حج کرائے۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر شوہر بیوی کو اپنے پیسے سے حج کرادے تو یہ اس کا احسان ہے مگر شوہر کے ذمہ بیوی کا حج کرانا نہیں ہے اور جس بیوی پر حج فرض ہوجائے وہ شوہر کے ساتھ یا شوہر کے علاوہ کسی اور محرم کے ساتھ حج کرسکتی ہے، اس میں کوئی گناہ نہیں ہے بلکہ عورت اپنا فریضہ ادا کررہی ہے۔

سوال: کسی بہن نے سوال کیا ہے سعودی حکومت نے کہا ہے کہ حج وعمرہ کے لئے محرم ہونا ضروری نہیں ہے، اسلام کے حساب سے اس کی کیا حیثیت ہے؟

جواب: حج یا عمرہ کے لئے اسلام نے محرم کی شرط نہیں لگائی ہے، محرم کی شرط سفر کے لئے ہے اس لئے جو عورت مکہ میں مقیم ہو وہ حج یا عمرہ بغیر محرم کے کرلے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن جو عورت جدہ، طائف، ریاض، مدینہ یا پھر انڈیا، پاکستان سے حج یا عمرہ کے لئے آئے تو اس کو محرم کے ساتھ سفر کرنا ضروری ہے اور اس معاملہ میں سعودی حکومت کوئی دلیل نہیں ہے۔

سوال: کیا پیدل سفر کرنا خواہ حج کے لئے ہو عبادت ہے یا طاعت وبھلائی کا کام ہے جس پر اجر دیا جائے گا؟

جواب: اس کا جواب یہ ہے کہ پیدل سفر کرنا نہ کوئی عبادت ہے، اور نہ کوئی طاعت وخیر کا کام ہے جس پر مسلمان کو اجر ملے گا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ جب ایک عورت نے پیدل کعبہ تک سفر کرنے کی نذر مانی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان اللہ لغنی عن مشیھا (صحیح الترمذی:1536) یعنی اللہ تعالی اس عورت کے پیدل چلنے سے بے نیاز ہے۔ حدیث کا یہ ٹکڑا بتاتا ہے کہ پیدل چلنا کوئی طاعت کا کام نہیں تھا اس لئے رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کو پیدل سفر کرکے بیت اللہ پہنچنے سے منع فرمایا، اگر ایسی بات نہ ہوتی تو آپ کیوں منع فرماتے جبکہ نذر عبادت ہے اور اس کا پورا کرنا واجب ہے۔ آپ نے حجۃ الوداع کے موقع سے پیدل حجاج کو منع نہیں کیا تو یہاں کیوں منع فرمایا؟

اس طرح ایک بات صاف ہوگئی کہ پیدل سفر کرنا کوئی بھلائی نہیں ہے اس لئے کوئی مسلمان اس امید میں کہیں کا پیدل سفر کرے کہ اسے پیدل سفر کرنے کی وجہ سے اجر ملے گا شریعت کی نظر میں غلط ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: پہلے لوگ بیت اللہ کا پیدل سفر کرتے تھے تو کیا وہ غلط تھے؟

جواب: نہیں وہ غلط نہیں تھے، وہ صحیح پر تھے کیونکہ ان کے زمانے میں قدموں سے چلنا ہی اصل ذریعہ تھا۔ اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ آدم علیہ السلام نے ایک ہزار مرتبہ پیدل سفر کرکے حج کیا تو آپ یہ کیوں بھول جاتے ہیں کہ آدم علیہ السلام دوسری جگھوں کا بھی پیدل ہی سفر کرتے تھے، ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام نے بیت اللہ کا پیدل سفر کیا تو وہ اور مقامات کے اسفار بھی پیدل ہی کیا کرتے تھے، جہاں کہیں سواری میسر ہوئی تو سوار ہوگئے ورنہ عموما لوگ پیدل ہی چلتے تھے۔ اپنے گھر کے بوڑھے پرانے سے پوچھیں وہ ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں کیسے جاتے تھے؟ جیسے جیسے سہولت پیدا ہوئی ،لوگ سہولت اختیار کرنے لگے اور اب کوئی ایک شہر سے دوسرے شہر کا پیدل سفر نہیں کرتا۔ پھر بات وہیں پہنچتی ہے کہ جب ہم ہر کام کاج کے لئے سواری استعمال کرتے ہیں تو مکہ کے سفر کے لئے سواری کیوں مانع ہے جبکہ پیدل چلنا کوئی عبادت کا معاملہ بھی نہیں ہے۔ ساتھ ہی ان دنوں پیدل مکہ کا سفر کرنے سے عبادت میں ریا کا امکان پیدا ہونے کا ڈر ہے جیسا کہ اس معاملہ میں ہم دیکھ بھی رہے ہیں۔ بس اتنا فرق ذہن میں رکھیں کہ سفر دنیاوی معاملہ ہے اور کل وآج کے سفر میں فرق ہے، کل لوگ عدم سہولت کی وجہ سے عموما پیدل سفر کرتے تھے جبکہ آج سہولت ہونے کی وجہ سے سواری پہ سفر کرتے ہیں۔

پیدل حج کی فضیلت میں سنن کبری للبیہقی کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو مکہ سے پیدل حج کرے یہاں تک کہ مکہ واپس لوٹ جائے تو اللہ اس کے لئے ہر قدم پر سات سو نیکیاں لکھتا ہے اور ہر نیکی حرم کی نیکی کے برابر ہے۔ (بیہقی) اولا یہ حدیث انڈیا سے بیت اللہ تک سفر کرنے سے متعلق نہیں ہے بلکہ جہاں اعمال حج انجام دینا ہے وہاں کے لئے ہے، ثانیا اسے شیخ البانی رحمہ اللہ نے ضعیف الترغیب میں موضوع قرار دیا ہے۔ (ضعیف الترغیب:691) اس لئے اس حدیث سے کسی قسم کا استدلال باطل ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ دین کے معاملہ میں ہم وہاں آسانی پر عمل کریں جہاں رخصت دی گئی ہو اور نفس کو ایسی مشقت سے بچائیں جو اللہ کی نظر میں لغو وبے معنی ہو۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عبادت کے معاملہ میں رسول اللہ سے ایک عورت کی نماز کے بارے میں کثرت اشتیاق وپابندی کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: علیکم بما تطیقون (بخاری:43) تمہارے اوپر اتنا ہی عمل واجب ہے جتنے عمل کی تمہارے اندر طاقت ہے۔ غور کریں جب عبادت کے معاملہ میں تکلیف مالایطاق سے منع کیا جارہا ہے تو دنیاوی معاملات میں نفس پر خود سے ناقابل برداشت بوجھ ڈالنا کیوں کر ممنوع نہ ہوگا؟۔ غور فرمائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: کچھ لوگ حج یا عمرہ کرنے کے لئے سائیکل پر سوار ہو کر ایک ملک سے دوسرا ملک ہوتے ہوئے مکہ پہونچتے ہیں، جبکہ آج کے دور میں آسانیاں موجود ہیں۔اور پھر ہوتا یہ ہیکہ مختلف مقامات کے لوگ ان کا استقبال بھی کرتے ہیں۔ کیا آج کے دور میں آسانیاں ہونے کے باوجود سائیکل پر یا پیدل چل کر حج یا عمرہ کے لئے جانا درست ہے، برائے مہربانی جواب دیں؟

جواب: اسلام ترقی کے مخالف نہیں ہے، آج کے دور کی جو سفری سہولیات اور ایجادات ہیں ان سے شرعی حدود میں رہ کر فائدہ اٹھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ترقی یافتہ زمانے میں پیدل یا سائیکل سے حج کرنا واقعی تعجب خیز امر معلوم ہوتا ہے جبکہ پہلے والوں نے پیدل اور جانوروں پر سفر کرکے ہی حج کیا کرتے تھے۔ بعد میں بس، گاڑی، پانی اور ہوائی جہاز کی ایجاد ہوئی۔ ان سب سہولیات کی باوجود آج بھی کہیں کہیں سے خبریں آتی ہیں کہ فلاں نے سائیکل سے حج کا سفر کیا، فلاں نے پیدل حج کے لئے سفر کیا۔ اور آج سوشل میڈیا کی وجہ سے یہ لوگ جہاں جہاں پہنچتے ہیں وہاں وہاں کی ساری خبریں لوگوں میں عام ہوتی رہتی ہیں۔ دیکھیں حج کے لئے سفر پیدل ہو یا سوار کوئی حرج نہیں ہے تاہم ایک بات کی توجہ ضروری ہے کہ حج عبادت ہے اور عبادت کے لئے اخلاص اور اتباع رسول ضروری ہے۔ لہذا ایسے امور سے ہمیں بچنا ہے جن سے اخلاص ختم ہوتا ہے۔ بہت سے لوگ حج کی تمنا رکھتے ہیں مگر سب کو وافر مالی طاقت نصیب نہیں ہوتی ایسے قسم کے بعض لوگ کم سے کم خرچ والا سفر کرتے ہیں، خلوص وللٰہیت کا جاننے والا اللہ ہے، ہمیں کسی کے نیک عمل پہ بدظنی کا بھی شکار نہیں ہونا چاہئے بلکہ ایک مسلمان کے لئے ہمارے دل میں حسن ظن ہو مگر آج کل پیدل حج کرنا یا سائیکل سے حج کرنا شہرت والا ایک ٹرینڈ بن گیا ہے۔ لوگ اس طرح حج کرنے جاتے ہیں اور جب تک حج نہیں کرلیتے ہیں موبائل اور کیمرہ سے لمحہ لمحہ کی ویڈیوز اور تصاویر کھینچ کھینچ کر سوشل میڈیا پر نشر کرتے رہتے ہیں پھر ایسا حج، حج نہیں دکھاوا ہے۔

طواف کے مسائل

سوال: عورت طواف کعبہ کے دوران اپنا چہرہ ڈھکے یا ننگا رکھے، اکثر لوگوں سے یہی سنا ہے لیکن میں اس بات سے متفق نہیں ہوں جس عورت نے کبھی نقاب نہیں اتارا وہ کیسے کرے گی؟

جواب: لوگوں کا یہ کہنا کہ طواف میں عورت چہرہ کھول کر رکھے گی بلکہ یہاں تک کہا جاتا ہے کہ عورتوں کو احرام کی حالت میں پردہ نہیں کرنا ہے، یہ غلط فتوی اور غلط مسئلہ ہے اور یہ لوگوں کی اپنی بات ہے۔ قرآن وحدیث میں عورت کو کہیں پر بھی طواف کے دوران یا احرام کی حالت میں اپنا چہرہ کھولنے کا حکم نہیں دیا گیا ہے۔ آپ جیسے عام حالات میں چہرے کا پردہ کرتے تھے اسی طرح طواف کے دوران بھی چہرے کا پردہ کریں گے بلکہ پورے حج وعمرہ میں حتی کہ زندگی بھر آپ اپنے چہرہ کا پردہ کرتے رہیں گے، یہ اللہ کی طرف سے ہر عورت پر فرض ہے۔

سوال: کیا بچوں کو حج کا طریقہ سکھانے کے لیے بناوٹی کعبہ بنا کر اس کے گرد چکر لگوا سکتے ہیں تاکہ بچے طواف کا طریقہ سیکھ سکیں؟

جواب: یہ صحیح طریقہ معلوم نہیں ہوتا ہے بلکہ میری نظر میں ایک طرح سے کعبہ کی توہین معلوم ہوتی ہے اور علمائے عرب نے اس سے سختی کے ساتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منع کیا ہے۔ طواف عبادت ہے اس کے لئے بناوٹی کعبہ رکھ کر طواف سکھانے کی ضرورت نہیں ہے، طواف ایک نارمل عبادت ہے، کعبہ کے گرد چکر لگانے کا نام ہے اس کے لئے کعبہ کی شبیہ بنا کر اس کے گرد بچوں سے طواف کرنے والے کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ آپ بچوں کو طواف کی ویڈیو دکھا سکتے ہیں جس میں لوگ کعبہ کے گرد طواف کر رہے ہوں یا کعبہ کی تصویر دکھا اس سے بچوں کو طواف سمجھا سکتے ہیں۔

بہت سارے ممالک میں خصوصا مراکز و مدارس میں بغرض تعلیم کعبہ کے مجسمہ کا طواف کروایا جاتا ہے، اس تعلیم میں جہاں ایک طرف عبادت کا شبہ ہو سکتا ہے تو دوسری طرف کعبہ کی عظمت وہیبت لوگوں میں کم ہو سکتی ہے لہذا بالکلیہ اس عمل سے پرہیز کیا جائے۔

سوال: میرے شوہر نے رمضان میں روزہ کی حالت میں دوسری منزل پر عمرہ کے لئے طواف شروع کیا، وہ صرف دو چکر ہی لگا پائے اور باقی چکر نہیں لگائے رش کی وجہ سے اور انہیں واپس اپنی جاب پر بھی جانا تھا اس وجہ سے، اب ایسی صورت میں انہیں کیا کرنا ہے؟ کیا دوبارہ پھر سے اسی چکر سے طواف شروع کرنا ہے جس پر رکے تھے یا از سرے نو طواف شروع سے کرنا ہے؟

جواب: اگر معمولی دیر کی بات ہوتی تو پہلے والا طواف شمار کیا جاتا مگر کام پر لوٹ جانے اور زیادہ تاخیر کی وجہ سے پہلے والا طواف شمار نہیں کیا جائے گا، اسے پھر سے از سرے نو مکمل طواف کرنا، دو رکعت نماز ادا کرنی ہے اور سعی کر کے، بال کٹا کر عمرہ سے حلال ہونا ہے۔ یاد رہے کہ ممنوعات احرام سے وہ بچتے رہیں گے تاوقتیکہ مکمل عمرہ نہ کر لیں۔

سوال: میں عمرہ کے لئے طواف کیا، سعی کیا پھر جمعہ کا وقت ہونے والا تھا وقت زیادہ تھا تو دوبارہ ہم نے طواف کر لیا پھر بال کٹایا تو اس عمرہ کے بارے میں ہمیں بتائیں کیا حکم ہے؟

جواب: عمرہ ایک اہم عبادت ہے اور عبادت کے تئیں مسلم کو بہت حساس رہنا چاہئے اور اس عبادت کو بالکل اسی طرح انجام دینا چاہئے جس طرح محمد ﷺ نے سکھایا ہے۔ آپ ﷺ نے ہمیں عمرہ کا طریقہ سکھایا ہے پہلے ہم میقات سے احرام باندھتے ہیں، پھر سات چکر طواف کرتے ہیں، پھر دو رکعت نماز طواف پڑھتے ہیں، اس کے بعد سات چکر سعی کرتے ہیں اور بال کٹا کر حلال ہو جاتے ہیں، یہ ہے عمرہ کا طریقہ۔ اس مسئلہ میں دوبارہ طواف کرنے سے پہلے کسی سے رہنمائی حاصل کر لی جاتی تو یہ غلطی نہیں ہوتی، کسی کو زیادہ وقت ملے تو عمرہ میں اپنی مرضی سے جتنا چاہے طواف نہیں کرے گا یا زیادہ ثواب کے لئے یا کوئی سات چکر سے زیادہ طواف کرے یا سات چکر سے زیادہ سعی تو بڑی غلطی ہے کیونکہ نبی نے ہمیں صرف سات چکر بتایا ہے۔ بہر صورت یہ عمرہ اپنی جگہ صحیح ہے لیکن ایک عمرہ میں دوبار طواف کرنا غلط ہے، آئندہ اس سے پرہیز کیا جائے اور عمرہ عبادت ہے اور عبادت کا معاملہ کافی اہم ہے اس پہ توجہ دی جائے۔

سوال: ایک کمزور عورت کو وھیل چیر پر عمرہ کرایا گیا لیکن وہ طواف کے دوران سوتی رہی، سونے کی وجہ سے عمرہ میں تو کوئی کمی نہیں آئے گی یعنی عمرہ ادا ہو جائے گا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: نیند ناقض وضو ہے اور طواف کے لئے وضو شرط ہے، جب طواف کے دوران سو جائے اور اسی حالت میں ویل چیر پر طواف کرایا جائے تو اس کا طواف نہیں ہو گا کیونکہ سو جانے سے اس کا وضو ٹوٹ گیا اور وضو نہیں تو طواف نہیں لیکن اگر ہلکی نیند یا اونگھ تھی جس سے شعور زائل نہیں ہوا تھا تو اس سے طواف پر فرق نہیں پڑے گا اور سعی میں وضو شرط نہیں ہے لہذا اونگھ کی یا نیند کی حالت میں سعی ہو جائے گی۔

الملہم اگر عورت عمرہ کے دوران گہری نیند سے نہیں سوئی تھی محض اونگھ تھی تو عمرہ درست اور صحیح ہے اور عمرہ میں گہری نیند سے سو گئی تھی تو اس کا عمرہ نہیں ہو گا۔ اور ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ انسان نیند میں مرفوع القلم ہوتا ہے، اس کا عمل نہیں لکھا جاتا ہے لہذا اس طرح کی صورت حال میں عمرہ کرانے والے کو چاہئے کہ معتمر کو اونگھ آتے وقت جگا دے۔

سوال: ایک سسٹر کا سوال ہے کہ وہ عمرہ پر گئی ہوئی ہیں عمرہ بھی الحمدللہ ہو گیا ہے اب ایک دو دن پہلے ان کو حیض ہو گیا تو وہ حیض رکنے کے لئے دوائی کھائی ہیں حیض رک گیا ہے پر ان کا سوال یہ ہے کہ وہ اب غسل کے بعد کعبہ شریف کا طواف کر سکتی ہیں کیا؟

جواب: اگر حیض رک گیا ہے اور پاکی کی علامت ظاہر ہو گئی ہے تو غسل کر کے کعبہ کا طواف کر سکتی ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال: ایک عورت حیض روکنے کے لئے ٹائبلیٹ کھا رہی تھی، ابھی تھوڑا گوشت کا ٹکڑا نکلا ہے پھر کچھ بھی لال جیسا نہیں ہے تو کیا وہ غسل کر کے طواف کر سکتی ہے اور اسے ابھی پاکستان بھی جانا ہے؟

جواب: اگر خون نہیں آرہا ہے اور حیض سے پاکی کی علامت ظاہر ہو گئی ہے یعنی اس ٹکڑے کے بعد پھر کچھ ظاہر نہیں ہوا تو اب وہ غسل کر کے طواف کر سکتی ہے۔

سوال: حیض کی دوا کھانے سے پندرہ دن سے حیض رکا ہوا تھا، ابھی لال ٹکڑا آگیا اور کچھ نہیں آیا۔ یہ حیض تو شمار نہیں ہو گا نا اور اس میں نماز اور طواف کر سکتی ہے؟

جواب: کسی سبب سے خون کا ٹکڑا رحم میں اٹکا ہوا ہو گا جو گر گیا ہے، اس ٹکڑے کو حیض نہیں مانا جائے گا، حیض تو خون ہے جو جاری ہوتا ہے۔ جب تک اسے خون حیض جاری نہ ہو وہ نماز پڑھے اور طواف کر سکتی ہے۔

سوال: وفات یافتہ والد یا والدہ کی طرف سے طواف اور قربانی کر سکتے ہیں اور ان کے لئے مکہ ومدینہ میں دعا بھی کر سکتے ہیں؟

جواب: وفات یافتہ والد یا والدہ کی طرف سے عمرہ یا حج کر سکتے ہیں مگر ان کی طرف سے طواف کرنا یا قربانی کرنا صحیح نہیں ہے۔ حج وعمرہ کے دوران مکہ و مدینہ میں دنیا بھر کی دعا کر سکتے ہیں، جو چاہیں مانگ سکتے ہیں، کوئی دعا منع نہیں ہے۔

سوال: ایک آدمی عمرہ کر لیا ہے، اسی احرام میں طواف کرتا ہے تو کیا اس میں کوئی حرج یا گناہ ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: اگر کسی نے عمرہ مکمل کرلیا ہے اور احرام کا لباس ابھی نہیں اتارا ہے اور وہ اسی لباس میں پھر سے طواف کرنا چاہتا ہے تو کوئی حرج کی بات نہیں ہے، اس میں کوئی گناہ اور کسی قسم کا مسئلہ نہیں ہے۔ ایک صورت یہ ہے کہ آپ احرام کی چادر صرف طواف کے لئے لگاتے ہیں تاکہ مطاف میں جاکر طواف کر سکیں تو یہ صورت دھوکہ کی ہے، آپ اللہ کو بھی دھوکہ دے رہے ہیں اور حکومت کے ساتھ بھی دھوکہ کا معاملہ کر رہے ہیں۔ اس سے بچنا چاہئے۔ حکومت نے انتظامی امور کو سنبھالنے کے لئے ایک بہتر نظام لاگو کر رکھا ہے ہمیں اس نظام کو فالو کرنا چاہئے۔

سوال: کسی زندہ انسان کی طرف سے طواف کرنا جائز ہے کیا؟

جواب: طواف صرف اپنی طرف سے ہوگا، کسی غیر کی طرف سے نہیں ہوگا چاہے وہ زندہ ہو یا مردہ ہو۔

سوال: مسجد الحرام میں اعتکاف میں طواف کریں تو نامحرم سے بچنے کے باوجود ٹکراتے ہیں، کیا ہم کو طواف نہیں کرنا چاہیے؟

جواب: حالت اعتکاف میں نفلی طواف کیا جاسکتا ہے اور طواف میں پورے سال بھیڑ ہوتی ہے، اس میں نامحرموں سے ٹکرانے پر کوئی مسئلہ نہیں ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ سے طاقت بھر ڈرو. اپنی کوشش ہو کہ کنارے ہو کر، عورتوں کے جھنڈ میں طواف کیا جائے۔

سوال: کسی کو رطوبت کا مسئلہ ہو تو طواف کیسے کریں، حرم میں بھیڑ ہوتی ہے جبکہ طواف باوضو کرنا ہے؟

جواب: رطوبت پاک ہے مگر یہ ناقض وضو ہے اور کسی کے ساتھ اس کا مسئلہ ہے یعنی مسلسل رطوبت (لیکوریا) آتی ہے تو ایک وقت کے وضو سے ایک وقت کی نماز پڑھ سکتی ہے اور ایک وضو کرکے طواف بھی کرسکتی، گویا ایک مرتبہ عورت نے طواف کے لئے وضو کیا تو اس وضو سے مکمل طواف کرسکتی ہے، دوران طواف رطوبت آئے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال: کیا عمرہ کرتے وقت طواف کے دوران کعبہ کو ہاتھ لگایا اور بوسہ دیا جاسکتا ہے؟

جواب: طواف کے دوران کعبہ کو ہاتھ لگانا کوئی عبادت نہیں ہے، اگر برکت و شفا کی نیت سے ہو تب بالکل بھی جائز نہیں ہے، . طواف کے سات چکروں میں حجر اسود کے پاس پہنچ کر صرف اس کو بوسہ دے سکتے ہیں اور بوسہ دینا ممکن نہ ہو تو دور سے دائیں ہاتھ سے اشارہ کریں اور اسی طرح طواف کے ہر چکر میں رکن یمانی کا استلام کرنا ثابت ہے، کعبہ کے اور بقیہ حصوں کو چھونا ثابت نہیں ہے۔

سوال: ایک بہن پاکستان سے عمرہ کرنے آئی تھیں طواف کے دوران انہیں شک ہوا کہ حیض آگیا ہے لیکن انہوں نے طواف جاری رکھا اور طواف مکمل کرکے سعی بھی کرلی سعی کے دوران ان کو پتہ چل گیا کہ حیض آگیا ہے لیکن انہوں نے عمرہ کرکے احرام کھول دیا ہے اب وہ پریشان ہیں کہ یہ عمرہ صحیح ہے اور ان پر کوئی دم یا کفارہ تو نہیں ہے؟

جواب: یہ عمرہ صحیح ہے اور اس بہن کو اپنے عمرہ کے تعلق سے کسی طرح کا شک کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ جب انہیں حیض کا احساس ہوا تو طواف کی حالت میں تھی اور صرف حیض کے احساس سے طواف مشکوک نہیں قرار دیا جاسکتا اور جب حیض آیا تو وہ سعی کی حالت میں تھی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورت حیض کی حالت میں سعی کر سکتی ہے اس لئے عمرہ درست ہے، کوئی کفارہ یا دم نہیں ہے۔

سوال: اگر ہم مکہ میں رہ رہے ہوں کچھ دنوں کے لئے اور ہمیں کچھ دنوں کے لئے مسجد حرام جانے کا موقع ملا ایسے میں اگر ہم عمرہ کر لیں پھر دوسرے اوقات میں طواف کریں تو ہمیں ہر طواف کے لئے اجر ملے گا؟

جواب: پہلی بات یہ ہے کہ آپ مکہ میں رہتے ہوئے عمرہ کرتے ہیں تو اس کے لئے مسجد عائشہ جا کر احرام باندھنا کافی ہے میقات پر جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

اور دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے ایک عمرہ مکمل کر لیا ہے تو فارغ وقت میں جس قدر ہو سکے آپ طواف کرتے رہیں اس میں آپ کو اجر ملے گا اور آپ جس قدر نفلی طواف کریں گے اس قدر آپ کو اجر و ثواب ملے گا۔

واضح رہے کہ ایک مرتبہ میں آپ کو طواف کے سات چکر پورا کرنا ہے اور دو رکعت نفل نماز ادا کرنا ہے۔

سوال: نفلی طواف عمرہ سے الگ چیز ہے اور نفلی طواف میں دو رکعت نماز بھی ادا کرنا ہو گا مقام ابراہیم کے پاس، صرف طواف نہیں کیا جائے گا؟

جواب: جی، نفلی طواف عمرہ سے الگ چیز ہے۔ آدمی عمرہ کے بغیر صرف نفلی طواف بھی سات چکر کر سکتا ہے اور نفلی طواف کرنے کے بعد دو رکعت نفل نماز ادا کرنا ہے۔ یہ مقام ابراہیم کے پیچھے ادا کرنا ہے اور اگر اس جگہ موقع نہ مل سکے تو حرم میں کسی بھی جگہ دوگانہ ادا کر سکتے ہیں۔ نبی ﷺ نے سات چکر طواف کے بعد دو رکعت نماز مقام ابراہیم کے پاس ادا کیا تھا اس لئے ہر طواف کے لئے دوگانہ مشروع ہے۔

سوال: عمرہ کے علاوہ جب جب ہم خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہیں تو کیا ہر طواف کے بعد ہمیں دو رکعت نماز پڑھنی ہے یا یہ دو رکعت صرف عمرہ میں جو خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہے اس کے لئے خاص ہے؟

جواب: جب بھی آپ طواف کریں گے، دو رکعت نماز ادا کریں گے، یہ نماز ہر طواف کے لئے مشروع ہے خواہ حج و عمرہ کا طواف ہو یا عام نفلی طواف ہو۔

سوال: اللہ نے حجر اسود کو جنت سے دنیا میں کیوں بھیجا؟

جواب: ذکر کیا جاتا ہے کہ جب اللہ نے آدم علیہ السلام کو جنت سے دنیا میں بھیجا تو ان کو وحشت محسوس ہوئی اور جنت کا شوق بیدار ہوا تو اللہ تعالی نے جنت کی انسیت کے لئے جنت سے حجر اسود کو نازل کیا۔ یہ تو متحقق ہے کہ حجر اسود جنت سے نازل کیا گیا ہے اور اس میں بنی آدم کا بھلا ہے، اس کو چومنے اور بوسہ دینے سے خطا معاف ہوتی ہے۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حجر اسود جنت سے اترا، وہ دودھ سے زیادہ سفید تھا، لیکن اسے بنی آدم کے گناہوں نے کالا کر دیا۔ (ترمذی: 877، اسے البانی نے صحیح کہا ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کے بارے میں فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ اسے قیامت کے دن اس حال میں اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی، جس سے یہ دیکھے گا، ایک زبان ہوگی جس سے یہ بولے گا۔ اور یہ اس شخص کے ایمان کی گواہی دے گا جس نے حق کے ساتھ (یعنی ایمان اور اجر کی نیت سے) اس کا استلام کیا ہوگا۔ (ترمذی: 961، اسے البانی نے صحیح کہا ہے)

حجر اسود کے تعلق سے ہماری رہنمائی کے لئے یہ احادیث کافی ہیں۔

سوال: کیا خانہ کعبہ کا طواف اپنے زندہ رشتہ داروں کی طرف سے کرسکتے ہیں اور مرحوم کی طرف سے بھی طواف کرسکتے ہیں مثلا ایک طواف بھائی کی طرف سے اور ایک طواف بہن کی طرف سے؟

جواب: نفلی طواف زندہ یا مردہ کسی دوسرے شخص کی طرف سے نہیں کیا جائے گا، نہ بھائی کی طرف سے، نہ بہن کی طرف سے، نہ والد اور نہ والدہ کی طرف سے۔ نفلی طواف صرف اور صرف اپنے لئے کیا جائے گا۔

سوال: ایک بہن عمرہ پہ آئی، اس نے اپنے محرم کے ساتھ طواف کرنا شروع کیا، دوران طواف طبیعت بگڑ گئی وہ روم پر چلے گئے، اسے کیا کرنا چاہئے، دم دینا ہے یا کیا کرنا ہے؟

جواب: اگر تھک گئے یا طبیعت خراب ہوگئی اور طواف چھوڑ کر روم پر آگئے تب بھی وہ احرام کی حالت میں ہیں، اس کو کوئی دم نہیں دینا ہے لیکن احرام کی حالت میں ممنوعات احرام سے بچنا ہوگا، وہ اپنے روم پر آرام حاصل کرلینے اور طبیعت سنبھل جانے کے بعد دوبارہ حرم جائے اور پھر سے مکمل عمرہ کرے۔ شروع سے طواف کرے پھر سعی کرے، اس کے بعد بال کٹا کر حلال ہوجائے، عمرہ ہوگیا۔ واضح رہے کہ حرم میں بیمار لوگوں کے لئے گاڑی ملتی ہے، طبیعت ٹھیک نہ ہو یا خود سے طواف وسعی کی سکت نہ ہو تو طواف وسعی کے لئے حرم کی گاڑی استعمال کرسکتے ہیں۔

سوال: اگر جدہ والے کبھی بھی حرم جائیں تو ان کو طواف کرنا ضروری ہے یا صرف نماز پڑھ کر بغیر طواف کئے واپس آسکتے ہیں؟

جواب: مسجد حرام دنیا کی سب سے افضل مسجد ہے، اس مسجد میں نماز پڑھنے جائیں یا اس میں طواف کرنے جائیں یا اس میں عمرہ کرنے جائیں، کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔ اگر کوئی مسجد حرام میں صرف نماز پڑھنے جانا چاہتا ہے تو اس کو طواف کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور کوئی نماز بھی پڑھنا چاہتا ہے اور طواف بھی کرنا چاہتا ہے تو وہ نماز بھی پڑھے، طواف بھی کرے، کوئی حرج نہیں ہے۔ غرض یہ کہ جس نیت سے مسجد حرام جائے اس پر عمل کرے اور کوئی ضروری نہیں ہے کہ مسجد حرام جانے والا ہر حال میں طواف بھی کرے، یہ اس کی نیت پر منحصر ہے، طواف کرنا چاہتا ہے تو طواف کرے اور نہیں کرنا چاہتا ہے تو طواف نہیں کرے، صرف نماز پڑھ کر چلا جائے۔

سوال: عصر سے مغرب کے دوران دو طواف کرکے چار نفل ایک ساتھ دو دو کرکے پڑھے جاسکتے ہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: ایک بار میں سات چکر طواف کر کے دو رکعت نماز پڑھنا ہے، یہی سنت ہے اور اس کے بر خلاف عمل کرنا سنت کی مخالفت ہے، آپ اکٹھے چودہ مرتبہ طواف کے چکر لگائیں اور دو دو کر کے چار رکعت پڑھیں، یہ صحیح نہیں ہے، اس طرح نہ کریں۔

سوال: بغیر عمرہ کی نیت کے احرام کی چادر لگا کر طواف کرنا کیسا ہے؟

جواب: حکومت نے ان دنوں انتظامی امور کو منظم رکھنے کے لئے مطاف میں بغیر احرام کے داخل ہونے سے منع کیا ہوا ہے۔ عوام کی ذمہ داری ہے کہ حکومت کے انتظامی امور میں مدد کرے اور بغیر عمرہ کی نیت کے مطاف میں داخل نہ ہو۔

دیکھا یہ گیا ہے کہ بہت سارے لوگ جن کو عمرہ نہیں کرنا ہوتا ہے وہ احرام کی چادر لگا کر مطاف میں جاتے ہیں اور نفلی طواف کرتے ہیں۔ ایسے وہ تمام لوگ جو عمرہ نہیں کرتے ہیں، صرف احرام کا لباس لگا کر مطاف میں داخل ہو جاتے ہیں یہ حکومت کے ساتھ دھوکہ ہے بلکہ دیکھا جائے تو اللہ کے ساتھ بھی دھوکہ ہے۔ طواف کرنا عبادت ہے مگر طواف کرنے والا عبادت کے لئے جو ہیئت اختیار کر رکھا ہے وہ اصلا فرضی ہے اس لئے یہ اللہ کے ساتھ بھی دھوکہ ہے بنابریں لوگوں کو اس دھوکے والے عمل سے پرہیز کرنا چاہیے۔ طواف ہم اللہ کی رضا کے لیے کرتے ہیں تو اس کے لئے ہیئت بھی صحیح ہونا ضروری ہے۔

جو لوگ باہر سے عمرہ کی نیت سے حرم آتے ہیں اور عمرہ کی سعادت حاصل کر لیتے ہیں، یہ ان کے لئے کافی ہے کیونکہ ایک سفر میں ایک ہی عمرہ مسنون ہے۔ اب اگر مکہ مکرمہ میں مزید ایام ٹھہرنے کا موقع ملتا ہے تو وہ حرم شریف میں نمازیں پڑھنے کی کوشش کرے، نماز کے علاوہ وہاں تلاوت اور ذکر واذکار کیا کرے۔ اور ان اعمال کو معمولی نہ سمجھے، آپ یہ سمجھیں کہ حرم شریف تک آجانا بڑی سعادت کی بات ہے اور وہاں ایک نماز ادا کرنا ایک لاکھ نماز کے برابر ہے جو دوسری جگہ پچپن سال کی عبادت کے برابر ہے۔ سبحان اللہ

ہاں آپ کو چھت پر طواف کرنے کی استطاعت ہے تو آپ عادی لباس میں چھت پر ابھی بھی نفلی طواف کر سکتے ہیں اور استطاعت نہیں ہے تو کچھ ایام کے وقفہ کے بعد مثلا ہفتہ دس دن کے بعد دوبارہ عمرہ کر لیں اس کی گنجائش ہے، اس طرح آپ کو پھر سے طواف کرنے کا موقع مل جائے گا تاہم دکھاوے کے طور پر احرام کی چادر لگا کر طواف کرنا قطعا درست نہیں ہے، جس کے لئے آپ طواف کر رہے وہ آپ کو دیکھ رہا ہے یہ خیال رہے۔ یہی بات میں ان لوگوں سے بھی کہنا چاہتا ہوں جو سعودی عرب میں رہتے ہیں کہ آپ ان دنوں نفلی طواف کے خواہشمند ہیں تو مکمل عمرہ کر لیں، اس سے آپ کو زیادہ اجر بھی ملے گا اور دکھاوے والی عبادت (بغیر عمرہ کی نیت کے احرام کی چادر لگا کر طواف کرنا) سے بھی بچ جائیں گے۔ اور عمرہ نہیں کرنا چاہتے ہیں تو حرم جا کر وہاں نماز ہی ادا کر لیں، وہاں نماز ادا کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ اور چھت پر نفلی طواف کرنے کی استطاعت ہو تو وہاں نفلی طواف کر لیں مگر مطاف میں فرضی ہیئت بنا کر طواف نہ کریں۔ یاد رکھیں فرضی ہیئت بنا کر نفلی طواف کرنے سے بہتر ہے آپ طواف ہی نہ کریں، جب طواف کی خواہش پیدا ہو تو عمرہ کر لیا کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

سوال: اگر حج کے دوران اگر عورت حائضہ ہو جائے تو کیا وہ طواف کر سکتی ہے یا کن امور کو ادا کرے سکتی ہے؟

جواب: پہلی بات یہ ہے کہ ہمیں حج کا طریقہ معلوم ہونا چاہئے تا کہ ہم سنت کے مطابق حج کریں اور حیض والی عورتوں کے بارے میں نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم اسی طرح کرو جیسے حاجی کرتے ہیں سوائے طواف کے، یعنی جب تم پاک ہو جاؤ تب طواف کرو۔ یہ صحیح مسلم (1211) کی حدیث ہے۔ اس حدیث میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب میں مکہ پہنچی تو ایام مخصوصہ میں تھی میں نے حج کا طواف کیا اور نہ صفا مروہ کے درمیان سعی کی میں نے اس (صورت حال) کا شکوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا: "اپنے سر کے بال کھولو اور کنگھی کرو (پھر) حج کا تلبیہ پکارنا شروع کر دو اور عمرے کو چھوڑ دو۔ انھوں نے کہا: میں نے ایسا ہی کیا پھر جب ہم نے حج ادا کر لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (میرے بھائی) عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تنعیم بھیجا میں نے (وہاں سے احرام باندھ کر) عمرہ کیا۔ آپ نے فرمایا: "یہ (عمرہ) تمھارے (اس رہ جانے والے) عمرے کی جگہ ہے۔

اگر کسی عورت کو حج تمتع کے لئے عمرہ کا احرام باندھتے وقت ہی حیض آ جائے تو وہ اسی حال میں احرام باندھ لے اور پاک ہونے تک رکی رہے جب پاک ہو جائے تو اپنی رہائش سے غسل کر کے عمرہ کر لے اور پھر حج کرے۔ اور جس عورت کو عمرہ کے بعد دوران حج حیض آئے وہ حج کے سارے کام کرتی رہے جیسے منی جائے، عرفات جائے، مزدلفہ جائے، کنکری مارے، قربانی کرے اور بال کٹوا کر حلال ہو جائے، اور ابھی تک پاک نہیں ہوئی تو طواف افاضہ ابھی چھوڑ دے، ایام تشریق کی رمی تک بھی پاک نہ ہو تب بھی طواف کے لئے انتظار کرے، جب پاک ہو جائے تبھی طواف افاضہ کرے، خدانخواستہ وطن لوٹنے کا وقت ہو جائے اور پاک نہ ہو سکے تو عذر کے تحت لنگوٹ باندھ لے اور اسی عالم میں طواف افاضہ کر لے (نماز طواف نہ پڑھے)، پھر سعی کرے اور لوٹ جائے، طواف الوداع اس پر نہیں ہے جو حائضہ ہے۔ جو عورت طواف افاضہ کے بعد حائضہ ہو وہ حیض کی حالت میں سعی کر سکتی ہے اور جو عورت طواف الوداع کے وقت حائضہ ہو اس سے طواف الوداع ساقط ہے۔

سعی کے مسائل

سوال: ایک بھائی نے رات میں عمرہ کیا اور سعی میں ایک چکر کر کے بال کٹا لیا اس کے عمرہ کا کیا حکم ہے، یہ گزشتہ رات کی بات ہے؟

جواب: اس کو کہا جائے کہ فوراً احرام کا لباس لگا لے اور حرم جا کر پھر سے مکمل سعی یعنی سات چکر سعی کرے اور بال کٹا کر حلال ہو جائے۔ بھول کر غلطی کرنے سے اس پر کوئی فدیہ نہیں ہے۔ واضح رہے کہ عمرہ میں سعی کرنا رکن ہے اور اس کو چھوڑ دینے سے عمرہ نہیں ہو گا اس لئے اس شخص پر لازم ہے کہ وہ مکہ لوٹ جائے اور پھر سے احرام کا لباس لگا کر پہلے سعی کرے پھر بال کٹائے اور لاعلمی میں جو محظورات احرام کا ارتکاب کر لیا اس پہ کچھ بھی نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: کیا حیض والی عورت سعی کر سکتی ہے جبکہ حیض میں مسجد جانا منع ہے؟

جواب: سعی والی جگہ مستقل مشعر ہے وہ مسجد میں داخل نہیں ہے اس لئے حیض والی سعی کر سکتی ہے، یہی عام علماء کی رائے ہے۔
دیکھنے میں بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ مسعی مسجد حرام میں داخل ہے مگر وہ مستقل مشعر ہے جیسے مسجد نبوی کے اندر روضہ رسول ایک مستقل جگہ ہے جبکہ ہمیں معلوم ہے کہ مسجد میں قبر نہیں ہونا چاہیے، یہاں یہی معاملہ ہے کہ وہ مستقل الگ جگہ ہے گو کہ مسجد میں موجود ہے۔

سوال: سعی (صفاومروہ) سے پہلے ہی اگر کسی نے بھول کر بال کٹوالئے تو اس کو دم کیا دینا ہو گا؟ (10 روزے یا قربانی) اور کیا وہیں دینا ہو گا یا گھر واپس آکر اور دوسرا سوال عمرہ کرنے کے لئے ذوالحلیفہ جاکر غسل کر کے دوبارہ احرام پہننا ہو گا یا اسی احرام کی چادروں میں جاکر میقات سے نیت کر لیں؟

جواب: کوئی بھول کر سعی سے پہلے بال کٹالے تو اس پر کوئی فدیہ نہیں ہے، بھول چوک معاف ہے۔ اسے چاہیے کہ سعی کرے اور سعی کے بعد پھر سے بال کٹائے، اس کا عمرہ صحیح ہے۔
اور دوسرے عمرہ سے متعلق بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ سائل ایک عمرہ ابھی مدینہ سے احرام باندھ کر لیا اور ابھی احرام کی چادر اتارا بھی نہیں کہ دوسرا عمرہ کرنے کے لئے تیار ہے۔ ایسے آدمی کو کہنا چاہتا ہوں کہ آپ ایک سفر میں ایک ہی عمرہ کریں اور سنت کے مطابق عمرہ انجام دیں۔ ایک عمرہ سے ڈھنگ سے کر نہیں سکے دوسرے عمرہ کی فکر ہو گئی۔ پہلا عمرہ کر لئے اب مکہ میں جب تک رہیں، مسجد حرام میں نماز پڑھیں، تلاوت کریں، ذکر واذکار کریں اور حسب استطاعت نفلی طواف کرتے رہیں۔ مکہ میں رہنے والا دوسرا عمرہ کرنے کے لئے ذوالحلیفہ کی میقات پر نہیں جائے گا بلکہ حدود حرم سے باہر جاکر احرام باندھے گا اور ایک احرام میں عمرہ کر لیتے ہیں تو اسی احرام میں دوبارہ بھی عمرہ کر سکتے ہیں بلکہ بار بار اس میں عمرہ کر سکتے ہیں۔ جب احرام کی چادر میلی ہو جائے تو اس کو دھل لیا کریں۔

سوال: طواف یا سعی کے دوران اگر کوئی حاجت کے لئے حمام چلا جائے تو کیا اسے دوبارہ سے طواف یا سعی کرنا پڑے گی؟

جواب: جہاں سے طواف یا سعی چھوڑا ہے وہیں سے شروع کرنا ہے اور پہلے والا شمار ہو گا۔ طواف کے لئے وضو شرط ہے جبکہ سعی کے لئے وضو ضروری نہیں ہے اس لئے کوئی طواف کے دوران حمام جائے تو وضو کر کے آئے اور پہلے والا چکر شمار کرتے ہوئے بقیہ چکر مکمل کرے اور سعی بغیر وضو کے ہو جائے گا۔

سوال: کیا سعی کے لیے وضو ضروری ہے؟

جواب: سعی کے لئے وضو ضروری نہیں ہے، بغیر وضو کے بھی سعی ہو جائے گی حتی کہ اگر کوئی عورت طواف کے بعد سعی میں حائضہ ہو جاتی ہے تو وہ حیض کی حالت میں سعی کر سکتی ہے کیونکہ سعی کے لئے پاکی شرط نہیں ہے۔

www.maquboolahmad.blogspot.com
https://www.youtube.com/@MAQUBOOLAHMAD
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: سعی کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: سعی کے لئے وضو شرط نہیں ہے، اس لئے سعی کرتے ہوئے کسی کا وضو ٹوٹ جائے تو دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ اپنی سعی جاری رکھے اور سعی مکمل کرے۔

سوال: عمرہ میں کسی نے سعی چھوڑ دیا اور بال منڈا کر حلال ہو گیا؟

جواب: عمرہ میں سعی کرنا رکن ہے، اگر کوئی اس رکن کو چھوڑ دے تو اس کا عمرہ نہیں ہو گا۔ جو انجانے میں طواف کر کے بال منڈا کر حلال ہو گیا ہے اسے چاہئے کہ پھر سے احرام کا لباس لگائے اور سات چکر سعی کرے پھر بال کٹا کر یا منڈا کر حلال ہو جائے۔ انجانے میں پہلی بار بال منڈانے کی وجہ سے کوئی فدیہ نہیں دینا پڑے گا۔

سوال: دوران حج وعمرہ صفا ومروہ پر جو دعائیں کرنی ہے ان میں ہاتھ اٹھانا ہے یا بغیر اٹھائے دعا کرنی ہے؟

جواب: صفا ومروہ پر یہ دعا بغیر ہاتھ اٹھائے تین تین دفعہ پڑھنی ہے "لا إله إلا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو على كل شيء قدير، لا إله إلا الله وحده أنجز وعده ونصر عبده وهزم الأحزاب وحده۔" اور درمیان میں ہاتھ اٹھا کر قبلہ رخ ہو کر جو جی میں آئے تین دفعہ دعا کریں۔ اور کنکری مارتے وقت جمرہ اولی کی رمی کے بعد اس سے ہٹ کر قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا کریں اور ایسا ہی جمرہ وسطی کی رمی کے بعد بھی کرے مگر جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد دعا کے لئے نہ ٹھہریں۔ مزید برآں منی، عرفات، مزدلفہ وغیرہ میں ہاتھ اٹھا کر اور بغیر ہاتھ اٹھائے دونوں طرح دعا کر سکتے ہیں۔

قصر وحلق کے مسائل

سوال: کسی بہن کا سوال ہے کہ وہ لوگ پچھلے دنوں عمرہ کرنے گئے، وہاں دوران عمرہ ان کی چھوٹی بیٹی ادھر ادھر ہو گئی جس کی وجہ سے ان لوگوں نے پریشانی کی حالت میں عمرہ مکمل کیا پھر بچی کو ڈھونڈا بلکہ عمرہ کے دوران بھی دیکھتے رہے۔ جب بچی ملی تو وہ بہت ڈری ہوئی تھی اور وہ اس مشکل وقت میں اپنا بال منڈوانا یا قصر کرنا بھول گئے اور ہوٹل واپس آ گئے۔ احرام کی چادر اتار دی اور شلوار قمیض پہن لی، تب ان کو یاد آیا کہ بال نہیں منڈوائے پھر ان کی والدہ نے قینچی سے ان کے بال کاٹے۔ اب وہ پوچھ رہی ہیں کہ ان کا یہ عمل کیسا تھا ان کے لئے ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب: احرام کہتے ہیں حج وعمرہ کی نیت کرنے کو۔ اور عورتوں کو احرام کی حالت میں سلام ہوا کپڑا لگانے کی اجازت ہے۔ جیسا کہ سوال میں مذکور ہے کہ ایک بہن نے عمرہ مکمل کر ہوٹل پہ آ کر کپڑا بدل لیا، بعد میں بال کٹانا یاد آیا تو بال کٹایا۔ ایسے میں اس بہن کا عمرہ صحیح ہے، اس نے جو لباس بدلا ہے تو احرام کی حالت میں لباس بدلنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے کہ کوئی رہائش پر آ کر بال کٹائے۔ بہر کیف! اس بہن کا عمرہ صحیح ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: معذرت چاہتی ہوں سوال واضح نہیں تھا اس بہن کے شوہر کے ساتھ یہ معاملہ ہوا تھا، اس کے صاحب نے عمرہ کر کے بغیر بال کٹائے ہوٹل پر آ کر شلوار قمیض پہن لی تھی اور اس کی امی نے اس کے صاحب کے بال قینچی سے سر کے مختلف حصوں سے کاٹے تھے، یہ ایک مرد کا معاملہ تھا ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب: کہیں کہیں سے بال کاٹنے سے بال کٹانا نہیں کہا جائے گا، پورے سر سے بال کٹانا ضروری ہے۔ اس مرد کو چاہئے کہ وہ فوراً احرام کی چادر پہن لے اور پورے سر سے اپنا بال کٹائے اور سر منڈوائے، دونوں میں سے کوئی عمل جائز ہے اس سے اس کا عمرہ صحیح ہو جائے گا اور اس کوئی کفارہ دینے کی ضرورت نہیں ہے لیکن اگر عمرہ کر کے ایک مدت گزر گئی ہے تو وہ مکہ میں ایک دم دیدے کیونکہ اس نے ایک واجب چھوڑا ہے اور دم دینے کی طاقت نہیں ہے تو اس کے بدلے دس روزہ رکھ لے۔

سوال: کیا عمرہ میں مرد و عورت اپنے بال خود کاٹ سکتے ہیں یا کسی دوسرے سے کٹوانے ہوتے ہیں اور عورت کیسے بال کاٹے گی اس کا طریقہ بھی بتادیں؟

جواب: اگر عمرہ کرنے والا خود سے اپنا بال کاٹ سکتا ہے تو کوئی حرج نہیں ہے خود سے اپنا بال کاٹ لے مگر ضروری ہے کہ پورے سر سے اپنا بال چھوٹا کرے، کہیں کہیں سے کچھ بال کاٹ لیا تو اس سے واجب ادا نہیں ہوگا اور ایک دم دینا ہوگا۔ اس لئے بہتر ہے کہ دوسرے سے پورے سر سے بال کٹائے اور افضل ہے کہ بال منڈوائے تاہم کٹانا بھی جائز ہے۔ عورت اپنے سر کے بالوں کو جمع کرے اور نیچے سے انگلی کے ایک پور برابر بال کاٹ لے، خواہ خود سے کاٹے یا کوئی اور کاٹ دے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال: ایک خاتون نے عمرہ کیا اور بال کاٹنا بھول گئی۔ جہاز سے واپسی کے سفر میں یاد آیا تو بال کاٹ لیا مگر کیا دم دینا ہوگا، اگر ہاں تو کس طرح سے وہ دم دیں گی؟

جواب: عمرہ میں بال کاٹنا آخری کام ہے اور یہ واجب ہے، کوئی اس واجب کو ترک کر دے تو دم دینا پڑتا ہے۔ جیسا کہ سوال میں مذکور ہے کہ ایک عورت نے عمرہ کر کے بھول کر اپنا بال نہیں کاٹی مگر واپسی پر فلائٹ میں اسے یاد آیا اور وہ اپنا بال کاٹ لیا۔ اس سے اس عورت کا واجب ادا ہو گیا کیونکہ عمرہ میں بال کٹانا مکہ میں ہی ضروری نہیں ہے، راستے میں یا رہائش پر لوٹ کر بھی اپنا بال کاٹ سکتے ہیں، شرط یہ ہے کہ احرام میں باقی رہنا پڑے گا۔ لاعلمی میں عورت نے اپنا بال کاٹنے سے پہلے اگر ممنوعات احرام میں سے کسی چیز کا ارتکاب کر لیا ہوگا تو اس پہ کوئی دم یا کفارہ نہیں ہے۔ گویا اس عورت کا عمرہ اپنی جگہ درست اور صحیح ہے۔

سوال: ایک بہن نے عمرہ کیا، سعی کے بعد اس نے پہلے دوسری بہن کا بال کاٹ دیا پھر اپنا کاٹا، کیا اس پہ کفارہ دینا ہوگا، اس بہن کو معلوم نہیں تھا؟

جواب: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ کوئی عمرہ کرنے کے بعد پہلے دوسرا کا بال کاٹے پھر اپنا کاٹے، یہ جائز و مشروع ہے، اس عمل پر کوئی کفارہ نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: کیادوسرا عمرہ کرنے کے لئے سرپہ بال ہوناضروری ہے؟

جواب: ویسے جلدی جلدی عمرہ نہیں کرناچاہئے، دوعمرہ کے درمیان کچھ وقفہ ہوکیونکہ جلدی جلدی عمرہ کرنے کاثبوت نہیں ملتاہے۔ وقفہ کے ساتھ عمرہ کریں گے توبہتر ہے اور بال بھی تب تک اگ جائیں گے۔ دوسرے عمرہ کرتے ہوئے سرپہ جوکچھ بھی بال نظر آئے اسے کٹالے، یہ کافی ہے ۔بہت سارے لوگ گنجے ہوتے ہیں ایسے لوگ عمرہ کرکے سرپہ استرا پھیرلیں یعنی سرپہ بال ہوناضروری نہیں ہے جو بھی سرمیں رہے اسے کٹاناہے، بال نہ ہوتواسترا پھیرلیں۔

سوال: ہم نے عمرہ کرنے کے بعد بالوں کو تین جگہ سے تھوڑا تھوڑا کاٹ کے احرام کھول لیا، کیاایساکرناٹھیک ہے؟اس بات کوایک ہفتہ ہوگیا، اب ہم پاکستان آگئے ہیں، بعدمیں پتہ چلاکہ اس میں دم ہے، میاں بیوی والا تعلق بھی ہوا، حرم میں کچھ لوگ اسی طرح بال کاٹتے ہیں اس لیے ایساکیااور یہ دوسرا عمرہ تھامدینہ سے؟

جواب: پہلی بات یہ ہے کہ عمرہ میں تین جگہ سے بال کاٹنے کی وجہ سے ایک واجب ادانہیں ہوااور عمرہ میں واجب چھوڑنے سے دم دیناپڑتاہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ بعض اہل علم کاکہناہے کہ بال کٹاناعمرہ کے افعال میں سے ہے، جوعمرہ میں طواف وسعی کرے اور بال نہ کٹائے تووہ احرام میں ہی باقی رہتاہے، عمل منقطع نہیں ہوتا، اسے جیسے ہی علم ہووہ احرام کالباس لگائے اور مکمل سرسے بال کٹائے اور جوجماع کرلیاہے اس کے لئے فدیہ دے، چاہے بکری ذبح کرے مکہ میں یاتین ورزہ رکھے یاچھ مسکین کوکھاناکھلائے۔
اس مسئلہ میں ایک رائے یہ ہے کہ اگروقت قریب ہوتاتوفوراًاحرام کی چادرلگاکرپورے سرسے اپنابال کٹالیتے توعمرہ صحیح ہوجاتامگراب جبکہ پاکستان چلے گئے ہیں اورکافی دن گزرچلے ہیں عمل منقطع ہوگیااورایسی صورت میں دم کے طورپر مکہ میں کسی کے ذریعہ ایک بکری ذبح کراکرفقیرمیں تقسیم کرادیں توعمرہ صحیح ہوجائے گا۔دم دینے کی استطاعت نہ ہوتواس کے بدلے دس روزہ رکھ سکتے ہیں۔

سوال: عمرہ کرکے عورت خودسے اپنابال کاٹ سکتی ہے جبکہ وہ احرام کی حالت میں ہوتی ہے؟

جواب: جی، ہاں عورت عمرہ کرکے اپنابال خودسے کاٹ سکتی ہے، کوئی حرج نہیں ہے۔احرام کی حالت میں بال کٹانایاکٹوانادونوں منع ہوتاہے مگرعمرہ میں سعی کے بعدآخری کام بال کاٹناہے، یہ کام چاہے خودسے کریں یادوسرے سے کروائیں، دونوں صحیح ہے۔

سوال: کیاایک محرم دوسرے محرم کابال کاٹ سکتاہے یانہیں یعنی حالت احرام میں ایک دوسرے کابال کاٹ سکتے ہیں یانہیں؟

جواب: ہاں، ایک محرم دوسرے محرم کابال کاٹ سکتاہے اورایک آدمی دوسرے آدمی کاحالت احرام میں بال کاٹ سکتاہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال: سعی کرلینے کے بعدجوبال کٹواناہے توعورتیں بال خودکاٹے گی یاعورت سے کٹوائے گی یہ توٹھیک ہے لیکن کیاعورت کی بال عورت کامحرم (شوہر، بیٹا، باپ، بھائی وغیرہ) اگرساتھ میں ہے تووہ کاٹ سکتاہے یانہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: عمرہ کر کے عورت خود سے اپنا بال انگلی کے ایک پور برابر کاٹ سکتی ہے یا کوئی دوسری عورت بھی کاٹ سکتی ہے۔ مردوں سے اپنا بال نہیں کٹوانا ہے چاہے محرم ہی کیوں نہ ہو سوائے شوہر کے۔

سوال: میں جب سعودی آئی تھی تو دوبار بال کٹائی تھی، دو عمرے کئے، عمرہ کے بعد انگلی پر لپیٹ کر ہیئر کٹ کر لئے وہ اتنے چھوٹے ہو گئے کہ اس کی پونی باندھنے میں یعنی انگلی پر لپیٹے نہیں جاتے، میرا ارادہ جمعہ کو عمرہ کرنے کا مگر پتہ نہیں کیا کروں، میں نے سنا کہ تین جگہ سے بال کٹ کر سکتے ہیں وہ کیا طریقہ ہے کیونکہ میرے بال اتنے چھوٹے ہیں کہ پونی میں آنے کے بعد انگلی پر لپیٹے نہیں جاتے؟

جواب: پتہ نہیں اس بہن نے پہلے کیسے بال کاٹا اور کہاں سے کیا سنی ہے پتہ نہیں؟ عمرہ میں عورت کے بال کاٹنے کا طریقہ یہ ہے کہ سر کے سارے بالوں کو جمع کر لیں اور نیچے کے حصے سے انگلی کے ایک پور برابر کاٹ لیں، اس میں پونی باندھنے اور انگلی پر لپیٹنے کا کوئی مسئلہ نہیں ہے اور تین جگہ سے بال کاٹنا بھی غلط ہے۔ اس بہن کا بال جیسا بھی ہو، وہ عمرہ کر کے سر کے بالوں کو جمع کرے اور نیچے سے انگلی کے ایک پور برابر کاٹ لے۔

سوال: عمرہ کرنے کے بعد اگر مرد سر کے بال پورے نہ اتروائے، کہیں کہیں سے کاٹ لے تو کیا یہ جائز ہے اور اس پر کوئی دم تو نہیں ہے؟

جواب: عمرہ میں بال کاٹنا واجب ہے اور واجب ترک کرنے پر لازم ہوتا ہے اور کہیں کہیں سے سر کا بال کاٹ لے تو اس سے واجب پورا نہیں ہوگا، دم لازم آئے گا اس لئے مکمل سر سے بال کاٹے یا حلق کروائے۔ جس نے عمرہ کر کے کہیں کہیں سے ایک آدھ بال کاٹ لیا ہے اس کو چاہئے کہ پھر سے مکمل سر سے بال اتراوئے، اگر وہ ایسا نہیں کرتا ہے تو اسے لازمی طور پر ایک دم دینا ہوگا کیونکہ اس نے واجب ترک کیا ہے۔

سوال: عمرہ کر کے کیا جدہ آ کر بال کاٹ سکتے ہیں اس میں کوئی کفارہ تو نہیں دینا ہوگا؟

جواب: عمرہ کر کے جدہ آ کر بال کاٹ سکتے ہیں شرط یہ کہ احرام میں ہی جدہ آنا ہے اور بال کاٹ کر احرام کھولنا ہے، اس میں کوئی کفارہ نہیں ہے۔

سوال: کیا مرد جب دوسرا عمرہ کرتا ہے تب بھی اسے سر کا سارا بال نکالنا چاہئے یا تھوڑا کٹ کر سکتا ہے اس کی وضاحت کریں؟

جواب: عمرہ پہلا ہو یا دوسرا مردوں کے حق میں افضل یہ ہے کہ اپنا بال منڈوائے لیکن اگر وہ بال کٹائے تب بھی یہ عمل جائز ہے۔ اور لوگوں میں جو خیال پایا جاتا ہے کہ پہلا عمرہ ہو تو لازما بال منڈوانا ہے، یہ بے دلیل بات ہے۔ عمرہ کوئی بھی ہو اس میں بال منڈوانا افضل ہے اور کٹانا جائز ہے اور بال کٹانے کے لئے ضروری ہے کہ پورے سر سے بال کٹائیں، کہیں کہیں سے ٹک لگاتے ہیں تو اس سے بال کٹانا نہیں مانا جائے گا۔

سوال: عمرہ کے بعد مرد اگر سر پہ استرا نہ پھروانا چاہیں تو بال کتنے اور کہاں کہاں سے کاٹنے ضروری ہیں؟

جواب: اگر استرا نہ لگانا چاہیں تو قینچی سے سر کے بال کاٹ سکتے ہیں اور مکمل سر سے بال کٹانا ہے، کہیں کہیں سے چند بال کاٹتے ہیں تو اس سے واجب ادا نہیں ہوگا بصورت دیگر دم دینا ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: ایک شخص پاکستان سے عمرہ پر آیا اور لاعلمی میں یا جان بوجھ کر بال نہیں کٹوائے اور واپس پاکستان چلا گیا اب اس کے لئے کیا حکم ہے؟ اگر دم دینا ہے تو اسے مکہ کے مساکین میں ذبح کر کے تقسیم کرنا ہوگا شاید شرط یہی ہے لیکن جب وہ دوبارہ مکہ نہیں آسکتا تو ایسی صورت میں کیا کیا جائے؟ نیز جب بھی یاد آجانے پر بال کاٹے جاسکتے ہیں تو کیا اپنے ملک واپس جا کر بھی بال کاٹے جاسکتے ہیں جبکہ اس نے اپنا احرام کھول لیا ہے؟

جواب: جو شخص پاکستان سے آیا اور عمرہ کر کے بغیر بال کٹائے وطن واپس ہوگیا، اس کی دو صورتیں ہیں۔

پہلی صورت: یا تو اسے بال کٹانا معلوم تھا مگر اس نے بال کی محبت، غفلت وسستی یا بال کٹانے کو اہمیت نہ دے کر بغیر بال کٹائے وطن واپس ہوگیا تو ایسی صورت میں اسے دم دینا ہوگا کیونکہ عمرہ میں بال کٹانا یا منڈانا واجب ہے اور واجب کے چھوڑنے کی وجہ سے دم دینا ہوگا۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ وہ مکہ میں ایک چھوٹا جانور ذبح کرے اور وہاں کے فقراء ومساکین پر تقسیم کردے۔ اس کام کے لئے معتمر کا سعودی عرب آنا ضروری نہیں ہے وہ کسی کو اپنا وکیل بنا کر یہ کام کرا سکتا ہے۔ اگر دم دینے کی طاقت نہیں رکھتا تو اس کے بدلے دس روزہ رکھ سکتا ہے۔

دوسری صورت: اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ عمرہ میں بال کٹایا جاتا ہے یا جلدی بازی کی وجہ سے بال کٹانا بھول گیا، بہرکیف لاعلمی میں وہ بال نہیں کٹا سکا تو اس میں بھی مجھے علماء کے دو اقوال ہیں۔

(1) شیخ صالح فوزان کہتے ہیں کہ اگر کوئی حلق / تقصیر بھول گیا اور احرام کھول دیا تو جب بھی یاد آئے اس پر واجب ہے کہ وہ احرام کا لباس لگائے اور جس جگہ موجود ہے وہیں حلق یا قصر کرائے حتی کہ اپنے ملک میں بھی کیونکہ حلق / تقصیر کسی بھی جگہ کیا جاسکتا ہے اس کے لئے حرم ہی خاص نہیں ہے۔ ساتھ ہی شیخ نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر اس نے بیوی سے جماع کر لیا تو ایک بکری ذبح کر کے حرم کے مسکینوں پر تقسیم کرنا ہوگا، اس کی طاقت نہیں رکھتا تو کہیں بھی وہ دس روزہ رکھ لے۔

(2) شیخ عبداللہ بن عبدالرحمن جبرین ایک سال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے عمرہ کر کے حلق / تقصیر چھوڑ دیا اور اس پر لمبا وقفہ گذر گیا تو اس کا معنی یہ ہے کہ عمرہ کے اعمال ختم ہوگئے اسے فدیہ دینا ہوگا۔

مختصراً دوسری صورت میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس کسی نے بھی عمرہ کیا اور اس میں لاعلمی کی وجہ سے بال کٹانا بھول گیا یہاں تک کہ اس عمرہ پہ لمبی مدت گزر گئی خواہ اپنے وطن واپس ہوجانے یا سعودی عرب میں ہی کئی روز گذر جانے کی وجہ سے تو اس صورت میں دم دے یعنی جانور ذبح کر کے حرم کے فقراء پر تقسیم کردے، اس کی طاقت نہیں تو دس روزے رکھ لے۔ سنت رسول اللہ ﷺ سے عمرہ کے ارکان وواجبات پے درپے ادا کرنے کا ثبوت ملتا ہے۔ اور اگر لمبی مدت نہیں گذری ہے چند گھنٹوں یا آج کا واقعہ ہے کہ عمرہ کر کے بال نہیں کٹایا تو جیسے علم ہو فوراً احرام کا لباس لگا لے اور حلق یا تقصیر کرا لے اس وقت اس پر کچھ بھی نہیں ہے چاہے وہ اپنے ملک پاکستان میں ہی کیوں نہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یوم الترویہ کے مسائل

سوال: جو لوگ حج تمتع کر رہے ہیں جس میں قربانی بھی ہوتی ہے، جب وہ آٹھ کو حج کا احرام باندھیں گے تو کیا بال اور ناخن احرام باندھنے سے پہلے کاٹ سکتے ہیں؟

جواب: ہاں حج تمتع کرنے والے عمرہ کرنے کے بعد حج کا احرام باندھتے وقت اپنا بال و ناخن کاٹ سکتے ہیں، جو غیر حاجی ہیں اور قربانی دینا چاہتے ہیں اصل میں اان کے لیے منع ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ احرام باندھتے وقت بال و ناخن کاٹنا ضروری نہیں ہے کیونکہ اس کا احرام سے تعلق نہیں، صفائی سے تعلق ہے، ضرورت ہو تو بال و ناخن کاٹیں ورنہ چھوڑ دیں۔

سوال: حاجیوں کو حج پہ گئے ہوئے سترہ دن ہو گئے ہیں، کیا وہ منی میں نماز قصر پڑھیں گے یا پوری؟

جواب: حج کے جو مکمل چھ ایام ہیں، ان دنوں حاجیوں کو ساری نمازیں قصر کے ساتھ ادا کرنی ہے کیونکہ نبی ﷺ نے حج کے دوران قصر سے ہی نماز ادا فرمائی ہے لہذا حاجیوں کو منی، عرفات اور مزدلفہ میں قصر سے نمازیں ادا کرنی ہیں۔

سوال: جو لوگ پاکستان سے حج کرنے آئے ہوئے ہیں اور مکہ میں ان کو ایک مہینہ ہو گیا ہے وہ منی میں نماز پوری پڑھیں گے یا قصر؟

جواب: حج کا معاملہ الگ ہے، وہ سفر سے متعلق نہیں مناسک حج سے متعلق ہے اس لیے حجاج کرام آٹھ تاریخ سے لے کر ایام تشریق تک قصر سے نماز ادا کریں گے چاہے پاکستان کے ہوں یا مکہ وجدہ کے ہی کیوں نہ ہوں۔

سوال: قربانی سے پہلے حاجیوں کو بھی اپنے بال و ناخن نہیں کاٹنا چاہئے، مکہ میں کچھ حاجی بول رہے ہیں کہ کاٹ سکتے ہیں؟

جواب: بال و ناخن کی پابندی حاجی کے لیے نہیں ہے بلکہ جو لوگ اپنے ملکوں میں عید الاضحیٰ کی قربانی دے رہے ہیں ان کے لیے پابندی ہے۔ جب حاجی یوم الترویہ کو حج کا احرام باندھیں گے اور اپنا بال و ناخن کاٹنا چاہتے ہوں تو وہ کاٹ سکتے ہیں۔

سوال: ایک آدمی کو جدہ سے حج کے لئے جانا ہے، اگر وہ عمرہ ادا کر کے جدہ آئے اور ۸ ذوالحجہ کو واپس منی کے لئے روانہ ہو جائے تو کیا اس طرح کرنا درست ہے کیونکہ مکہ میں ہوٹل نہیں مل رہا ہے؟

جواب: جو حج تمتع کرنا چاہتا ہے اور وہ جدہ کا رہائشی ہے تو حج کا عمرہ کرنے کا بعد وہ مکہ میں ہی ٹھہرے گا، اپنی رہائش پر لوٹ کر نہیں آئے گا، اگر وہ عمرہ کر کے اپنی رہائش پر لوٹ آتا ہے پھر حج کے دن میں وہاں سے حج کا احرام باندھتا ہے تو حج تمتع نہیں ہوگا بلکہ حج افراد ہوگا۔ اس لئے اگر مکہ میں رہائش کا انتظام نہیں ہے تو بہتر ہے کہ ابھی عمرہ نہ کرے، جب حج قریب ہو تو سات ذوالحجہ یا آٹھ کو ہی عمرہ کے لئے مکہ جائے، عمرہ کر کے حلال ہو جائے اور پھر وہاں سے یوم الترویہ کو حج کا احرام باندھ کر منی چلا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: ہم لوگ منیٰ میں کام کرتے ہیں اگر حج کرنا چاہیں تو کہاں سے احرام باندھیں گے؟

جواب: آپ منیٰ سے ہی حج کا احرام باندھیں کر حج کریں گے لیکن اگر عمرہ کرتے ہیں تو اس کے لئے منیٰ سے باہر جانا ہوگا کیونکہ منیٰ حدود حرم میں شامل ہے، یاد رہے مزدلفہ بھی حرم کا حصہ ہے لیکن عرفات حرم میں سے نہیں ہے اس لئے منیٰ والے عمرہ کا احرام باندھنے کے لئے عرفات جائیں گے۔

سوال: کچھ لوگ منیٰ، مزدلفہ وغیرہ میں مکمل نماز پڑھتے ہیں؟

جواب: منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں نمازیں قصر کرکے پڑھنی ہیں جو مکمل نمازیں پڑھتے ہیں وہ مناسک حج کی مخالفت کرتے ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام نے ایام حج میں قصر سے نماز ادا کیا ہے۔

سوال: منیٰ میں آٹھ ذی الحجہ کا دن نہ گزارنا کیسا ہے کیونکہ بہت سے لوگ ایسا کرتے ہیں اور ڈائرکٹ عرفات چلے جاتے ہیں؟

جواب: یہ لوگوں کی کوتاہی کہ منیٰ میں یوم الترویہ کے قیام کو سنت سمجھ کر چھوڑ دیتے ہیں، اعمال حج ویسے ہی انجام دینا چاہئے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے تعلیم دی ہے۔ اگر کوئی مجبوری کی بنا پر یوم الترویہ کو منیٰ میں قیام نہ کرسکے تو یہ بات اور ہے۔

سوال: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ پندرہ دن قیام کرنے سے آدمی مقیم ہوجاتا ہے اس لئے منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں قصر نہیں پڑھنی ہے؟

جواب: حج کے دوران نمازوں کے لئے سفر کا حکم نہیں ہے بلکہ یہ سنت رسول اللہ ﷺ ہے کہ انہوں نے اپنی امت کو منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں قصر کرکے نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ اگر یہاں سفر کے احکام ہوتے تو مکہ والے جو آپ کے ساتھ حج میں شریک تھے وہ نمازیں قصر نہیں کرتے۔

یوم عرفہ کے مسائل

سوال: سواری کی دقت اور اس کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے عرفات پہنچتے پہنچتے مغرب کا وقت ہوگیا یعنی ہمیں عرفات میں مغرب کے بعد قیام کرنے کا موقع ملا تو عرفہ کا وقوف حاصل ہوگیا؟

جواب: ائمہ کے صحیح قول کے مطابق عرفات میں دس الحجہ کے فجر تک بھی کوئی قیام کا حصہ پالیا تو اس کا وقوف مانا جائے گا۔

سوال: منیٰ وعرفات میں ظہر وعصر کی نماز ایک ساتھ پڑھنا ہے یا الگ الگ؟

جواب: منیٰ کی نمازیں خواہ آٹھ تاریخ کی ہو یا ایام تشریق کی اپنے اپنے وقت پر قصر کے ساتھ پڑھنی ہیں، نمازیں جمع نہیں کرنی ہیں اور عرفات کی ظہر وعصر کی نماز، ظہر کے وقت میں جمع وقصر کے ساتھ پڑھی جائے گی۔ اسی طرح منیٰ سے لوٹ کر مزدلفہ میں عشاء کے وقت مغرب وعشاء کی نماز ایک ساتھ قصر سے پڑھی جائے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: عرفات میں سورج ڈوب جاتا ہے اور مغرب کا وقت ہو جاتا ہے تو صحیح وقت پر نماز پڑھنے میں گناہ ملے گا یا مزدلفہ عرفات سے قریب ہے اور کوئی آدمی عرفات سے مزدلفہ سواری پر سوار ہو کر مغرب کا وقت ختم ہونے سے پہلے پہنچ جائے اور مغرب وعشاء پڑھے تو کیا گناہ ملے گا؟

جواب: حج کے دنوں میں عرفات میں مغرب کے وقت مغرب کی نماز نہیں پڑھی جاتی بلکہ جب حجاج مزدلفہ آجاتے ہیں تب مغرب اور عشاء دونوں ملا کر پڑھتے ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کرنے کا حکم دیا ہے لہذا ہمیں بھی رسول کی سنت پر عمل کرنا چاہئے۔ مزدلفہ منی کے قریب ہے اور منی سے عرفات 8-10 کلومیٹر دور ہے۔ کوئی آدمی سواری پر سوار ہو کر مغرب کا وقت ختم ہونے سے پہلے مزدلفہ آجائے اور مغرب وعشاء پڑھے تو کیا گناہ ملے گا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس میں گناہ نہیں ملے گا۔ یہاں اصل مسئلہ یہ ہے کہ عرفات میں سورج ڈوبنے تک وقوف کرنا ہے اور وہاں مغرب نہیں پڑھنی ہے بلکہ مزدلفہ آکر مغرب اور عشاء اکٹھے پڑھنی ہے۔

سوال: اگر کوئی مکہ میں رہنے والا یوم عرفہ کو حج کی نیت کر کے بغیر احرام کے اور بغیر اجازت کے میدان عرفات میں چلا جائے کیا اس کا حج ہو جائے گا؟

جواب: پہلے تو یہ سمجھ لیں کہ احرام کہتے ہی ہیں حج وعمرہ کی نیت کو، جب کوئی حج یا عمرہ کی نیت کرتا ہے تو احرام میں داخل ہو جاتا ہے تاہم احرام کی حالت میں احرام کی چادر بھی لگانا ضروری ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ حج افراد یا قران کرنے والا یوم عرفہ کو حج کی نیت کر کے ڈائرکٹ عرفات چلا جائے، وقوف عرفہ کرے اور اس کے بعد حج کے سارے کام انجام دے تو اس کا حج ہو جائے گا۔ سائل نے بھی عرفات پہنچ کر حج کے آخری دن تک سارے افعال انجام دئے تو اس کا حج درست ہے۔ تاہم اس نے احرام کی چادر نہیں لگایا جو فرمان رسول کی صریح مخالفت ہے، اس کے لئے اللہ سے توبہ بھی کرے اور فدیہ ادا کرے، فدیہ میں چاہے ایک جانور ذبح کرے یا تین روزہ رکھے یا چھ مسکین کو کھانا کھلائے۔

آخری نصیحت یہ ہے کہ جس کے لئے حج میں رکاوٹ ہو وہ حج نہ کرے، وہی حج کرے جس کو کمپنی کی طرف سے اجازت ملے، باقاعدہ وہ حج کی تصریح حاصل کرے اور پھر وہ سنت کے مطابق مکمل حج کرے۔

سوال: حج کا خطبہ سن رہی تھی اور ساتھ ہی نماز شروع ہوگئی، میں نے بھی ریڈیو پر ہی امام کی اقتداء میں قصر نماز ادا کر کیا یہ صحیح ہے یا دوبارہ نماز ادا کروں؟

جواب: آپ کی یہ نماز نہیں ہوئی، آپ کو اپنی نماز دہرانی ہوگی چاہے آپ نے جہاں سے بھی اقتداء کی ہو۔ کوئی بھی آدمی ریڈیو کی آواز سن کر اس نماز کی اقتداء نہیں کر سکتا ہے کیونکہ یہ اصل نماز نہیں ہوتی ہے، یہ نماز کی نقل ہوتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال:وہ کون سی نماز ہے جس کو وقت پر پڑھنے سے گناہ ہوتا ہے؟

جواب:اگر کوئی غلط طریقے سے سوال کرے تو ہمیں سوال کا صحیح طریقہ بتانا چاہئے اور یہاں پر بھی غلط طریقے سے سوال کیا جارہا ہے۔اس طریقے سے سوال کرنے سے لوگوں میں غلط فہمی پیدا ہوسکتی ہے کہ صحیح وقت پر نماز پڑھنے سے گناہ ملتا ہے۔

حج کے دنوں میں عرفات میں مغرب کے وقت مغرب کی نماز نہیں پڑھی جاتی بلکہ جب حجاج مزدلفہ آجاتے ہیں تب مغرب اور عشاء دونوں ملاکر پڑھتے ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کرنے کا حکم دیا ہے۔مذکورہ سوال کا یہی جواب ہے مگر یہ سوال ہی غلط ہے، ہمیں اس طرح سے سوال نہیں کرنا چاہئے۔

سوال:حاجی حج کے دنوں میں ذوالحجہ کے آٹھ روزے قضا کی نیت سے اور نو کو عرفہ کی نیت سے روزہ رکھ سکتے ہیں؟

جواب:ذوالحجہ کا پہلا عشرہ بہت ہی اہمیت کا حامل ہے،اس عشرہ میں ہر قسم کی نیکی انجام دینا باعث اجر وفضیلت ہے۔اس عشرہ میں روزے بھی رکھنا مستحب ہے، یہ روزے حاجی وغیر حاجی سب کے لئے ہیں تاہم حاجی ایک ذوالحجہ سے آٹھ ذوالحجہ تک کا ہی روزہ رکھ سکتا ہے، عرفہ کا روزہ اس کے لئے منع ہے اس لئے اگر حاجی بطور نفل یا بطور قضا ذوالحجہ کے آٹھ دنوں کا روزہ رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن یوم عرفہ کا روزہ نہیں رکھے گا،یوم عرفہ کا روزہ غیر حاجی کے لئے ہے۔

سوال:حاجی کیلئے عرفہ کے روز زوال کے بعد خیمہ سے نکل کر میدان عرفات میں جاکر دعا کرنا ضروری ہے یا اپنے خیمہ میں رہتے ہوئے دعائیں کی جاسکتی ہیں؟

جواب:میدان عرفات میں حاجی کہیں بھی دعا کرسکتے ہیں، کسی خاص جگہ اسے جانے کی ضرورت نہیں ہے،حاجی خیمہ میں ہو تو خیمہ میں ہی دعا کرے اور خیمہ سے باہر ہو تو جو جہاں ہو وہیں دعا کرے تاہم عرفات میں یہ یقینی علم ہو کہ وہ وادی عرفہ میں ٹھہرا ہوا ہے۔اور جو لوگ دعا کے لئے خاص جگہ جانا یا پہاڑ پر چڑھنا ضروری سمجھتے ہیں ان کا طریقہ وخیال غلط ہے۔

سوال:جو لوگ عرفات میں ہوتے ہیں ، کیا وہ وہیں سے احرام باندھ کر حج کرسکتے ہیں ؟

جواب:اگر کوئی آدمی عرفہ میں مقیم ہے اور وہ حج کرنا چاہتا ہے تو نو ذوالحجہ کو عرفات سے ہی حج کا احرام باندھ سکتا ہے اس میں حرج نہیں ہے لیکن وہ یا تو حج افراد کی نیت کرے یا حج قران کی نیت کرے، تمتع نہیں کرسکتا ہے کیونکہ تمتع میں پہلے عمرہ کیا جاتا ہے جبکہ ابھی عمرہ ممکن نہیں ہے۔

سوال : آدھی رات کو عرفات کے لئے نکل پڑے، اس میں ہم مجبور تھے کیونکہ ہم لوگ کسی کمپنی کے ساتھ تھے اور اس کا یہی شیڈول تھا؟

جواب: منی میں آٹھ ذی الحجہ کا قیام مسنون ہے اور یہ قیام نو ذی الحجہ کو فجر کے بعد سورج نکلنے کے وقت تک ہے لہذا حجاج کو سنت کی پیروی کرنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاہئے اور جو کمپنی کے ذمہ دار ہیں ان کو اس بات کا پابند بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ بسا اوقات حجاج کی کثرت کی وجہ سے کمپنیوں کے لئے سواری کے انتظام میں دشواری ہوتی ہے اس وجہ سے آدھی رات سے ہی تیاری میں لگ جاتے ہیں۔ عرفات میں نو ذی الحجہ کو زوال شمس سے غروب آفتاب کے درمیان تک قیام مطلوب ہے۔ بہر کیف! کوئی مجبوری میں رات میں ہی عرفات کے لئے نکل پڑا اور وہ فجر سے پہلے یا بعد میں عرفات پہنچ گیا اس کا حج صحیح ہے۔

سوال: ہم لوگ عرفات سے مغرب کے وقت نکلنے لگے مگر بھیڑ کی وجہ سے عرفات میں ہی کافی تاخیر ہوگئی اس وجہ سے حج پہ کوئی اثر تو نہیں پڑا؟

جواب: نہیں کوئی اثر نہیں پڑا، عرفات میں غروب آفتاب تک قیام کرنا ہے اس سے پہلے عرفات چھوڑنا ترک واجب ہے مگر سورج ڈوبنے کے بعد نکلنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

شب مزدلفہ کے مسائل

سوال: مشعر الحرام کی وضاحت فرمادیجیے۔

جواب: مشعر حرام سے پورا مزدلفہ مراد ہے اور قرآنی آیت (فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِندَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ) میں مشعر حرام سے یہی مزدلفہ مراد ہے اور کبھی کبھی اس سے وہ خاص جگہ بھی مراد ہوتی ہے جہاں پر مزدلفہ میں مسجد بنی ہے۔

سوال: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات وتر نہیں پڑھی؟

جواب: حدیث میں مزدلفہ کی رات وتر کا ذکر نہیں ہے اس لئے ہم یہ نہیں کہہ سکتے ہیں آپ نے وتر نہیں پڑھی، ہو سکتا ہے پڑھی ہو یا دن میں اس کی قضا کی ہو۔

یوم النحر کے مسائل

سوال: ایک جوان آدمی یوم النحر کو رمی اور طواف افاضہ وغیرہ سے پہلے اپنی بیوی سے جماع کر لیا جبکہ اسے یہ معلوم تھا کہ احرام میں یہ ممنوع ہے ایسی صورت میں کیا کیا جائے گا؟

جواب: اگر کسی نے احرام کی حالت میں تحلل اول (اس سے مراد حج کے دو کام مثلا رمی اور حلق یا قصر) سے پہلے بیوی سے جماع کر لیا تو اس کا حج باطل ہو گیا۔ ایسے شخص پر اس حج کی قضا لازم ہے خواہ نفلی حج ہو یا فریضہ۔ اس کے علاوہ اس کے ذمہ ایک اونٹ ذبح کرنا ہے جسے مکہ کے فقراء ومساکین پر تقسیم کرے۔ شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں: (إذا کان) المحظور جماعاً قبل التحلل الأول في الحج، فإن الواجب فيه بدنة يذبحها في مكان فعل المحظور، أو في مكة ويفرقها على الفقراء (المجموع الثمین من فقه وفتاوى العمرة والحج لابن عثیمین)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اگر ارتکاب کردہ ممنوعہ عمل جماع ہو جو کہ حج میں تحلل اول سے پہلے کیا گیا ہو تو اس میں اونٹ واجب ہو گا جو کہ اسی جگہ ذبح کیا جائے گا جہاں جماع ہوا، یا پھر اسے مکہ میں ذبح کر کے فقرائے حرم میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

سوال: دم کا جانور کونسا ہوتا ہے، جیسے عقیقہ میں مخصوص جانور ہے؟

جواب: حج یا عمرہ میں کوئی واجب چھوڑ دینے پر دم دینا پڑتا ہے اور دم کے طور پر وہ سارے جانور دے سکتے ہیں جن کی قربانی کرنا جائز ہے اور وہ آٹھ قسم کے جانور ہیں۔ اونٹ کا نر و مادہ، گائے کا نر و مادہ، بھیڑ کا نر و مادہ اور بکرا و بکری۔ اور عقیقہ صرف چھوٹے جانور میں دینا مسنون ہے۔

سوال: طواف افاضہ سے پہلے اگر عورت حائضہ ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: یوم النحر کو طواف افاضہ سے قبل کسی عورت کو حیض آجائے تو طواف کو موخر کر دے اور ایام تشریق کی رمی جمار کرتی رہے اور جب پاک ہو جائے تو غسل کر کے طواف افاضہ کرے اور سعی کرے۔ طواف افاضہ رکن ہے، یہ ہر حال میں کرنا ہے، اگر پاک نہ ہو سکے اور وطن واپسی کا دن آجائے تو لنکوٹ باندھ کر طواف کر لے۔ اگر کوئی سعودی میں رہنے والی خاتون ہو تو رہائش پہ چلی جائے اور پاک ہونے پر مکہ آکر طواف افاضہ کر لے۔

سوال: حج کی قربانی کہ علاوہ جو عید کی قربانی ہے، کیا وہ حاجی پر واجب ہے یا اختیاری؟ اگر استطاعت ہے تو کر دے نہیں تو ضروری نہیں ہے اس سے حج میں کوئی حرج تو نہیں؟ دوسرا اگر عید کی قربانی کرنا چاہے تو کہاں کرے پاکستان میں اپنے کسی عزیز بھائی کے ذریعہ یا سعودی عرب میں؟

جواب: رہا حاجی کی قربانی کا معاملہ تو ایک حاجی جس جگہ ہے اور جس کام میں ہے اصل اسی کا اعتبار ہو گا، وہ حج کر رہا ہے اور اس میں قربانی موجود ہے یہی قربانی اس کے لئے کافی ہے، اس کے ذمہ اور کوئی قربانی نہیں ہے۔ اگر حاجی کے گھر والے ان کی طرف سے بھی قربانی دینا چاہیں تو دی جاسکتی ہے مگر اس کی ضرورت نہیں ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ اگر دوسری قربانی یعنی عید الاضحی کی قربانی دینا چاہیں تو جہاں اس کے گھر والے ہیں وہاں دینی چاہئے کیونکہ یہ قربانی گھر والوں کا اعتبار کر کے ہے، ورنہ حاجی اکیلا بندہ ہو تو اس کو دوسری قربانی دینے کی قطعا ضرورت نہیں ہے، وہ تو قربانی دے ہی رہا ہے۔

سوال: ایک بہن کا سوال ہے کہ اس سال ان کے دو نابالغ بچے (5&9 سال) ان کے ساتھ حج پر جائیں گے تو کیا ان کی طرف سے بھی الگ قربانی حدود حرم میں کرنی ہو گی؟

جواب: اگر ان دونوں چھوٹے بچوں سے بھی حج کرایا جائے گا اور حج تمتع یا قران ہو تو دونوں کی طرف سے ایک ایک قربانی (حج والی) دینی ہو گی اور حج افراد ہو تو پھر اس میں قربانی نہیں ہے اور بچے صرف ساتھ رہیں، ان کو حج نہ کرایا جائے تو پھر قربانی نہیں دینا ہے کیونکہ وہ حج ہی نہیں کر رہا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: کیا ایسی کوئی حدیث ہے جس میں کہا گیا ہو کہ ہم کو احرام ہی کی حالت میں طواف زیارت کرنا ہے؟

جواب: یوم النحر یعنی دس ذوالحجہ کو حج تمتع کرنے والا پانچ کام کرے گا۔ وہ کام یہ ہیں۔ (1) کنکری مارنا (2) قربانی کرنا (3) بال کاٹنا (4) طواف زیارت (افاضہ) کرنا (5) حج کی سعی کرنا۔ اسی ترتیب سے پانچوں کام کریں تو افضل ہے لیکن اگر اس ترتیب میں تقدیم وتاخیر ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اور پھر ان کاموں میں سے اگر کوئی دو کام کرلے مثلاً کنکری مارنا اور قربانی کرنا تو اس سے آدمی حلال ہو جاتا ہے، اگر کوئی پہلے حرم چلا جائے اور طواف افاضہ اور سعی کرلے تو بھی حلال ہو جائے گا۔ پہلے طواف کرنے کی صورت میں احرام میں ہونا لازمی ہے لیکن کوئی پہلے کنکری مارے پھر قربانی اور بال کٹالے تو اب احرام ختم ہو جائے گا۔ اس کی دلیل رسول اللہ ﷺ کے حج سے ملتی ہے۔ جب آپ نے حج کیا تو دس تاریخ کو قربانی کر کے بال کٹا کر طواف افاضہ کے لئے نکلے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو کستوری خوشبو لگائی، یہ خوشبو لگانا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ احرام کی حالت میں نہیں تھے۔

سوال: حج افراد کرنے والا احرام کی حالت سے کب نکلے گا؟

جواب: جو آدمی حج افراد کرتا ہے وہ حج کے دنوں میں حج افراد کی نیت سے احرام باندھے اور مکہ پہنچ کر طواف قدوم کرے اور حج کی سعی کرے اور احرام میں باقی رہے، جب آٹھ ذوالحجہ سے حج کا کام شروع ہو وہ اسی احرام میں منیٰ جائے، پھر یوم عرفہ کو عرفات جائے، پھر عرفہ میں سورج ڈوبنے کے بعد مزدلفہ آجائے، اور جب اگلی صبح یوم النحر کو جمرہ عقبہ کی رمی کرلے پھر بال منڈوا کر حلال ہو جائے۔ گویا حج افراد کرنے والا دس ذوالحجہ کو رمی جمار اور بال منڈوا کر احرام سے باہر ہو جائے گا۔ اب بغیر احرام کے عام لباس میں رہے اور حج کے بقیہ اعمال انجام دے گا۔

سوال: ایک بہن نے حج کا احرام کھولے بغیر طواف زیارت اور سعی کی اور بال بعد میں رہائش پر جا کر کاٹے، کیا ایسا کرنا درست ہے یا کوئی دم دینا ہو گا؟

جواب: شاید آپ یہ سمجھتے ہیں کہ کپڑے کا نام احرام ہے جبکہ احرام حج وعمرہ کی نیت کا نام ہے، دوسری بات یہ ہے کہ یوم النحر کو دو کام کرنے سے حاجی حلال ہوتا ہے لہٰذا عورت نے رمی کر کے طواف زیارت کیا اب عورت حلال ہو گی کیونکہ ابھی دو کام کیا ہے۔ اور جیسے کے آپ کو بتایا کہ کپڑے کا نام احرام نہیں ہے لہٰذا حلال ہونے پر عورت کو اپنا کپڑا بدلنے کی ضرورت نہیں ہے، حلال ہونے کی نیت ہی کافی ہے۔ اور اس میں کوئی حرج نہیں کہ کوئی رہائش پر آکر بال کاٹے اور یوم النحر کو کائی کام پہلے اور کوئی کام بعد میں ہو یعنی حاجی کے کاموں کی ترتیب بدل جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال: حج افراد اور قران میں کیا فرق ہے اور دونوں میں سعی کب کب کرنی ہے؟

جواب: حج افراد اور حج قران کا ایک ہی طریقہ ہے، دونوں حج ایک ہی طرح سے کیا جائے گا، نیت اور قربانی کا فرق ہے۔ افراد کرنے والا صرف حج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی نیت کرے گا اور قران والا حج وعمرہ دونوں کی ایک ساتھ نیت کرے گا۔حج قران کرنے والا قربانی دے گا اور افراد کرنے والا قربانی نہیں دے گا۔ قارن اور مفرد پر حج کی ایک ہی سعی ہے چاہے وہ مکہ آتے وقت طواف قدوم کے ساتھ کرلے یا یوم النحر کو طواف افاضہ کے بعد کرے، کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

سوال: کیا ایام آجائیں تو اس حالت میں طواف زیارت ہو سکتا ہے؟

جواب: اگر کسی عورت کو حج کے دنوں میں طواف زیارت (افاضہ) کے وقت حیض شروع ہو جائے تو وہ طواف افاضہ سے رک جائے اور جب وہ پاک ہو جائے تب غسل کرکے طواف افاضہ کرے، باقی وہ ایام تشریق کی کنکری مارتی رہے۔ اگر وہ وطن واپسی تک بھی پاک نہیں ہو پاتی تو پھر لنگوٹ باندھ کر اسی حالت میں طواف افاضہ کرلے۔ اور طواف الوداع کے وقت حیض آئے تو یہ طواف حائضہ سے معاف ہے۔

سوال: حج پہ جانے والے جو قربانی کریں گے وہ گھر والوں کی طرف سے کافی ہوگی یا گھر والوں کو الگ سے قربانی دینی ہوگی؟

جواب: جو حج پہ گئے ہیں ان کی طرف سے حج کی قربانی ہی کافی ہے۔ رہا مسئلہ حاجی کے گھر والوں کی عید الاضحیٰ کی قربانی کا مسئلہ، اگر گھر والوں کے پاس پیسے ہوں تو قربانی کرلے اور پیسے نہ ہوں تو قربانی نہ کرے کیونکہ قربانی کا تعلق استطاعت سے ہے یعنی جس کو قربانی کرنے کی استطاعت ہو قربانی کرے اور جس کو استطاعت نہ ہو وہ قربانی نہ کرے۔

سوال: حاجی جو قربانی دیتے ہیں وہ دم کی قربانی ہوتی ہے یا عید الاضحی کی؟

جواب: حاجی کی قربانی عید الاضحی والی قربانی نہیں ہے بلکہ وہ حج کی قربانی ہے جسے عربی میں ہدی کہتے ہیں، اسے دم بھی کہہ سکتے ہیں، بسا اوقات حج کے قربانی کے علاوہ بعض حجاج کو دوسرا دم بھی دینا پڑجاتا ہے، جب اس سے حج کا کوئی واجب ترک ہو جائے۔

سوال: حج کے دوران کئی واجب چھوٹ جائیں تو کتنے دم لازم ہونگے، کیا ایک دم کافی ہے؟

جواب: اگر ایک واجب چھوٹے تو ایک دم دینا ہے لیکن اگر ایک سے زائد واجب چھوٹ جائے تو جتنے واجبات چھوٹیں گے اتنے دم دینے پڑیں گے۔

سوال: ایک ویب سائٹ پر پڑھا تھا کہ جب تک قربانی نہ ہو جائے اس وقت تک بال نہیں کٹانا ہے، اس کی روشنی میں میرا سوال یہ ہے کہ اگر جو وقت بتایا تھا اس وقت پر قربانی نہ ہو تو کفارہ دینا ہو گا جب کہ معلوم ہی نہیں کہ قربانی کب ہوئی ہے؟

جواب: آپ کہیں سے کوئی علم حاصل کریں تو پہلے اچھی طرح دیکھ لیں کہ وہ حنفی ادارہ یا حنفی ویب یا حنفی کتاب تو نہیں ہے کیونکہ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ احناف کے یہاں بہت ساری باتیں ہیں جو سنت کے خلاف ہیں۔ نماز سے لے کر حج و قربانی ہر معاملہ میں۔ جس ویب سائٹ پہ آپ نے قربانی کا مسئلہ پڑھا ہے وہ حنفی ویب سائٹ ہے، حنفی کے یہاں قربانی سے پہلے بال نہیں کٹا سکتے ورنہ دم لازم آئے گا، ان کے یہاں یوم النحر کو ترتیب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے حج کا کام کرنا واجب ہے۔ احناف کا یہ فتوی صحیح حدیث کے خلاف ہے۔ ہمیں حج کے معاملہ میں حنفی فتوی نہیں بلکہ رسول کا فرمان دیکھنا ہے۔ آپ ﷺ ایک صحابی سے فرماتے ہیں "افعل ولا حرج" کہ یوم النحر کو حاجی کوئی کام پہلے یا کوئی کام بعد میں کرلے تو کوئی حرج نہیں ہے یعنی دس ذوالحجہ کے کاموں میں ترتیب ضروری نہیں ہے اس لئے کوئی پہلے بال کٹالے اور بعد میں قربانی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال: فیملی میں شوہر اور بیوی ہیں، شوہر حج کے لئے گئے، وہاں قربانی کرلی تو کیا اب بیوی کو الگ سے قربانی کرنی پڑے گی اور وہاں عید ایک دن پہلے ہوتی ہے تو بیوی ایسی صورت میں کیا کرے؟

جواب: اگر شوہر حج پہ گیا ہو اور اپنے اہل وعیال کی طرف سے قربانی دینے کی طاقت ہو تو اپنے گھر والوں کی طرف سے قربانی دے اور گھر والوں کی طرف سے قربانی دینے کی طاقت نہ ہو تو قربانی نہ دے اور ویسے بھی بیوی بچے مرد کے تابع ہوتے ہیں۔ حاجیوں کی عید اور قربانی سے اس کے گھر والوں کا کوئی مسئلہ نہیں ہے، حج کے احکام حاجی کے لئے ہوتے ہیں، اس کے گھر والوں کے لئے نہیں۔

سوال: دس ذی الحجہ کو میں نے کنکری ماری اور سیدھے حرم شریف جاکر طواف کیا پھر سعی کی، اس کے بعد بال کٹایا، کیا یہ عمل صحیح ہے؟

جواب: یوم النحر کو پہلے رمی جمرہ کرنا چاہئے، پھر قربانی کرنی چاہئے (متمتع وقارن کے لئے)، اس کے بعد بال منڈانا چاہئے، پھر طواف افاضہ اور حج کی سعی کرنی چاہئے۔ یہ ترتیب قائم رکھنا افضل ہے لیکن اگر ترتیب بدل گئی تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: افعل ولا حرج یعنی پہلے جو سہولت ہو کرلو کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال: دس ذی الحجہ کو کنکری مار کے خیمہ میں واپس آگیا اور بال کٹالیا، طواف نہیں کرسکے کیا کریں؟

جواب: سبھی حاجیوں پر یوم النحر کو طواف افاضہ اور سعی کرنی ہے، مفرد وقارن نے طواف قدوم کے ساتھ سعی کرلی تھی تو آج صرف طواف افاضہ کرنا ہے۔ اگر کوئی دقت کی وجہ سے آج طواف افاضہ اور سعی نہیں کرسکے تو ایام تشریق میں بھی طواف افاضہ اور سعی کرسکتے ہیں۔

سوال: یوم النحر کو بیمار ہوگیا، میری طرف سے کوئی دوسرا کنکری ماردیا اور میں نے بال کٹالیا تو ٹھیک کیا؟

جواب: بیماری کی وجہ سے کوئی دوسرا آدمی کنکری مارنے میں نیابت کرسکتا ہے، اس لئے آپ کا یہ عمل درست ہے۔

سوال: کچھ ساتھی یوم النحر کو رمی کرکے قربانی کا کافی دیر تک انتظار کررہے تھے ان کا کہنا تھا کہ بغیر قربانی کے بال نہیں کٹاسکتے، کیا یہ صحیح بات ہے؟

جواب: آپ کے ساتھیوں کا ایسا کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے یوم النحر کے اعمال کی ترتیب میں تقدیم وتاخیر کی رخصت دی ہے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس لئے قربانی کا انتظار کئے بغیر بال منڈالینا چاہئے۔

سوال: آدھی رات کو یوم النحر کی کنکری مارنا کیسا ہے؟

جواب: آدھی رات کے بعد مجبوروں اور کمزوروں کے لئے یوم النحر کی کنکری مارنا جائز ہے لیکن جو تندرست ہوں ان کے لئے جائز نہیں ہے ان کے حق میں سورج نکلنے کے بعد کنکری مارنا ہے۔

سوال: منطقہ شرائع جو مکہ میں ہے وہاں حج کی قربانی دینی کیسی ہے؟

جواب: حج کی قربانی حدود حرم میں دینا ضروری ہے اور شرائع کا کچھ حصہ حدود حرم میں ہے اور کچھ حصہ حدود حرم سے باہر ہے اس کے درمیان علامت کے ذریعہ تفریق کی گئی ہے لہذا شرائع کے اس حصے میں ہدی ذبح کرنا صحیح ہے جو حدود حرم میں داخل ہے۔

سوال: حج کی قربانی اپنے ملک میں دینی کیسی ہے؟

جواب: حج کی قربانی اپنے ملک میں نہیں دے سکتے، یہ حدود حرم میں ہی دینا لازم ہے۔

سوال: کیا حاجی حج کی قربانی کے ساتھ عید الاضحی کی قربانی دے سکتے ہیں؟

جواب : حج کرنے والوں پر عید کی قربانی کرنا ضروری نہیں ہے اگر چہ اس کی طاقت رکھتے ہوں لیکن اگر دینا چاہیں تو دے سکتے ہیں۔

سوال: دم مکہ سے باہر دینا کیسا ہے؟

جواب: دم مکہ میں ہی دینا ہے اور اس کا گوشت مکہ کے مساکین پر تقسیم کرنا ہے۔

سوال: دس ذی الحجہ کو میں نے کنکری ماری، تھکا ہوا تھا اس لئے خیمہ واپس آکر بنیان اور شلوار پہن لیا اور بعد میں حلق کیا؟

جواب: اگر سلا ہوا کپڑا بنیان اور شلوار بغیر علم کے بھول کر پہن لیا تو اس پر کوئی فدیہ وغیرہ نہیں ہے۔

سوال: ایک آدمی نے یوم النحر کو طواف افاضہ کر لیا مگر تھکان کی وجہ سے سعی نہیں کر سکا، حج کی سعی تیرہ تاریخ کو کی کیا اس کے اوپر کچھ ہے؟

جواب: اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس شخص کے اوپر کچھ بھی نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: عورت نے حیض کی حالت میں طواف کر لیا کیا اس کے اوپر دم دینا ہے؟

جواب: طواف پاکی کی حالت میں باوضو کرنا ہے اس لئے حیض کی حالت میں کیا ہوا طواف صحیح نہیں پھر سے پاک ہونے پر اس کا اعادہ کرے گی اور ساتھ ہی اللہ تعالی سے توبہ کرے گی۔

سوال: ایک عورت رمی کی طاقت رکھنے کے باوجود یوم النحر کو کنکری مارنے میں دوسرے کو وکیل بنا کر بیمار شوہر کے ساتھ جدہ چلی گئی اس عورت پر کیا حکم ہے جبکہ اس کے پاس فجر تک رمی کرنے کا وقت ہے؟

جواب: صرف سفر کی بنیاد پر ایسی عورت کا کسی کو کنکری مارنے میں وکیل بنانا صحیح نہیں ہے اس کے اوپر واجب ہے کہ وہ جدہ سے لوٹ کر فجر سے پہلے پہلے اس دن کی رمی کرلے، اگر ایسا نہیں کرتی تو اس کے اوپر دم دینا ہے۔

سوال: کچھ لوگ یونہی بغیر علم کے دم دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ممکن ہے حج میں کوئی غلطی ہو گئی ہو اس لئے دم دینا بہتر ہے، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: جسے معلوم ہو کہ حالت احرام میں محظورات احرام کا ارتکاب کیا ہے یا حج کی واجبات میں سے کوئی واجب اس سے چھوٹ گیا ہے تو اس کو دم دینا چاہئے لیکن جسے یقین کے ساتھ معلوم نہ ہو اسے احتیاط کے طور پر دم دینا صحیح نہیں ہے۔

سوال: حاجی کے لئے اس کی بیوی کب یعنی کس تاریخ سے حلال ہو گی اور کس تاریخ سے اس کے لئے حرام ہو جائے گی؟

جواب: مجملا یہ سمجھیں کہ جب تک حاجی حالت احرام میں ہوتا ہے بیوی سے جماع ممنوع ہوتا ہے اور اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب حاجی حج کی نیت کرلے یوم الترویہ یعنی آٹھ ذی الحجہ سے تو اس وقت سے بیوی سے جماع ممنوع ہے، یہ ممانعت دس ذی الحجہ تک ہے، اس شرط کے ساتھ کہ یوم النحر کو حاجی نے اس دن کے مناسک میں سے تین کام کر لیا ہو مثلا اس نے کنکری مار لی، بال منڈوالیا اور طواف افاضہ کر لیا تو بیوی اس وقت حلال ہو جائے گی۔

سوال: ایام حج میں کن کن صورتوں میں دم لازم آتا ہے؟

جواب: حج کے سات واجبات ہیں، ان میں سے کسی کو چھوڑنے پر دم دینا پڑتا ہے، وہ سات واجبات یہ ہیں۔

(1) میقات سے احرام باندھنا (2) سورج غروب ہونے تک عرفہ میں ٹھہرنا (3) عید کی رات مزدلفہ میں گذارنا (4) ایام تشریق کی راتیں منی میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسر کرنا(5)جمرات کو کنکری مارنا(6)بال منڈوانا یا کٹوانا(7)طواف وداع کرنا(حیض ونفاس والی عورت کے لئے نہیں ہے)۔

واجبات کے علاوہ نو محظورات (ممنوعات) احرام ہیں، ان کے ارتکاب پر بھی دم ہے جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہیں۔

(1)بال کاٹنا(2)ناخن کاٹنا(3)مرد کو سلا ہوا کپڑا پہننا(4)خوشبو لگانا(5)مرد کا سر ڈھانپنا(6)عقد نکاح کرنا(7)بیوی کو شہوت سے چمٹنا(8)جماع کرنا(9)شکار کرنا۔

جو شخص لاعلمی میں ممنوعات احرام میں سے کسی کا ارتکاب کرلے تو اس پر کچھ بھی نہیں ہے لیکن اگر جان بوجھ کر ارتکاب کیا تو فدیہ دینا ہوگا (گرایک سے لیکر پانچ تک میں سے کسی کا ارتکاب کیا ہو)۔ فدیہ میں یا تو تین روزہ یا ایک ذبیحہ یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہوگا۔ شکار کرنے کی صورت میں اسی کے مثل جانور ذبح کرنا ہوگا۔ عقد نکاح سے حج باطل ہو جاتا ہے۔ اگر تحلل اول سے پہلے جماع کرلے تو عورت و مرد دونوں کا حج باطل ہو جائے گا اور اگر تحلل اول کے بعد طواف افاضہ سے پہلے جماع کرے تو حج صحیح ہوگا مگر اس کا احرام ختم ہو جائے گا وہ حدود حرم سے باہر جاکر پھر سے احرام باندھے تاکہ طواف افاضہ کرسکے اور فدیہ میں ایک بکری ذبح کرے۔

سوال: حاجی سے متعلق کون کون سی قربانی ہے؟

جو آدمی حج کرے ان کی قربانی سے متعلق مندرجہ ذیل مسائل ہیں۔

☆اگر حج قران یا تمتع کرے تو ان پر ایک قربانی واجب ہے۔

☆اگر حج افراد ہے تو اس میں قربانی نہیں ہے۔

☆حج کرنے والا اگر عید الاضحی کی مناسب سے قربانی دینا چاہے تو دے سکتا ہے مگر ان پہ یہ ضروری نہیں۔

☆اگر حج کرنے والا مکہ کا باشندہ ہے تو ان پہ حج کی قربانی نہیں ہے۔

☆اگر حاجی عید قرباں کی مناسبت سے قربانی کرے تو انہیں بھی اپنا بال اور ناخن نہیں کاٹنا چاہیئے۔

☆حج تمتع کرنے والا عمرہ سے حلال ہوتے وقت اور دس ذی الحجہ کو رمی کے بعد بال کٹا سکتا ہے، اسی طرح قران کرنے والا بھی دس کی رمی کے بعد بال کٹا سکتا ہے۔

☆اگر متمتع یا قارن کو قربانی دینے کی طاقت نہ ہو تو دس روزہ رکھے، تین حج کے دنوں میں اور سات حج سے واپسی کے بعد۔

ایام تشریق کے مسائل

سوال: آٹھ تاریخ کو ہی کنکریاں جمع کرنے کو کہا جاتا ہے اور کیا رمی کے لیے کنکریاں مزدلفہ سے لینی ہوتی ہیں؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جواب: حجاج پہلی مرتبہ دس تاریخ کو جمرہ عقبہ کی رمی کریں گے یعنی تین جمرات میں سے صرف ایک جمرہ کو سات کنکری مارنا ہے پھر ایام تشریق کے تینوں دن تینوں جمرات کو سات سات کنکری مارنا ہے۔ ان کنکریوں کو کہیں سے بھی لے سکتے ہیں حتی کہ راہ چلتے راستے سے بھی اٹھا سکتے ہیں، کوئی حرج نہیں ہے۔ ہمارے احناف کی وجہ سے لوگوں میں غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے کہ آٹھ تاریخ کو ہی کنکری چن لیں اور مزدلفہ سے ہی کنکری اٹھائیں۔ یہ خالص حنفی مسئلہ ہے، نبی ﷺ نے ایسی کوئی تعلیم نہیں دی ہے۔ آپ کو جب دس تاریخ کی رمی کرنی ہو اسی دن، کسی جگہ سے سات کنکری اٹھالیں پھر گیارہ کو کہیں سے اٹھالیں پھر بارہ اور اسی طرح تیرہ کو جہاں ملے وہاں سے کنکری اٹھالیں۔ اگر کوئی احتیاطاً پہلے کنکری رکھ لیتا ہے تو مسئلہ نہیں ہے لیکن آٹھ تاریخ کو ضروری سمجھنا، مزدلفہ سے ہی لینا اور کنکریوں کو دھلنا یہ سب غلط بائیں ہیں۔

سوال: منی میں ساری نمازیں اپنے اپنے وقت پر قصر کے ساتھ ادا کرنا ہے، میرا سوال یہ تھا کہ کیا منی میں قصر تیرہ ذی الحجہ تک کرنا ہے؟

جواب: ہاں منی میں تیرہ ذوالحجہ تک قصر کرنا ہے اور اپنے اپنے وقت پر نماز پڑھنا ہے۔

سوال: ایک آدمی دس ذی الحجہ کو طواف کیلئے گیا، سعی کے بعد راستے وغیرہ بند ہونے کے سبب منی پہنچنے میں اس کو تقریباً رات کے تین بج گئے تو کیا گیارہ کی رات کا منی کا یہ وقوف ہو گیا یا دم دینا ہو گا؟

جواب: رات میں منی پہنچ گئے دیر یا سویر کوئی بات نہیں ہے، مبیت منی یعنی منی میں رات گزارنا مانا جائے گا اس لئے اس شخص پر کوئی دم نہیں ہے۔

سوال: بارہ ذوالحجہ کو رمی پھر طواف الوداع کے بعد منی واپس آکر ٹینٹ سے اپنا سامان لے سکتے ہیں؟

جواب: اگر حج میں تعجیل کرنی ہو اور بارہ ذوالحجہ کو اپنا حج ختم کرنا ہو تو حاجی بارہ تاریخ کی رمی کرنے کے بعد طواف الوداع کر سکتا ہے اور پھر وہ اپنا سامان لینے منی جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال: مزدلفہ کی رات مجھے میرا بیٹا ویل چیئر پر رمی کروانے لے گیا، اس کے بعد اپنی رہائش پر لے گیا، میری قربانی جلدی ہو گئی لیکن میرے ساتھ والوں میں سے بعض کی قربانی ہوتے ہوئے مغرب کا وقت ہو گیا۔ پھر سب نے طے کیا کہ کھانا کھا کر طواف زیارت اور سعی کرکے پھر منی کی طرف نکلیں گے۔

طواف زیارت اور سعی کرتے کرتے فجر کا وقت ہو گیا اور حرم میں نماز پڑھنے کے بعد جب منی پہنچے تو صبح کے ساڑھے سات بج چکے تھے، کیا مجھے منی میں رات نہ گزار سکنے پر دم دینا ہو گا؟

جواب: یہ آپ نے غلط کیا کہ قربانی کا انتظار کرتے رہے، آپ کو کنکری مار کر اور بال کٹا کر حلال ہو جانا تھا اور پھر حرم جا کر طواف افاضہ اور سعی کرنی تھی، قربانی کے لئے کوئی انتظار نہیں کرنا تھا، یوم النحر کو اعمال کی ترتیب واجب نہیں ہے، احناف واجب مانتے ہیں جبکہ احناف کی بات سنت کے خلاف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ طواف افاضہ اور سعی کی وجہ سے رات منی میں نہ ٹھہر پانے سے کوئی دم نہیں ہے کیونکہ بلا سبب منی سے باہر نہیں رہا گیا ہے، منی سے باہر رہنے میں عذر ہے۔

سوال: سنت کے مطابق رمی کا وقت زوال آفتاب سے شروع ہوتا ہے لیکن سعودی حکومت نے چوبیس گھنٹے رمی کرنے کی اجازت دی ہے، ایسے میں سوال ہے کہ کیا زوال سے پہلے رمی کرنا جائز ہے یا اس پر دم پڑے گا اور اگلے دن کی رمی بھی زوال کے بعد ہی ہے یا پہلے بھی مار سکتے ہیں؟

جواب: جمرات کا راستہ ہمیشہ کھلا رہتا ہے، جیسے منی، مزدلفہ اور عرفات کا حصہ کھلا رہتا ہے اس میں حکومت کی منظوری کا کوئی معاملہ نہیں ہے۔ جہاں تک کنکری مارنے کا سوال ہے تو ایام تشریق میں زوال کے بعد کنکری مارنی ہے یعنی گیاوہ، بارہ اور تیرہ تینوں دن کی رمی زوال کے بعد ہی ہوگی، جو زوال سے پہلے کنکری مارلے تو یہ شمار نہیں ہوگی، اسے چاہیے کہ زوال کے بعد دوبارہ اس دن کی کنکری مارے ورنہ دم لگے گا۔

سوال: ایام تشریق میں منی میں قیام کرنے اور رمی جمرات کرنے کی طاقت نہیں ہے تو کیا کریں؟

جواب: میرے خیال سے قیام کرنے میں کوئی حرج نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اگر بیمار ہو تو کہیں نہ کہیں قیام کرنا ہی پڑے گا اور منی میں طبی سہولیات بھی میسر ہیں اس لئے ایسے آدمی کو میں مشورہ دوں گا کہ ایام تشریق کی راتوں میں منی ہی میں قیام کریں لیکن واقعی کسی عذر کے تحت منی چھوڑنا پڑے تو پھر کوئی حرج نہیں ہے، اس وقت اپنی جانب سے کسی دوسرے کو رمی جمرات کے لئے نائب بنادیں یعنی عذر کی حالت میں کوئی دوسرا کنکری مار سکتا ہے۔

سوال: کنکری مارنے میں کسی کو وکیل بنانے کا کیا عذر ہے؟

جواب: ایسا کوئی بھی عذر جس سے کنکری مارنے سے عاجز ہو اس بناپر نیابت جائز ہے مثلاً کمزوری، بیماری، بچپنا، شدت زحام کا خوف، حاملہ کے لئے سقط حمل کا خطرہ وغیرہ۔

سوال: اگر حاجی نے دس اور گیارہ ذی الحجہ کو طواف افاضہ نہیں کیا تو اس کے طواف کرنے کی کیا شکل ہوگی؟

جواب: اگر حاجی نے دس یا گیارہ کو طواف افاضہ نہیں کیا تو بارہ کو کرلے، اس دن بھی نہیں کرسکا تو تیرہ کو کرلے۔ اگر تیرہ کو ہی واپسی ہو اور طواف افاضہ اب تک نہ کرسکا ہو تو ایک ہی نیت سے طواف افاضہ اور طواف وداع کرلے اور نماز طواف پڑھ کر سعی کرلے۔ حج میں آخری کام طواف وداع ہوتا ہے اس حال میں آخری کام سعی ہوگا، اس میں کوئی حرج نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

سوال: ایام تشریق میں منی کے بجائے مزدلفہ میں قیام کرنا؟

جواب: ایام تشریق کی راتیں منی میں گزارنا واجب ہے جو یہ راتیں بلاعذر یہاں نہ گزار کر مزدلفہ یا عزیزیہ میں گزارے اس کے اوپر دم لازم ہو جاتا ہے لیکن جسے منی میں جگہ نہ ملی وہ منی سے قریب تر قیام کرے، اس صورت میں کوئی حرج نہیں ان شاء اللہ۔

سوال: ایام تشریق میں قصر ہے یا مکمل؟

جواب: ایام تشریق میں نمازیں اپنے اپنے اوقات میں قصر کے ساتھ پڑھنی ہے۔

سوال: گیارہ تاریخ کو میں نے صبح 6 بجے رمی کیا اس کا حکم کیا ہے؟

جواب: ایام تشریق میں کنکری مارنے کا وقت زوال کے بعد شروع ہوتا ہے اس لئے جس نے اس سے پہلے کنکری ماری اس کی رمی شمار نہیں ہوگی اور وہ واجب کا تارک ہوگا۔ اس بنا پر اس کے اوپر دم واجب ہو جاتا ہے۔

سوال: ایام تشریق میں ظہر سے پہلے بے شمار لوگ رمی جمرات کرتے ہیں کیا ایسا کرنا غلط ہے، اگر غلط ہے تو حکومت کی طرف سے کوئی پابندی کیوں نہیں؟

جواب: ایام تشریق میں رمی کی ابتداء زوال کے بعد ہوتی ہے جو لوگ وقت سے پہلے رمی کرتے ہیں اس کی رمی نہیں ہوگی خواہ حکومت اس جانب توجہ دے یا نہ دے۔ حج میں حکومت کی اہم توجہ جانی اور مالی نقصان سے بچانے کی طرف زیادہ ہوتی ہے۔

سوال: اکثر حاجی بارہ کی کنکری مار کے چلے جاتے ہیں کیا اس طرح سے کرنا حاجی کے حق میں کوتاہی کا سبب ہے؟

جواب: اس میں کوئی حرج نہیں ہے جو چاہے بارہ ذی الحجہ کی کنکری مار کر جائے اور جو چاہے تیرہ ذی الحجہ کی بھی کنکری مارے۔

سوال: بہت حاجیوں کو تعجیل کرنے کی صورت میں بارہ ذی الحجہ کی کنکری زوال سے پہلے مارتے ہوئے دیکھتا ہوں، ان سب کا کہنا ہے کہ آج کے دن زوال سے پہلے کنکری مارنا جائز ہے اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: تعجیل کی صورت میں بھی بارہ ذی الحجہ کو زوال کے بعد ہی کنکری مارنا ہے جنہوں نے زوال سے پہلے کنکری ماری اور واپس چلے گئے ان کے اوپر دم دینا واجب ہے کیونکہ ان کی رمی ہوئی ہی نہیں، وہ واجب کا تارک ہو گیا۔

سوال: بارہ ذی الحجہ کو منی سے واپس آجانا کیسا ہے؟

جواب: بارہ ذی الحجہ کو رمی جمرات کے بعد منی سے واپس آجانے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ سورج ڈوبنے سے پہلے پہلے منی چھوڑنا ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: میری گاڑی بارہ ذی الحجہ کو شام چھ بجے منی لینے آئے گی، اگر گاڑی نکلتے نکلتے سورج ڈوب گیا تو کیا تیرہ کو بھی کنکری مارنی ہے؟

جواب: جب آپ کی نیت تعجیل کرنے کی ہے اور بھیڑ کی وجہ سے گاڑی آنے یا گاڑی نکلنے میں یا سامان وغیرہ کی ترتیب میں معمولی تاخیر ہوگئی اس حال میں کہ سورج منی میں ہی ڈوب گیا تو اس میں کوئی حرج نہیں، آپ سورج ڈوبنے سے پہلے سے ہی تیاری کررہے تھے۔

سوال: حاجی حج کے دوران کب تک نماز قصر کرے گا؟

جواب: حاجی ایام حج میں منی، مزدلفہ اور عرفات میں قصر کے ساتھ نماز ادا کریں گے یعنی یوم الترویہ سے لیکر ایام تشریق تک قصر کرنا ہے۔

طواف الوداع

سوال: طواف وداع کے وقت عورت کو حیض آجائے تو عورت کیا کرے؟

جواب: طوات الوداع سے کون سا طواف مراد ہے حج کا یا عمرہ کا؟ عمرہ میں طواف الوداع نہیں ہے، اگر کوئی کرلے تو حرج نہیں ہے، ایسے میں حیض آجائے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے، عمرہ تو پہلے ہی ہوچکا ہے۔

اور اگر حج کا طواف الوداع ہو اور حیض آجائے تو عورت سے وہ طواف معاف ہو جاتا ہے، اس کو طواف الوداع کرنے کی ضرورت نہیں ہے، بغیر طواف کئے وطن واپس لوٹ جائے گی اور مکہ چھوڑنے سے قبل پاکی حاصل ہوجائے تو طواف الوداع کرلے اور مکہ چھوڑ چکی ہے تو پھر لوٹنے کی ضرورت نہیں ہے۔

سوال: جدہ والے کے اوپر طواف دواع ہے کہ نہیں؟

جواب: اہل جدہ کے اوپر بھی طواف وداع ہے اس لئے بغیر طواف کئے جدہ والے حج سے واپس نہ جائیں ورنہ ترک واجب لازم آئے گا اور اس کے بدلے میں دم دینا پڑے گا۔

سوال: حاجی کے پاؤں میں چھالے پڑگئے وہ طواف دواع کی استطاعت نہیں رکھتے انہیں کیا کرنا چاہئے؟

جواب: طواف وداع واجب ہے اور یہ اس وقت کرنا ہے جب حج سے واپسی ہورہی ہے، اس لئے پاؤں ٹھیک ہونے کا انتظار کریں یا ایسے وقت میں واپسی ہو تو عربیہ (سواری) کے ذریعہ طواف وداع کرلیں۔

سوال: حج کا آخری کام: طواف وداع کے احکام ومسائل بیان کردیں۔

جواب: مناسک حج میں بطور آخری کام خانہ کعبہ کا طواف کرنا ہے۔ یہ اس وقت انجام دینا ہے جب حاجی حج کے تمام اعمال سے فارغ ہوجائے یعنی بارہ ذی الحجہ (اگر تعجیل کرنا چاہے) یا تیرہ ذی الحجہ کی رمی کرلے اور گھر واپسی کا ارادہ ہو تو طواف وداع کرے اور دو رکعت نماز طواف ادا کرے اور پھر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مکہ میں سکونت اختیار نہ کرے بلکہ وہاں سے واپس ہو جائے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

لاینفرِنَّ أحدٌ حتی یکون آخرَ عھدہ بالبیتِ (صحیح مسلم:1327)

ترجمہ: کوئی آدمی اس وقت تک نہ جائے جب تک وہ آخر میں کعبہ کا طواف نہ کرلے۔

اس لئے علماء نے طواف وداع کو واجب کہا ہے۔ اگر اسے حاجی چھوڑ دیتا ہے حج تو صحیح ہو گا پر دم لازم آئے گا۔

جن کو ایام تشریق کی رمی کے بعد کچھ دن مکہ میں مزید ٹھہرنا ہو وہ اسی وقت طواف وداع نہ کرے بلکہ جب مکہ چھوڑنے لگے اس وقت طواف وداع کرے۔

طواف وداع کے دیگر مسائل

(1) طواف وداع کے وقت اگر عورت کو حیض آجائے تو اس سے یہ طواف ساقط ہو جاتا ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

أمرَ الناسَ أن یکون آخرَ عھدھم بالبیت. إلا أنَّہُ خفَّفَ عن المرأۃِ الحائضِ (صحیح مسلم:1328)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو یہ حکم دیا کہ آخری عمل بیت اللہ کا طواف ہونا چاہیے لیکن حائضہ عورت کو آپ نے اس سے مستثنیٰ قرار دیا۔

اس میں ایک بات یہ دھیان میں رہے کہ اگر ایام تشریق کی رمی کے بعد عورت کو حیض آتا ہے اور وہ عورت مکہ میں مزید چند دن رہنا چاہتی ہے یہاں تک کہ واپسی کے وقت حیض سے پاک ہو گئی تو اسے طواف وداع کرنا ہو گا۔

(2) طواف وداع جیسے حیضاء سے ساقط ہے ویسے ہی نفاس والی عورت سے بھی ساقط ہے۔

(3) طواف دواع اصل میں ان مسافروں کے لئے ہے جو اپنے اہل وعیال کی طرف لوٹنا چاہتے ہیں اس وجہ سے مکہ والوں کے لئے طواف دواع نہیں ہے کیونکہ وہ وہی مقیم رہیں گے۔ ہاں اگر مکہ والے حج کی ادائیگی کے بعد کہیں سفر کرنا چاہتے ہوں مثلا مدینہ طیبہ کی زیارت تو پھر وہ بھی طواف وداع کریں گے کیونکہ نبی ﷺ کا فرمان ہے کوئی اس وقت نہ نکلے جب تک آخری کام کے طور پر کعبہ کا طواف نہ کرلے۔

(4) عام طور پر یہ دیکھا جاتا ہے کہ جدہ والے نزدیک ہونے کی وجہ حج کرکے جدہ چلے جاتے ہیں اور بعد میں آکر طواف وداع کرتے ہیں اس سے دم لازم آئے گا۔ اس لئے انہیں چاہئے کہ حج کا آخری کام طواف وداع کرکے ہی جدہ جائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(5) طائف والوں میں بھی بعض جدہ والوں کی طرح بغیر طواف وداع کے واپس ہو جاتے ہیں جو کہ ترک واجب کی وجہ سے دم کو مستلزم ہے۔

(6) جنہوں نے سفر کرنے تک طواف افاضہ نہیں کیا ہو (جو کہ یوم النحر کو کرنا ہوتا ہے) وہ واپسی کے وقت ایک ہی نیت سے طواف افاضہ اور طواف وداع کرلے یعنی ایک ہی طواف دنوں کے لئے کفایت کر جائے گا۔

(7) طواف کے ساتھ دو رکعت نماز مسنون ہے اس لئے طواف وداع کے وقت بھی طواف کے بعد دو رکعت نماز ادا کریں۔

(8) اسی طرح طواف کے لئے وضو بھی شرط ہے بغیر وضو کے طواف نہیں ہو گا۔

(9) اگر حاجی نے طواف وداع کر لیا اور وہ جدہ گیا پھر اگر مکہ کے راستے کسی دوسرے شہر میں جانا پڑے تو دوبارہ طواف کی ضرورت نہیں۔

(10) طواف وداع کے بعد آدمی اتنی دیر مکہ میں رہ سکتا ہے جس میں سفر کی تیاری وغیرہ کر لے، اس کے لئے متعین گھنٹے نہیں مگر کئی دن رکنا صحیح نہیں ہے، لیکن اگر طواف وداع کے بعد مکہ میں رکنے کا کوئی عذر پیش آ گیا تو دوبارہ طواف نہ کرے۔ ہاں اگر طواف کے بعد بغیر عذر کے مزید ایک دو دن رکنے کا ارادہ کر لے تو دوبارہ طواف کرنا پڑے گا۔

مسجد حرام، مسجد نبوی، نماز وغیرہ

سوال: حائضہ عورت کے سب رشتہ دار اگر حرم میں جائیں تو حائضہ عورت کہاں بیٹھے گی؟ کیا اسے ان کے ساتھ نہیں جانا چاہیے یا وہ باہر کہیں بھی بیٹھ سکتی ہے، مسجد کے دروازے 70، 80 نمبر وغیرہ کے باہر؟

جواب: مسجد الحرام کا جو گیٹ ہے جیسے باب السلام، باب اجیاد وغیرہ تو اس دروازہ کے اندر حائضہ کا جانا منع ہے لیکن اس دروازہ سے باہر صحن میں حائضہ بیٹھ سکتی ہے۔

سوال: کیا زمزم میں عام پانی ملا سکتے ہیں کیونکہ جب ہم زمزم لے کر اپنے ملک جاتے ہیں تو محدود کمیت میں زمزم ہوتا ہے۔ ایسے میں عام سادہ پانی زمزم میں ملا کر پی سکتے ہیں دلیل سے بتائیں؟

جواب: زمزم میں عام پانی ملا کر پی سکتے ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول نے زمزم میں پانی ملانے سے کہیں منع نہیں کیا ہے۔ زمزم ایک قسم کا پانی ہے جو کہ پاک ہے اس میں پاک پانی ملانا کہیں منع نہیں ہے۔ جیسے ہم عام پانی میں مزید پانی ڈال کر یا ملا کر پی سکتے ہیں اسی طرح زمزم میں عام پانی ملا کر پی سکتے ہیں۔

سوال: لوگ حج و عمرہ کرنے کے لیے جاتے ہیں تو سعودی حکومت نے ایک حاجی کے لیے آب زم زم کا ایک کین لانے کی اجازت دے رکھی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جبکہ حجاج کرام اپنے کپڑوں میں اور بیگ وغیرہ میں زمزم کی چھوٹی چھوٹی بوتلیں چھپا کر رکھ لیتے ہیں، بعض اوقات چیکنگ میں وہ نکال بھی دی جاتی ہیں، کیا ایسا کرنا شرعا جائز ہے یا سعودی حکومت کے مطابق جتنا لانے کی اجازت ہے اتنا ہی لانا چاہیے؟

جواب: شرعا اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آپ اپنے بیگ میں زمزم کی بولیں رکھ کر لائیں مگر یہ قانونی اعتبار سے صحیح نہیں ہے۔ سعودی قانون کے حساب سے بھی غلط ہے اور بین الاقوامی سیاحتی قانون کی روشنی میں بھی سیال مادہ آپ بیگ میں نہیں رکھ سکتے ہیں وہ پانی ہو یا اور کوئی چیز ہے، اس لئے اتنا ہی زمزم لائیں جتنا حکومت نے اجازت دی ہے، بعد میں زمزم میں عام پانی ملا لیں۔

سوال: اگر کوئی انسان حرم مکی میں کام کرتا ہے اور اس کا گزر ہر روز خانہ کعبہ کے پاس سے ہوتا ہے تو کیا وہ ہر روز خانہ کعبہ کا استلام (بوسہ) لے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: خانہ کعبہ کا استلام کبھی بھی نہیں کرنا ہے کیونکہ ایسا کرنے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ حدیث سے حجر اسود (کا بوسہ) اور رکن یمانی کا استلام ثابت ہے مگر یہ طواف کا حصہ ہے جو حج وعمرہ میں انجام دینا ہے یا نفلی طواف کے وقت، الگ سے حجر اسود کا بوسہ اور رکن یمانی کا استلام کا کرنا کسی دلیل سے ثابت نہیں ہے اس لئے الگ سے یہ عمل انجام نہیں دینا ہے۔ اس لئے آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ جب عمرہ کریں یا جس وقت نفلی طواف کریں، اسی وقت رکن یمانی کا استلام کریں اور حجر اسود کو بوسہ دیں۔

سوال: جو خواتین مسجد نبوی اور مسجد الحرام میں باجماعت فجر ادا کرنے کے بعد طلوع آفتاب تک ذکر واذکار، تسبیح اور تلاوت قرآن مجید کریں اور اشراق پڑھ کر اٹھیں تو وہ بھی حج وعمرہ کے ثواب کی حقدار ہوں گی کیونکہ عام طور سے یہ موقع روزانہ صرف مردوں کو ملتا ہے جبکہ ہم عورتیں عموما اپنے گھر پر ہی نماز ادا کرتی ہیں؟

جواب: اشراق والی نماز کی فضیلت مردوں کی طرح عورتوں کے لئے بھی ہے اس لئے جو عورت کسی مسجد میں مثلا مسجد نبوی یا مسجد حرام میں فجر کی نماز جماعت سے ادا کرتی ہے اور وہیں بیٹھی ذکر کرتی رہے حتی کہ سورج طلوع ہو کر کچھ بلند ہو جائے اور اشراق کی دو رکعت پڑھتی ہے تو اسے مکمل حج وعمرہ کا ثواب ملے گا۔

سوال: آج حج کے حوالوں سے ایک قریبی پروگرام میں جانا ہوا، اس پروگرام میں کچھ باتیں ایسی بتائی گئی جس پر بہت زیادہ حیرانی ہوئی اور شبہ ہوا کہ کیا یہ باتیں درست ہیں۔ وہ باتیں تحقیق کی غرض سے آپ کی خدمت میں پیش کرتی ہوں۔

(1) عورتوں کے لیے زیادہ بہتر یہ ہے کہ وہ مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں باجماعت نماز نہ پڑھیں بلکہ اپنی الگ نماز قائم کریں۔

(2) عورتوں کا نماز جنازہ پڑھنا ٹھیک نہیں ہے بلکہ غلط ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(3) جب بھی کبھی کسی اور مواقع پر عورتوں کو باجماعت نماز ادا کرنی ہو تو پہلے امام سے یہ پوچھا جائے کہ انہوں نے عورتوں کی باجماعت نماز کی ادائیگی کی نیت کی ہے کہ نہیں۔ ایسا نہ کرنے کی صورت میں اگر عورتیں لاعلمی میں باجماعت نماز قائم کرلیں تو جماعت میں شامل مردوں کی نماز کو بھی خطرہ ہے۔

جواب: آپ کے سوالات سے معلوم ہو رہا ہے کہ جنہوں نے یہ پروگرام کیا ہے وہ حنفی مسلک کے تھے اور ان کے یہاں یہی سب باتیں پائی جاتی ہیں۔ آپ نے حج کے طریقہ سے متعلق کوئی سوال نہیں کیا۔ حنفیوں کے حج کے طریقے بھی مختلف ہیں۔ ایسے پروگرام میں نہ جائیں بلکہ جو کتاب وسنت کی روشنی میں حج کا تربیتی کورس کروائے اس کے پروگرام میں شامل ہوں۔

آپ کی ذکر کردہ تینوں باتوں کی تحقیق مندرجہ ذیل ہے۔

(1) حج پہ آنے والی عورتوں کے لئے بہتر اور مناسب ہے کہ مسجد حرام اور مسجد نبوی میں باجماعت نماز ادا کرے کیونکہ ان مساجد میں نماز کا بہت اجر ہے، مسجد حرام میں ایک نماز کا اجر ایک لاکھ اور مسجد نبوی میں ایک نماز کا اجر ایک ہزار ہے۔ یہ اجر عورت ومرد سب کے لئے یکساں ہے۔ حج کرنے والی عورتیں چند روز کے لئے یہاں آئی ہیں اس لئے ان کے حق میں اس وقت بہتر مسجد حرام ومسجد نبوی ہے۔ نبی ﷺ کے زمانہ میں عورتیں پانچ وقت کی نماز مسجد نبوی میں ادا کیا کرتی تھیں اور آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ عورتوں کو مسجد جانے سے مت روکو۔ حنفی مسلک والے نبی سے زیادہ اپنے امام کو مانتے ہیں اس لئے اپنی عورتوں کو مسجد سے روکتے ہیں۔ یہ سراسر سنت کی خلاف ورزی ہے۔ آپ حنفیت کی پیروی نہ کریں، سنت کی پیروی کریں۔

(2) عورتوں کا نماز جنازہ پڑھنا سنت سے ثابت اور صحیح ہے، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہا کہ جب سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ان کا جنازہ مسجد میں لاؤ کہ میں نماز پڑھوں۔ (صحیح مسلم:2254)

اس حدیث سے عورتوں کے بارے میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ عورت مسجد میں نماز پڑھ سکتی ہے اور دوسری یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ عورت بھی جنازہ پڑھ سکتی ہے۔

حنفی مسلک میں عورتوں کے لئے مسجد میں جانا بھی منع ہے اور نماز جنازہ پڑھنا بھی منع ہے اس لئے اپنی عورتوں کو مسجد میں جانے سے اور نماز جنازہ پڑھنے سے منع کرتے ہیں۔ میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ ایسے مسلک کو چھوڑ دیں جو آپ کو سنت سے دور کرے اور آپ اللہ ورسول کی اطاعت کریں۔

(3) شریعت میں ایسی کوئی بھی دلیل نہیں ملتی ہے کہ جب عورت مرد امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام سے کہے کہ عورت کی بھی نیت کرو، یہ حنفیوں کا خودساختہ مسئلہ ہے، دین اسلام میں ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام نماز کی نیت کرکے نماز پڑھائے گا، اس جماعت میں عورت شامل ہو، یا مرد ہو یا بچے شامل ہوں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر کوئی حنفی آپ سے یہ مسئلہ بیان کرے تو آپ اس سے دلیل پوچھیں کہ قرآن و حدیث میں کہاں پر اس کی دلیل ہے؟ اگر دلیل نہ پیش کرسکے تو اسے سمجھائیں کہ ایسی بات کیوں بولتے ہیں جس کی تمہارے پاس دلیل نہیں ہے بلکہ اسے بھی قرآن و سنت کی پیروی کی دعوت دیں۔

سوال: حدیث کی روشنی میں عورتوں کی نماز گھر میں افضل ہے ایسی صورت میں ہماری نماز تراویح گھر میں پڑھنا افضل ہوگا یا ہم جو مسجد میں باجماعت ادا کرتے ہیں وہ افضل ہے؟ ظاہر ہے ہمیں گھروں میں اتنا قرآن یاد نہیں ہوتا اور ایسے ہی ہم عمرہ کرنے جاتے ہیں تو اس وقت ہماری فرض نمازیں اور تراویح حرمین میں پڑھنا افضل ہوگا یا ہوٹل میں جہاں قیام ہے کیونکہ ہم خواتین بھی زیادہ اجر کے حریص ہیں اس لئے مسجد جانے کی کوشش کرتے ہیں؟

جواب: اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ بہت سی عورتوں میں اس بات شوق ہوتا ہے کہ وہ مسجد جاکر عبادت کرے جیسے جمعہ کی نماز، تراویح کی نماز بطور خاص حرمین کی زیارت کے وقت۔ مسجد میں عورتوں کا نماز پڑھنا قطعا ممنوع نہیں ہے لیکن جہاں تک افضلیت کی بات ہے تو عورتوں کی نماز گھر میں افضل ہے جیساکہ حدیث رسول سے واضح ہے۔ ایک عورت نے خواہش ظاہر کی کہ اے اللہ کے رسول میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کی خواہش کرتی ہوں تو آپ نے فرمایا ٹھیک ہے مگر تمہاری نماز گھر میں افضل ہے اور وہ عورت اپنے گھر میں اپنی وفات تک نماز پڑھتی رہی۔ ہمیشہ اور پنج وقتہ نمازوں کے لئے تو نہیں لیکن مخصوص اوقات میں عورتوں کا مسجد جانا بہتر معلوم ہوتا ہے اس سے ان کے اندر عمل کا زیادہ شوق پیدا ہوگا مثلا جمعہ کی نماز اور تراویح کے لئے۔ اور جو بہنیں حرمین کی زیارت پر ہوتی ہیں ان کے لئے حرمین میں نماز پڑھنے کا سنہرا موقع ہے، وہ مسجد حرام اور مسجد نبوی میں نماز پڑھے، انہیں بھی مسجد الحرام میں نماز پڑھنے کا وہی اجر ملے گا جو مردوں کو ملتا ہے، اسی طرح مسجد نبوی اور مسجد قبا میں۔ ان مواقع پر ان مساجد میں عورتوں کا بھی نماز پڑھنا مستحسن ہے۔

سوال: اس بارے میں مزید رہنمائی کریں کہ عورت کے لئے مسجد میں جاکر جماعت سے نماز پڑھنا لازم نہیں ہے، اس کے لئے گھر کے اندر نماز پڑھنا پسندیدہ ہے تو پھر کیا وہ اشراق کی نماز سے حج و عمرہ کا اجر کبھی نہ پاسکے گی چاہے فجر سے سورج نکلنے تک ذکر کرتی رہے اور پھر سورج نکلنے پر دو رکعت ادا کرے، اسکے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی حدیث میں کوئی فضیلت بیان کی گئی ہو اور اس کے لئے کوئی قید لگائی گئی ہو تو ظاہر سی بات ہے کہ اس قید کو پورا کرنا ضروری ہے تبھی وہ فضیلت حاصل ہوگی نیز اس کے بعد چند مزید باتیں سمجھیں۔

☆ اگر کسی سبب سے کوئی ایک فضیلت حاصل نہیں کرپاتا تو اس کے علاوہ متعدد بڑے بڑے فضائل والے اعمال ہیں اس لئے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے جیسے غریب اس بات سے نہ گھبرائے کہ مالدار تو حج و عمرہ کرتے ہیں مگر ہم نہیں کرسکتے ہیں، یا عورت پریشان ہو کہ مردوں کو جہاد کی اجازت ہے ہمیں نہیں۔ دین میں سب کا خیال کیا گیا ہے اور سب کی رعایت ہے، مختلف اعمال کے مختلف بدل موجود ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ دوسری بات یہ ہے کہ انسان بسا اوقات نیت سے ہی عمل کا اجر پالیتا ہے، اس لیے عورت بھی گھر میں فجر پڑھ کر اِشراق پڑھے اور اللہ سے اجر کی امید لگائے، اللہ بڑا رحم کرنے والا ہے۔

☆ ایسا بھی نہیں ہے کہ کبھی بھی کوئی عورت اِشراق کی فضیلت حاصل نہیں کر سکتی ہے، بہت سی عورتوں کو مساجد میں جماعت سے فجر کی نماز ادا کرنے کا موقع ملتا ہے جیسے مکہ و مدینہ میں، اگر وہ اِشراق پڑھے تو بلاشبہ اسے مکمل اجر ملے گا۔

☆ کہیں کسی معاملہ میں عورت کو اجر زیادہ ملتا ہے جیسے ماں کا درجہ بڑا ہے باپ سے تو کہیں مرد کو بڑا اجر ملتا ہے، تاہم دین میں دونوں کے لیے مختلف قسم کے اجر و ثواب والے اعمال موجود ہیں، ہمیں جو میسر ہوتے ہیں ان پر عمل کرتے رہیں۔

سوال: کیا حیض والی عورت مسجد حرام یا دوسری مسجد میں داخل نہیں ہو سکتی ہے، اگر حج کے دنوں میں حیض آئے تو؟

جواب: ہاں، جو عورت حالت حیض میں ہو وہ مسجد حرام اور دنیا کی کسی مسجد میں ٹھہر نہیں سکتی ہے، اس کے لئے ممانعت ہے۔ جب وہ پاک ہو جائے تب غسل کر کے مسجد حرام یا دوسری مساجد جا سکتی ہے۔

سوال: مکہ اور مدینہ میں کسی اور مساجد کی زیارت کے لئے جاتے ہیں تو کیا اس میں نفل نماز نہیں پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: پہلی بات یہ ہے کہ زیارت کی نیت سے صرف تین مساجد کا ہی سفر کرنا ہے، وہ تین مساجد مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصی ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب آپ سیر و تفریح کی غرض سے کسی علاقہ سے گزرتے ہیں جہاں مسجد بھی ہے اور اس مسجد کے پاس ٹھہرتے بھی ہیں تو اس میں داخل ہو کر آپ دو رکعت تحیہ المسجد پڑھ سکتے ہیں اور نماز کا وقت ہو تو نماز پڑھیں گے۔

سوال: کیا یہ دعا کر سکتے ہیں: اللھم ارزقنی بیتا فی مکہ بجوار بیتک الحرام؟

جواب: پہلی بات یہ ہے کہ یہ مسنون دعا نہیں ہے، اس لئے مسنون دعا سمجھ کر نہ پڑھیں، عام دعا سمجھ کر پڑھ سکتے ہیں جیسے آپ اپنی زبان میں دعا کرتے ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ دسری بات یہ ہے کہ ایمان والوں کے لئے مکہ میں رہنا اور بطور خاص مسجد حرام میں نماز پڑھنا نصیب کی بات ہے، اللہ ہر کسی کو ایسا نصیب دے۔ تیسری اہم بات یہ ہے کہ بیت اللہ کے پڑوس میں ہر کسی کو رہنا نصیب نہیں ہو سکتا ہے، وہ اپنے دل میں اللہ تعالی سے ایمان پر ثابت قدمی، ہدایت و توفیق، رحمت، مغفرت، فضل اور عفو و کرم کا سوال کرتا رہے کیونکہ اللہ کے یہاں اصل ایمان و عمل کا اعتبار ہے خواہ انسان کہیں بھی رہتا سہتا ہو۔ اللہ سے کثرت کے ساتھ یہ دعا بھی کرتے رہیں۔ یامقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک (اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل پر تیرے دین پر ثابت رکھ)۔

سوال: میں نے یہ بھی سنا ہے کہ کچھ لوگ حرم کی حدود میں اپنے ہوٹل میں امام کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہیں کیونکہ وہاں کی کھڑکیوں سے کعبہ بھی نظر آتا ہے اور امام کی آواز بھی آتی ہے تو کیا یہ درست طریقہ نہیں ہے؟

جواب: کسی مکان یا ہوٹل سے حرم نظر آئے اور حرم سے نماز پڑھانے کی آواز بھی آئے پھر بھی اپنی رہائش یا ہوٹل میں امام کی اقتداء میں نماز نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھ سکتے ہیں حتی کے حرم شریف کے ارد گرد بنے ہوٹل میں بھی امام کعبہ کی اقتدا میں نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے، اس سے نماز نہیں ہوگی۔

سوال: کیا معتمرین کو یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ روضہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمارا سلام پیش کریں؟

جواب: جب ہم کہیں سے بھی نبی ﷺ پر درود پڑھ سکتے ہیں، درود پڑھنے کا ہمیں اجر ملے گا تو پھر کسی دوسرے کو یہ کہنا کہ میرا درود روضہ رسول تک پہنچادو، اس کی ضرورت نہیں ہے اور دین میں اس کی کوئی اصل بھی نہیں ہے، یہ دین میں نئی ایجاد ہے۔ اس کو بدعتیوں نے ایجاد کیا، جو لوگ نبی کو دنیا کے زندہ لوگوں کی طرح سمجھتے ہیں اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ ہمارا دورد سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں۔ یہ بدعتی تو یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ نبی ہر جگہ حاضر وناظر ہیں پھر روضہ تک درود پہنچانے کی کیا ضرورت ہے جب ہر نبی جگہ موجود ہیں؟

بہرکیف! یہ بدعتیوں کی خرافات ہے، یہ بات دین میں سے نہیں ہے اس لئے کسی دوسرے کو درود پہنچانے کے لئے کہنا صحیح نہیں ہے۔

سوال: میں نے مدینہ میں شہادت کی موت کے بارے میں حدیث سنی ہے، کیا وہ حدیث صحیح ہے اور وہ دعا بھی بھیج دیں؟

جواب: ہاں ایک ایسی دعا آتی ہے جو آتھینٹک ہے، صحیح بخاری میں وہ دعا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دعا فرماتے:

((اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ، وَاجْعَلْ مَوْتِي فِي بَلَدِ رَسُولِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)) (صحیح البخاری:1890)

ترجمہ: اے اللہ! مجھے اپنے راستے میں شہادت عطا کر اور میری موت اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر میں مقدر کر دے۔

سوال: مشعر کسے کہتے ہیں اور مسجد حرام میں کون کون سے مشعر ہیں؟

جواب: مشعر عظمت کی جگہ کو بولتے ہیں جہاں کوئی عبادت انجام دی جاتی ہے۔ اس اعتبار سے مسجد حرام بھی ایک مشعر کے حکم میں ہے، تاہم مسعی گوکہ مسجد حرام میں داخل کر لیا گیا ہے مگر یہ مستقل طور پر ایک الگ مشعر ہے۔

سوال: حرم میں کعبہ کے سامنے کعبہ کو دیکھتے ہوئے نماز پڑھ سکتے ہیں یعنی سجدے کی جگہ دیکھنے کی بجائے ادھر کعبہ کو دیکھتے ہوئے ادھر منہ کرکے نماز پڑھیں؟

جواب: عبادت کا جو طریقہ نبی ﷺ نے ہمیں بتایا ہے اس طریقہ سے ہٹ کر عبادت کرنا عبادت نہیں ہے، اپنی مرضی ہے۔ نماز میں فقط چہرہ قبلہ کی طرف کرنا ہے اور نظریں سجدہ کی جگہ ہوں۔ حالت قیام ورکوع میں تو سجدے کی جگہ دیکھنا ہے اور سجدہ میں تو زمین پر آنکھوں کے سامنے۔ سجدہ کی حالت میں کوئی کعبہ کی طرف دیکھ ہی نہیں سکتا ہے، اگر دیکھنے کی کوشش کرے تو پھر سر اٹھانا پڑے گا اور سر اٹھانے سے سجدہ نہیں ہوگا کیونکہ سجدے میں سات اعضاء زمین پر ہونا چاہئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ نماز میں کعبہ دیکھنے کی خواہش کیوں پیدا ہوئی، کیا کعبہ کو دیکھنا عبادت ہے؟ اگر بغیر نماز کے بھی کعبہ کو دیکھتے ہیں تو کیا یہ عبادت سمجھی جائے گی؟ ایسی کوئی تعلیم محمد ﷺ نے ہمیں دی ہے؟ جب ہمیں ہمارے رسول محمد ﷺ نے ایسی تعلیم نہیں دی ہے تو پھر اس قسم کے اعمال کی طرف ہماری توجہ نہیں ہونی چاہئے۔ جن اعمال کا اللہ نے ہمیں مکلف کیا ہے وہی ہم سے ادا نہیں ہوتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: ایک عورت اگر 3:30 بجے مکہ پہنچے اور ہوٹل چیک ان کیا تو عمرہ کے لئے جاتے ہوئے کیا نماز عصر ہوٹل میں ادا کی جائے یا مسجد الحرام میں داخل ہو کر طواف شروع کرنے سے پہلے ادا کی جائے اور 2 رکعت نماز پڑھیں یا 4 رکعت؟

جواب: نماز کے لیے یہ ضروری ہے کہ جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہیں نماز پڑھنا ہے۔ عورت کی نماز گھر میں افضل ہے وہ گھر اور ہوٹل میں اول وقت پر نماز کے وقت نماز ادا کرلے پھر عمرہ کے لیے مسجد جائے، مرد کو قریبی مسجد میں جانا چاہیے۔ اگر مسجد حرام قریب ہے اور اس میں جماعت مل سکتی ہے تو بہتر ہے کہ مسجد حرام جائے اور نماز کا وقت ہے تو پہلے نماز پڑھے پھر عمرہ کرے۔ چند مسائل مزید جان لیں۔

☆ آپ عمرہ کرنے حرم گئے ابھی نماز کا وقت نہیں ہے تو عمرہ کرنے لگیں گے اور نماز کا وقت ہو تو پہلے جماعت سے نماز پڑھیں۔

☆ مکہ میں چار دن سے زیادہ ٹھہرنے کا پہلے سے ارادہ ہے تو پہلے دن سے مقیم ہیں اور روز اول سے ساری نمازیں مکمل ادا کریں گے۔ اور چار دن یا اس سے کم مکہ میں ٹھہرنا ہے تو مسافر ہیں اور مسافر اپنی نماز اکیلے میں یا مسافر کے ساتھ قصر کرے گا لیکن مسافر مقیم کے پیچھے نماز پڑھے تو اسے مکمل نماز پڑھنا ہے۔

سوال: مکہ ٹاور حرم کی حدود میں داخل ہے اگر وہاں جماعت سے نماز کی آواز آتی ہو تو اپنے کمرے میں کوئی خاتون نماز ادا کر سکتی ہے؟

جواب: جو نماز مسجد میں ہو رہی ہو اس نماز کی اقتداء دوسرا آدمی اپنے گھر سے ٹی وی دیکھ کر نہیں کریں گے۔ مسجد کے امام کی اقتداء اسی مسجد میں ہو گی یا مسجد سے باہر صفیں متصل ہوں تو باہر بھی صف لگا سکتے ہیں مگر دوسرے گھروں سے امام کی اقتداء نہیں کریں گے۔ یہ مسئلہ حدود حرم کا نہیں ہے بلکہ جماعت کی اقتداء کا ہے۔

سوال: ایک عورت کسی جاننے والے کے ذریعہ صدقہ یا زکوۃ کے پیسوں سے حرم شریف میں کرسیاں خرید کر دینا چاہتی ہے کیا یہ جائز ہے اور ایک دوسری عورت یونہی پیسے بھیج رہی ہے تاکہ مصحف خرید کر حرم میں رکھ دیا جائے صدقہ یا زکوۃ کی نیت نہیں ہے محض اجر کی نیت سے کیا یہ بھی جائز ہے؟

جواب: ویسے حرم میں کوئی چیز اپنی طرف سے رکھنا قانونی اعتبار سے شاید ممنوع ہے، اس لئے پہلے اس کی تحقیق کرلیں پھر وہاں کوئی چیز رکھیں۔ صدقہ کے پیسوں سے مسجد حرام میں کرسی وقف کر سکتے ہیں لیکن زکوۃ کے پیسوں سے کرسی خرید کر حرم میں نہیں دے سکتے ہیں، زکوۃ کا پیسہ، پیسہ کی شکل میں ہی فقیر و محتاج کو یا زکوۃ کے مصرف میں دے سکتے ہیں، اس سے کوئی سامان خرید کر دینے سے زکوۃ ادا نہیں ہو گی۔

اور جو اجر کی نیت سے پیسوں سے مصحف خرید کر حرم میں دے اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے، یہ عمل بھی جائز ہے۔

سوال: کیا حائضہ حرم میں (مطاف میں) بیٹھ سکتی ہے، کیا کعبہ دیکھنے بھی نہیں جا سکتی ہے؟

جواب: حائضہ کو مسجد کے اندر بیٹھنا جائز نہیں ہے اور مطاف مسجد کے اندر ہے لہذا کوئی حائضہ مطاف میں نہیں بیٹھ سکتی ہے البتہ مسجد حرام میں کوئی ضرورت سے جاکر فوراً واپس آنا ہو یا اس کے اندر سے گزرنا ہو تو گزر سکتی ہے مگر ٹھہر نہیں سکتی ہے اور کعبہ دیکھنا نہ کوئی عبادت ہے اور نہ اسے دیکھنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی ضرورت ہے، یہ قبلہ ہے اور نماز و طواف کے لئے ہے۔ جب عورت پاک ہو جائے تب مطاف میں جائے، وہاں نماز پڑھے یا طواف کرے۔

سوال: کیا کوئی مکہ و مدینہ کے سفر پہ ہو، پندرہ دن کا سفر ہو تو لوگوں نے کہا ہے کہ قصر سے نماز پڑھنا ہے کیونکہ یہ سفر ہے تو اس سلسلے میں رہنمائی کریں؟

جواب: یہ تو واضح ہے کہ دوران سفر یعنی مکہ و مدینہ کے راستہ میں قصر کے ساتھ نماز پڑھنا ہے کیونکہ یہ سفر ہے اور جب کوئی مکہ میں یا مدینہ میں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ کرے، وہ آدمی اس جگہ پہنچ کر پہلے دن سے مقیم کے حکم میں ہے اور وہ مکمل نماز پڑھے گا کیونکہ قصر کی مدت چار دن یا اس سے کم ہے یعنی جو چار دن یا اس سے کم کہیں ٹھہرنے کا ارادہ کرے تو اسے قصر کرنا ہے لیکن چار دن سے زیادہ کہیں ٹھہرنے کا ارادہ ہو وہاں روز اول سے مکمل نماز پڑھنا ہے۔

سوال: مسجد قبا جا کر کیا صرف دو نفل پڑھیں تو کافی ہے یا تحیۃ المسجد دو رکعت ادا کرنے کے بعد دو نفل اضافی ادا کریں گے؟

جواب: جب آپ مسجد قبا جاتے ہیں اور فرض نماز کا وقت ہوتا ہے تو فرض پڑھ لیں یہی کافی ہے، آپ کو فرض کا ثواب مل جائے گا اور عمرہ کا بھی اسی میں اجر مل جائے گا۔ اور اگر نماز کا وقت نہیں ہے تو مسجد میں داخل ہونے کی نماز دو رکعت تحیہ المسجد پڑھیں گے، الگ سے نفل پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور اگر نفل پڑھنے کا جائز وقت ہے یعنی ممنوع وقت نہیں ہے تو تحیۃ المسجد کے بعد نفل بھی ادا کر سکتے ہیں کوئی مسئلہ نہیں ہے تاہم تحیہ المسجد ہی کافی ہے۔

سوال: ایک خاتون ٹورسٹ ویزا پر یوکے سے 24 گھنٹے کے لئے سعودیہ آئی، یہاں آتے ان کو ماہواری شروع ہو گئی جس کی وجہ سے وہ عمرہ سے محروم ہو گئی۔ ان کا سوال یہ ہے کہ کیا وہ حرم میں راہداری سے ہی بیت اللہ شریف کی زیارت کر سکتی ہے نہ وہ مطاف جاتی ہیں نہ نماز کی جانماز پر اب وہ بغیر مکہ شریف گئے چلی گئی ہیں یہ میں اپنے علم میں اضافہ کے لئے پوچھ رہی ہوں؟

جواب: کسی بھی عبادت کی انجام دہی سے پہلے اس عبادت کے مسائل کو جان لینا ایک مسلمان کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ جس بہن نے عمرہ کی غرض سے یوکے سے سعودی عرب کا سفر کیا اور مکہ جائے بغیر وہ واپس چلی آئی گویا اس نے عمرہ کرنے سے پہلے عمرہ کے جو مسائل تھے اس کا علم حاصل نہیں کیا۔ سوال سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے اس نے عمرہ کا احرام بھی نہیں باندھا تھا اس لئے وہ ایسے ہی آئی اور ایسے ہی چلی گئی۔

اس صورت اس عورت کو یہ عمل کرنا تھا۔ وہ اپنی میقات سے احرام باندھ کر مکہ آتی، حیض کا خدشہ تھا تو احرام باندھتے وقت شرط لگا لیتی کہ رکاوٹ آجائے تو حلال ہو جاؤں گی پھر دوران عمرہ حیض آجاتا تو عمرہ سے حلال ہو جاتی اور اس وقت کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ اگر احرام باندھتے وقت شرط نہیں لگائی اور احرام میں ماہواری شروع ہو جاتی تو پاکی کا انتظار کرتی، واپسی سے قبل حیض سے پاک نہیں ہو پاتی تو غسل کرکے اچھی طرح صفائی کرکے وہ لنگوٹ باندھ لیتی پھر اسی حال میں عمرہ کرکے یوکے چلی جاتی، اس میں کوئی مسئلہ نہیں تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: کیا آبِ زم زم کھڑے ہو کر پینا چاہیے؟

جواب: آب زمزم بھی پانی ہی ہے اس لئے اس کو آب زمزم کہتے ہیں، فارسی میں آب پانی کو کہتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پینے کے جو آداب بتائے ہیں اسی طرح آب زمزم پینا چاہئے۔ اور یہ جو لوگوں میں مشہور ہے کہ زمزم کھڑے ہو کر پینا چاہئے اس کی اصلاح کی ضرورت ہے کیونکہ یہ لوگوں کی غلط فہمی ہے۔ دراصل نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان جواز کے لیے کھڑے ہو کر زمزم پیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ زمزم ہو یا عام پانی ضرورت کے وقت کھڑے ہو کر پی سکتے ہیں تاہم بیٹھ کر پینا افضل ہے خواہ عام پانی ہو یا آب زمزم۔

سوال: ایک عالم ایک ویڈیو میں کہتے ہیں کہ صحیح بخاری میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ثم لتخیر من الدعاء اعجبہ فید عو۔ جب تشہد کی ساری دعائیں پڑھ لیں پھر جو دل سے جو چاہیں مانگ سکتے ہیں، اسی ویڈیو میں بیان کیا جاتا ہے کہ ایک صاحب کہا کرتے تھے کہ دو آیات کو لازم کر لو کہ ہر فرض اور نفلی نماز میں پڑھا کرو۔ پہلی آیت سورہ بقرہ میں ہے: وارنا مناسکنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم۔ اور دوسری آیت سورہ توبہ میں ہے: وَقَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِينَا اللّٰهُ مِن فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ إِنَّا إِلَى اللّٰهِ رَاغِبُونَ.

جب تشہد میں ان آیات کا ورد کیا ہے تو ہر سال اللہ نے اسے اپنے گھر کی زیارت کے لئے بلایا ہے اور سال میں بھی کئی بار بلایا ہے۔ کیا یہ بات صحیح ہے کہ دو آیات پڑھنے سے اللہ کے گھر کی بار بار زیارت نصیب ہوتی ہے، حج وعمرہ کی سعادت ملتی ہے؟

جواب: ایسا کچھ نہیں ہوتا ہے اور اس بات کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ آپ یہ سمجھ لیں کہ قرآن کی آیت کسی چیز کے لیے خاص کرنا بدعت ہے اس لئے کوئی اس نیت سے دو آیات پڑھے کہ حج یا عمرہ نصیب ہو غلط ہے۔ یہ اسلامی تعلیم نہیں ہے اور نہ حدیث سے ایسی بات ثابت ہے کہ بار بار اللہ کے گھر کی زیارت کے لئے ان دو آیات کو تشہد میں پڑھا کرے۔

آپ تشہد میں مسنون دعا کر سکتے ہیں اور اپنی ضرورت کے مطابق بھی دعا کر سکتے ہیں، یہ حدیث سے ثابت ہے مگر ان دو آیات کو خاص کر کے حج وعمرہ کی نیت سے پڑھنا غلط ہے۔

سوال: میری ایک ساتھی عمرہ کو گئی ہیں، انکا سوال ہے وہاں پہ قصر سے نماز پڑھنا ہے یا پوری نماز پڑھیں گے؟

جواب: سفر عمرہ کے لیے ہو یا غیر عمرہ کے لئے۔ قصر نماز کے لئے ایک اصول یاد رکھیں کہ چار دن سے زیادہ کہیں ٹھہرنا ہو تو شروع دن سے مکمل نماز پڑھنا ہے اور چار دن یا اس سے کم ٹھہرنا ہو تو قصر کے ساتھ نماز پڑھنا ہے۔ اور یہ بھی معلوم رہے کہ مسافر آدمی مقیم کے پیچھے نماز پڑھے گا تو اسے مکمل نماز ادا کرنا ہے۔

سوال: حج یا عمرہ کے دوران حیض آجائے تو کیا مسجد حرام اور مسجد نبوی جاسکتے ہیں؟

جواب: حیض کی حالت میں عورت کے لئے مسجد حرام، مسجد نبوی یا دنیا کی کسی بھی مسجد میں ٹھہرنا جائز نہیں ہے۔ مسجد سے باہر حائضہ عورت احاطہ میں ٹھہر سکتی ہے مسجد کے اندر نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: حدود حرم کا کیا مطلب ہے؟

جواب: حدود کہتے ہیں چاروں طرف کی پاؤنڈری کو اور حرم کہتے ہیں حرمت والی جگہ کو یعنی مسجد حرام اور مسجد نبوی کے چاروں طرف دور تک حرمت والی جگہ کو حدود حرم کہا جاتا ہے جیسے حرم مکی اس حدود کو کہتے ہیں جو کعبہ اللہ کے چاروں طرف دور تک حرمت والی جگہ ہے اور اس کو باقاعدہ ستون قائم کرکے واضح کیا گیا ہے۔ مسجد عائشہ جو مشہور ہے وہ حدود حرم کی باؤنڈری کے پاس ہے، وہاں سے اہل مکہ احرام باندھ کر عمرہ کرتے ہیں۔ اسی طرح حرم مدنی ہے جو مسجد نبوی کے چاروں طرف دور تک کی مقدس سرزمین کو کہا جاتا ہے۔

سوال: ایک خاتون کو مکہ میں عمرہ کے تمام ارکان ادا کرنے کے بعد مدینہ منورہ میں اسے حیض آجاتا ہے، ایسی صورت میں کیا وہ اب ریاض الجنہ یا مسجد نبوی اور گنبد خضرا اور مسجد قباء وغیرہ نہیں جاسکتی ہے اور اس صورت میں اسے کیا کرنا چاہئے جبکہ پاک ہونے سے پہلے اسے وطن بھی واپس ہونا ہے؟

جواب: وہ عورت اللہ کا شکر ادا کرے کہ اس کا عمرہ پاکی کی حالت میں ہوگیا۔ یہ عمرہ کا سفر تھا عمرہ ہوگیا تو سفر کا مقصد پورا ہوگیا، اب وہ اپنے ملک لوٹ سکتی ہے۔ عمرہ یا حج کے لئے مدینہ جانا ضروری نہیں ہوتا ہے یا مسجد نبوی میں نماز پڑھنا ضروری نہیں ہے اور چونکہ حیض کی حالت میں مسجد میں ٹھہرنا منع ہوتا ہے اس لئے کسی بھی مسجد میں نہ بیٹھے۔ ہاں مسجد سے باہر رہتے ہوئے مسجد نبوی دیکھنے یا مسجد قبا دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ گنبد حضرا ء دیکھنا کوئی عبادت نہیں ہے، گنبد تو بدعتیوں نے بنایا ہے اس کو دیکھنے میں کوئی نیکی نہیں ہے۔ اگر واپسی سے پہلے پاک ہوجاتی ہے تو مسجد کے اندر جائے، وہاں نماز پڑھے اور پاک نہیں ہوپاتی ہے تو ویسے ہی وطن لوٹ جائے یا باہر باہر سے دیکھ لے۔

سوال: حرم میں کام کرنے والے کو زکوۃ دے سکتے ہیں؟

جواب: زکوۃ ایسے لوگوں کو دیں جن کو جانتے ہیں اور یہ معلوم ہو کہ وہ زکوۃ کے مستحق ہیں خصوصا رشتہ داروں کو زکوۃ دینا دہرے اجر کا باعث ہے، غیر رشتہ دار کو بھی دے سکتے مگر یہ جاننا ضروری ہے کہ وہ زکوۃ کا مستحق ہے کہ نہیں؟ حرم میں کام کرنے والوں کے بارے میں آپ کو کچھ معلوم نہیں ہے اس لئے آپ ان کو زکوۃ نہ دیں، انہیں پیسہ دینا چاہتے ہیں تو صدقہ وخیرات میں سے دیں، یہ چل جائے گا۔

سوال: ایک بہن کے پاس حرم مکی سے ایک تھرماس غلطی سے آگیا ہے، اب وہ انڈیا جاچکی ہیں، تو اس تھرماس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ظاہر سی بات ہے کہ جس کا تھرماس ہے اس تک تھرماس لوٹانا ممکن نہیں ہے اور یہ عام چیز ہے، کوئی بہت خاص اور قیمتی چیز نہیں ہے پھر بھی کسی کی امانت ہے۔ اس امانت کو صاحب امانت کی جانب سے صدقہ کی نیت کرکے کسی غریب کو دیدیں، ان شاء اللہ اس صدقہ کا اجر اس شخص کو ملے گا۔

سوال: کوئی مسجد قبا میں بار بار دو رکعت نماز پڑھے تو کیا ہر بار عمرہ کا اجر ملے گا؟

جواب: بعض حدیث میں ہے کہ مسجد قبا میں دو رکعت پڑھنے کا اجر عمرہ کے برابر ہے جبکہ بعض احادیث میں مذکور ہے کہ مسجد قبا میں نماز پڑھنے کا اجر عمرہ کے برابر ہے، ان سب کی روشنی میں کہا جائے گا کہ وہاں ایک وقت کی نماز کا اجر عمرہ کے برابر ہے اور اللہ کا فضل واسع ہے، وہ نیت کے اعتبار سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زیادہ اجر بھی دیتا ہے اس لئے بار بار اس مسجد میں نماز پڑھنا زیادہ اجر کا باعث ہے۔

سوال: بہت سے علم رکھنے والے لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ ستر مرتبہ محبت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں تو ان کو ایسی دین کی مجلسوں میں لا کر بٹھاتے ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: اس طرح کی ایک روایت بیان کی جاتی ہے: جس شخص کی طرف اللہ تعالیٰ ایک مرتبہ رحمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے تو اسے جہاد کے لیے قبول فرمالیتا ہے، اور جس کی طرف دس بار رحمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے تو اسے حج کے لیے قبول فرمالیتا ہے اور جس کی طرف ستر مرتبہ رحمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے تو اسے اللہ کے راستے میں نکال دیتا ہے۔ اس بات کی کوئی حقیقت نہیں ہے، یہ حدیث ہی نہیں ہے، بے اصل بات ہے۔

سوال: اگر کوئی عورت عمرہ پر جائے اور نماز مکہ میں اپنے ہوٹل کے کمرہ میں ہی ادا کرے، کیا اس کو بھی ایک لاکھ نماز کا اجر ملے گا؟

جواب: اگر اس عورت کا ہوٹل حدود حرم میں موجود ہے تو اپنے ہوٹل میں بھی نماز ادا کرنے سے اس عورت کو ایک لاکھ نماز کے برابر اجر ملے گا، اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن اس عورت کو یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ کبھی کبھار مسجد حرام میں بھی نماز ادا کرنے جایا کریں کیونکہ اللہ نے آپ کو مکہ آنے کی سعادت بخشی ہے اور اللہ کے رسول ﷺ نے تین مساجد کی زیارت کا مرد وعورت دونوں کو حکم دیا ہے، وہ تین مساجد مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ ہیں۔

سوال: ایک خاتون عمرہ کے سفر پر ہے، اس کے عمرہ کا سفر تقریباً دس پندرہ دنوں پر مشتمل ہے، وہ خاتون اپنے قیام کے دوران کیا امام کے ساتھ مکمل نماز پڑھے گی اور اکیلے میں قصر کے ساتھ ادا کرے گی؟

جواب: چار دن سے زیادہ کہیں ٹھہرنے کا پہلے سے ارادہ ہو تو آدمی اس جگہ پہنچ کر اول دن سے ہی مقیم کے حکم میں ہوتا ہے اور وہ بہن دس پندرہ دنوں کے لئے عمرہ پہ آئی ہے اس اعتبار سے وہ مقیم کے حکم میں ہے، وہ چاہے امام کے ساتھ نماز ادا کرے یا اکیلے نماز ادا کرے، اسے دونوں صورت میں مکمل نماز ادا کرنا ہے۔

سوال: اگر خاتون اکیلی ہو اور عمرہ کے دوران اسے حیض آجائے تو اسے کہاں رکنا ہوگا، وہ مسجد حرام بھی نہیں ٹھہر سکتی؟

جواب: اللہ کے رسول نے عورت کو اکیلے سفر کرنے سے منع کیا ہے اس وجہ سے کوئی عورت بلا محرم عمرہ یا حج پر نہ جائے۔ اگر کسی عورت نے اکیلے بلا محرم سفر کیا وہ گنہگار ہے اسے اللہ سے توبہ ہے اور آئندہ اس عمل سے پرہیز کرنا ہے۔ جو عورت اکیلی ہے اور عمرہ پر آگئی ہے ظاہر سی بات ہے اس کے لئے متعدد مقامات پر مسائل پرپیدا ہوں گے اسی لئے تو محرم کے ساتھ سفر کرنے کو کہا گیا ہے۔ خیر وہ عورت اپنی رہائش پر رکی رہے اور حیض کے دوران مسجد میں نہ ٹھہرے۔ جب پاک ہو تب اپنی رہائش سے غسل کرکے مسجد حرام جائے اور عمرہ کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: مکہ میں غلاف کعبہ کے سامنے ربنا آتنافی الدنیا پڑھنا مسنون ہے، اس حساب سے کیا غلاف کعبہ کا ٹکڑا پاکستان میں کوئی دکھائے تو کیا اس کو دیکھ کر بھی کچھ پڑھنا سنت ہے، کعبہ کے غلاف کے ٹکڑے کی تعظیم کس طرح کی جائے، کیا اسکو دیکھ کر دعا کرنا ہے یا کوئی مسنون عمل سنت سے ثابت ہے؟

جواب: پہلے بنیادی اور عقدی مسئلہ سمجھیں کہ جو سراپا کعبہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھے وہ بھی وہاں کعبہ کو دیکھ کر کوئی دعا نہیں پڑھے گا کیونکہ نبی ﷺ نے ہمیں اس کی تعلیم نہیں دی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ خانہ کعبہ سے کسی قسم کا تبرک حاصل نہیں کیا جائے گا، اگر کوئی تبرک یا شفا کی نیت سے خانہ کعبہ کو چھوتا ہے وہ ناجائز عمل کرتا ہے۔ محض طواف کے دوران رکن یمانی کا استلام اور حجر اسود کا بوسہ لینا ثابت ہے، یہ عمل بھی تبرک یا شفا کی نیت سے نہیں ہے بلکہ سنت پر عمل کرنے کی نیت سے ہے۔ یاد کیجئے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فرمان کو، آپ حجر اسود کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں: إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ، لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ(صحيح البخاري:1597)

ترجمہ: میں خوب جانتا ہوں کہ تو صرف ایک پتھر ہے، نہ کسی کو نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے میں نہ دیکھتا تو میں بھی کبھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

ذرا اندازہ لگائیں کہ حجر اسود جنتی پتھر ہوتے ہوئے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تو نفع ونقصان کا مالک نہیں ہے، تجھے رسول نے بوسہ نہیں دیا ہوتا تو ہم بھی تجھے بوسہ نہیں دیتے۔ غلاف کعبہ تو آدمی کا بنایا ہوا ہے وہ زینت کے لئے کعبہ پر لٹکایا جاتا ہے، اگر کسی آدمی کے پاس پورا غلاف کعبہ ہو یا غلاف کعبہ کا ٹکڑا ہو اس سے تبرک لینا جائز نہیں ہے اور نہ ہی اس کو دیکھ کر کوئی دعا پڑھنی ہے اور نہ برکت یا تعظیم کے لئے اسے گھر میں رکھنا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ قرآنی دعا ربنا آتنا۔۔۔ غلاف کعبہ کو دیکھ کر نہیں پڑھی جاتی ہے بلکہ یہ طواف کی دعا ہے جو ہر چکر میں رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان پڑھی جاتی ہے۔

سوال: جو سعودیہ کا عرفہ ہے ہم اس دن انڈیا میں عبادت کر سکتے ہیں اور صدقہ کس دن کریں؟

جواب: جب سعودی عرب میں یوم عرفہ ہوتا ہے اس وقت آپ کے یہاں بھی عشرہ ذی الحجہ کے افضل ایام چل رہے ہوتے ہیں یعنی ذوالحجہ کے ابتدائی دس دنوں کی بہتر فضیلت ہے۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دنوں یعنی ذی الحجہ کے دس دنوں سے بڑھ کر کسی دن کے عمل میں فضیلت نہیں۔ لوگوں نے پوچھا اور جہاد میں بھی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں جہاد میں بھی نہیں سوا اس شخص کے جو اپنی جان ومال خطرہ میں ڈال کر نکلا اور واپس آیا تو ساتھ کچھ بھی نہ لایا یعنی سب کچھ اللہ کی راہ میں قربان کر دیا۔ (بخاری:969)

اس لئے آپ عشرہ ذی الحجہ میں ہر قسم کا نیک عمل کریں، روزہ رکھیں، فرائض کے علاوہ نوافل کثرت سے پڑھیں، ذکر واذکار اور تلاوت کیا کریں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صدقہ وخیرات بھی کریں۔ صدقہ وخیرات کسی دن منع نہیں ہے، ہر دن صدقہ کر سکتے ہیں اور اس عشرہ میں ہر عمل کی فضیلت زیادہ ہے۔ صوم عرفہ کا اجر دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہے اور عرفہ کا روزہ آپ اپنے ملک کے حساب سے نو ذوالحجہ کو رکھیں گے۔

سوال: کیا مسجد الحرام میں داخل ہو کر تحیۃ المسجد پڑھنا سُنّت سے ثابت نہیں یا پہلی دفعہ داخل ہوئے نہیں پڑھنا ہے، بعد میں داخل ہوں تو پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: دنیا کی کسی بھی مسجد میں داخل ہوں گے تو داخل ہونے کی نماز جسے تحیۃ المسجد کہتے ہیں پڑھیں گے، مسجد الحرام میں بھی داخل ہونے پر تحیۃ المسجد پڑھیں گے۔ مسجد حرام میں داخل ہونے کی دو صورتیں ہیں۔ ایک صورت تو یہ ہے کہ آپ عمرہ کے لئے داخل ہو رہے ہیں تو مسجد حرام میں داخل ہو کر فوراً طواف شروع کریں گے، آپ کو تحیۃ المسجد نہیں پڑھنا ہے، کیونکہ اس کے قائم مقام ہو جائے گا اور طواف کے بعد دو رکعت بھی ادا کرنا ہوتا ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ آپ حرم میں نماز و عبادت کی نیت سے داخل ہو رہے ہیں ایسی صورت میں آپ پہلے تحیۃ المسجد پڑھیں گے پھر بیٹھیں گے اور نماز کے وقت داخل ہوتے ہیں تو پھر نماز میں داخل ہو جائیں گے حتی کہ عمرہ کرنے والے بھی نماز میں داخل ہو جائیں گے۔ گویا مسجد حرام میں پہلی بار یا دوسری بار کا معاملہ نہیں ہے بلکہ جس حیثیت سے داخل ہو رہے ہیں اس کا اعتبار ہو گا۔

سوال: کیا عزیزیہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب مسجد الحرام میں پڑھنے کے برابر ہے؟

جواب: حدود حرم میں کسی بھی جگہ اور کسی بھی مسجد میں نماز پڑھنے کا اجر ایک لاکھ کے برابر ہے تاہم افضلیت تو مسجد حرام میں نماز پڑھنے کو حاصل ہے۔

سوال: کیا یہ کسی حدیث سے منسوب ہے کہ مدینے میں فوت ہونے کی صورت میں ان پر جنت واجب ہو گی یا انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو گئی۔ برائے مہربانی مجھے اس بات کی دلیل کے ساتھ رہنمائی فرما دیں؟

جواب: مدینہ میں وفات پانے پر جنت واجب ہو گئی ایسی حدیث نہیں ہے لیکن شفاعت رسول سے متعلق حدیث ہے کہ جو مدینہ میں وفات پائے گا اس کو نبی ﷺ کی شفاعت نصیب ہو گی۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

مَنِ استطاعَ أن يموتَ بالمدينةِ فلْيفعلْ فإنِّي أَشفعُ لمن ماتَ بها (السلسلة الصحيحة:1034/6)

ترجمہ: جو شخص مدینہ شریف میں رہے اور مدینے ہی میں اس کو موت آئے میں اس کی شفارش کروں گا۔

سوال: البیک کھا کر عمرہ یا مسجد میں نماز پڑھ سکتے ہیں کیونکہ اس کی چٹنی میں کافی بدبو ہوتی ہے جیسے لہسن کی اور اکثر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ لوگ مسجد حرام کے صحن میں البیک کھاتے ہیں۔ ہم برش بھی کرتے ہیں تو چٹنی کی بو باقی رہتی ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: البیک کھا کر عمرہ کر سکتے ہیں، نماز بھی پڑھ سکتے ہیں، لہسن کھانے سے بدبو پیدا ہوتی ہے اس کو استعمال نہ کریں، دوسرے لوگ تو بہت ساری غلطیاں کرتے ہیں، آپ اپنے حصے کی ذمہ داری نبھائیں۔ آپ بلاشبہ البیک کھائیں مگر بو والی کھا کر مسجد حرام میں داخل نہ ہوں کیونکہ جس میں بو ہو ایسی چیز کھا کر مسجد میں جانے سے منع کیا گیا ہے۔

سوال: میرا سوال یہ ہے کہ بیت اللہ، مدینہ منورہ اور مسجد اقصی میں ایک نماز پڑھنے کا اجر کیا ہے؟

جواب: مسجد حرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر، مسجد نبوی میں ایک نماز کا ثواب ایک ہزار نماز کے برابر اور مسجد اقصی میں ایک نماز کا ثواب دو سو پچاس نماز کے برابر ہے۔

سوال: میرے پاس ایک ویڈیو آئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ لوگ جوتے چپل پہن کر حرم میں چل رہے ہیں اور حرم کی توہین کر رہے ہیں، کیا لوگوں کو تنبیہ کرنے کے لئے یہ ویڈیو شیئر کر سکتے ہیں؟

جواب: میں نے وہ ویڈیو دیکھی ہے اور آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ یہ ویڈیو کہیں شیئر نہیں کریں کیونکہ اس میں بیان کرنے والا آدمی جاہل اور دین سے نابلد ہے۔ مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتے میں نماز پڑھی ہے، آپ بھی جوتے میں نماز پڑھ سکتے ہیں اور طواف کر سکتے ہیں اگر جوتے صاف ہوں۔ اصل میں آج کل ویڈیو وائرل کرنے کا لوگوں کو بہت شوق ہو گیا ہے، اس لیے نئی نئی چیزوں کی ویڈیوز بنا کر وائرل کرتے رہتے ہیں، ان لوگوں کو اس سے مطلب نہیں کہ جانکاری صحیح ہے یا غلط، بس ویڈیو وائرل کرنا اور ویوز پانا ہے۔ مسجد حرام کے اندر جوتے چپل پہن کر نہ داخل ہوا جائے بہتر ہے تاکہ صاف ستھری جگہ پر دھول مٹی نہ لگے اور صفائی عملہ کو دقت نہ ہو۔

سوال: زم زم میں دوسرا پانی ملا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: زمزم کے اندر شفا ہے، اس کو خالص پیا جائے تو بہتر ہے لیکن کہیں زمزم کی قلت ہوتی ہے اور افراد کی کثرت، اس وجہ سے زمزم میں دوسرا پانی ملانے کی ضرورت پڑ جاتی ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ان شاء اللہ زمزم کی برکت اور شفا نصیب ہو گی۔

سوال: ایک لڑکی اپنی فیملی کے ساتھ عمرہ پہ گئی ہے، وہ حالت حیض میں مسجد حرام میں بیٹھ سکتی ہے اپنی فیملی کے ساتھ کیونکہ وہ اکیلی کہاں رہے گی؟

جواب: عورت حالت حیض میں مسجد حرام میں نہیں ٹھہر سکتی ہے، مسجد سے باہر میدان وصحن میں بیٹھ سکتی ہے اور گھر والے حرم جائیں تو وہ اپنی رہائش پر رہے جو گھر والوں کی رہائش ہے یا مسجد حرام کے باہری حصے یعنی میدان میں بیٹھے۔

سوال: کیا واقعی زمزم کا پانی خراب نہیں ہوتا، جو زمزم میرے پاس دو تین سال پہلے کا ہے اس کو استعمال کر سکتے ہیں اور جو زمزم میں دوسرا پانی ملا دیا ہے اسے بھی سالوں بعد استعمال کر سکتے ہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: عام کنواں کا پانی چند سالوں میں بدل جاتا ہے مگر زمزم کا کنواں ہزاروں سال پرانا ہے اس کے پانی کے ذائقہ میں ذرہ برابر تبدیلی پیدا نہیں ہوئی، اول وقت سے جوں کا توں ہے۔ یہ زمزم کی بہت بڑی خصوصیت ہے یہی وجہ ہے کہ کنواں سے زمزم باہر نکال کر بھی سالوں ذخیرہ کرسکتے ہیں اس میں بیکٹریا سے حفاظت کا الہی سامان موجود ہے۔ آپ سالوں پرانے زمزم کو استعمال کرسکتے ہیں اور اسے بھی استعمال کرسکتے ہیں جس میں دوسرا پانی ملادیا گیا ہو، جس میں زمزم ملایا جائے اس میں زمزم کی خصوصیت غالب ہوجاتی ہے۔ یہاں ایک مشورہ دوں گا کہ زمزم کو خالص ہی اسٹور کریں بھلے ہی پینے کے وقت کچھ ملالیں۔

سوال: کیا زمزم کا پانی زیادہ ہو تو اس سے کھانا بنا سکتے ہیں؟

جواب: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، زمزم فضیلت والا پانی ہے اس میں شفا بھی ہے۔ خالص پینے سے، ملاکر پینے سے یا کھانے میں استعمال کرنے سے شفا اپنی جگہ باقی رہے گی۔

سوال: جوتے سمیت حرم شریف میں داخل ہونے یا جوتے سمیت طواف وسعی کرنے کا حکم کیا ہے؟

جواب: مسجد اللہ کا گھر اور روئے زمین پر سب سے پاک ومقدس سرزمین ہے۔ مسجد میں داخل ہونے والا بے وضو تو داخل ہوسکتا ہے مگر جنبی، حیضاء اور نفساء کے لئے وہاں ٹھہرنا منع ہے۔ وجہ مسجد کا تقدس ہے۔ اس کے باوجود مسجد میں جوتے سمیت داخل ہونے اور جوتوں میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ جوتے نجاست سے پاک وصاف ہوں۔

نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی ہمارے لئے اسوہ ہے جیسا کہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب: 21)

ترجمہ: یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ میں بہترین نمونہ (موجود) ہے۔

چنانچہ جو ہمارے اسوہ ورہبر ہیں ان کے قول وعمل سے ثابت ہے کہ آپ نے خود بھی جوتے میں نماز پڑھی ہے اور صحابہ کرام کو بھی جوتے میں نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ میں پہلے قولی حدیث پیش کرتا ہوں پھر عملی حدیث پیش کروں گا۔

قولی حدیث: شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خالِفوا اليَهودَ فإنَّهم لا يُصلُّونَ في نعالِهِم ولا خفافِهِم (صحيح أبي داود: 652)

ترجمہ: یہود کی مخالفت کرو کیونکہ نہ وہ اپنے جوتوں میں نماز پڑھتے ہیں اور نہ اپنے موزوں میں۔

عملی حدیث: عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

رَأَیتُ رسولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ علیہِ و سَلَّمَ یصلِّي حافیًا و منتعِلًا (صحیح أبي داود:653)

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ ننگے پاؤں نماز پڑھتے اور جوتے پہن کر بھی۔

یہ دونوں احادیث صحیح ہیں اور ان دونوں طرح کی احادیث سے ثابت ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے خود بھی جوتے میں نماز پڑھی ہے اور جوتے میں نماز پڑھنے کا حکم بھی دیا ہے۔

اس باب میں دلائل اور بھی ہیں مگر استدلال کے لئے اور نفس مسئلہ کو سمجھنے کے لئے یہی دو دلیلیں کافی ہیں تاہم ایک اور دلیل جو کافی مشہور ہے اور اس باب میں افہام کے اعتبار سے اور بھی واضح ہے ذکر کرنا مفید ہوگا۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

بینما رسولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ علیہِ و سَلَّمَ یصلِّي بأصحابِہِ إذ خلعَ نعلیہِ فوضعَھما عن یسارِہِ فلمَّا رأى ذلِکَ القومُ ألقوا نعالَھُم فلمَّا قضى رسولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ علیہِ و سَلَّمَ صلاتَہُ قالَ ما حملَکُم علَى إلقاءِ نعالِکُم قالوا رأیناکَ ألقیتَ نعلیکَ فألقینا نعالَنا فقالَ رسولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ علیہِ و سَلَّمَ إنَّ جبریلَ صَلَّی اللّٰہُ علیہِ و سَلَّمَ أتاني فأخبرَني أنَّ فیھما قذرًا - أو قالَ أذًى - و قالَ إذا جاءَ أحدُکُم إلى المسجدِ فلینظُر فإن رأى في نعلیہِ قذرًا أو أذًى فلیمسَحْہُ و لیصلِّ فیھما (صحیح أبي داود:650)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک آپ نے اپنے جوتوں کو اتار کر انہیں اپنے بائیں جانب رکھ لیا، جب لوگوں نے یہ دیکھا تو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں) انہوں نے بھی اپنے جوتے اتار لیے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا: ”تم لوگوں نے اپنے جوتے کیوں اتار لیے؟“، ان لوگوں نے کہا: ہم نے آپ کو جوتے اتارتے ہوئے دیکھا تو ہم نے بھی اپنے جوتے اتار لیے، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ آپ کے جوتوں میں نجاست لگی ہوئی ہے“۔ راوی کو شک ہے کہ آپ نے: » قذرا « کہا، یا: » أذى « کہا، اور فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو وہ اپنے جوتے دیکھ لے اگر ان میں نجاست لگی ہوئی نظر آئے تو اسے زمین پر رگڑ دے اور ان میں نماز پڑھے“۔

ان تمام احادیث کو سامنے رکھتے ہوئے یہ کہنا آسان ہو گیا کہ جوتے سمیت مسجد میں داخل ہو سکتے ہیں اور جوتے سمیت مسجد میں نماز پڑھ سکتے ہیں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ نبی ﷺ نے جو صحابہ کو جوتے میں نماز پڑھائی تھی وہ جماعت والی، مسجد کی نماز تھی۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہم جوتوں سمیت مسجد میں داخل ہوسکتے ہیں۔

مسجد حرام بھی ایک مسجد ہے، آپ ﷺ جوتے سمیت مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو ہم بھی مسجد نبوی، مسجد حرام اور دنیا کی دیگر مساجد میں جوتوں سمیت داخل ہوسکتے ہیں، اس میں شرعا کوئی قباحت نہیں ہے۔

یہاں یہ مسئلہ بھی واضح کردیا جائے کہ مسجد حرام میں جیسے جوتے سمیت داخل ہوسکتے ہیں اور وہاں جوتوں سمیت نماز پڑھ سکتے ہیں، اسی طرح جوتے سمیت طواف بھی کرسکتے ہیں اور سعی بھی کرسکتے ہیں، جائز ہے تاہم صفائی ستھرائی کا اہم مسئلہ ہے جس کے تئیں آج کل مسجد حرام میں جوتے سمیت داخل ہونا غیر مناسب ہے، اس بات کی مزید وضاحت نیچے ہے۔

جوتوں میں طواف وسعی سے متعلق مزید چند باتیں

☆عمرہ کرنے والوں کے علم میں اضافہ کے باعث پہلے یہ بتادینا چاہتا ہوں کہ مردوں کو احرام کی حالت میں جوتے نہیں پہننا چاہئے، موزہ بھی نہیں بلکہ چپل کا استعمال کرنا چاہئے اور عورتیں حالت احرام میں موزہ اور جوتا پہن سکتی ہیں۔ نفلی طواف میں مرد حضرات بھی جوتے پہن سکتے ہیں کیونکہ وہاں احرام کی پابندی نہیں ہے۔

☆جوتوں سمیت مسجد میں داخل ہونے یا جوتوں میں نماز پڑھنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ ضرور جوتے پہن کر مسجد جائیں یا جوتے میں ضرور نماز ادا کریں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جوتوں سمیت مسجد میں داخل ہونا جائز ہے اور جوتے پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے۔ اسی طرح یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ جوتے سمیت طواف وسعی کریں، خالی پیر طواف وسعی کریں جیسے عام لوگ کرتے ہیں تاہم کوئی جوتے میں طواف وسعی کرلیتا ہے تو جائز ہے مگر صفائی کے پیش نظر ننگے پیر طواف وسعی کیا جائے۔

☆عہد رسول میں بھی مسجد حرام میں لوگ جوتے چپل سمیت داخل ہوتے ہوں گے کیونکہ تعلیمات نبوی میں اس کی اجازت ہے، نیز عہد رسول میں طواف وسعی کی حالت میں بھی جوتے چپل پہنے جاتے ہوں گے، اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے۔

☆چونکہ پہلے کی مساجد مٹی والی ہوتی تھیں اس وجہ سے کبھی کسی نے جوتے سمیت ان میں داخل ہونا معیوب نہیں سمجھا مگر آج کل کی مساجد سنگ مرمر اور قالین سے مزین ہوتی ہیں اس لئے ہمیں اس پہلو پہ غور کرنے کی ضرورت ہے۔

☆اس میں کوئی شک نہیں کہ مسجد حرام میں ایک بڑی تعداد صفائی پر مامور ہے جس کے باعث مسجد حرام ہمیشہ چمکتی دمکتی نظر آتی ہے، ایسی صورت میں ہمیں صفائی کا خیال کرتے ہوئے مسجد حرام میں جوتے اور چپل پہن کر اندر داخل نہیں ہونا چاہئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ جو جوتے چپل ہم باہر سے پہن کر آتے ہیں اور اس کو حمام بھی لے کر جاتے ہیں وہ یقیناً دھول مٹی اور پانی سے بھیگے ہوں گے ایسی صورت میں قالین اور سنگ مرمر گندا ہوگا اور صفائی مزدور کو بڑی دشواری کا سامان کرنا پڑے گا۔

☆ گویا مسئلہ جواز یا عدم جواز کا نہیں ہے بلکہ صفائی کا ہے۔ مسجد حرام کی نظافت کے پیش نظر اس میں بغیر چپل وجوتے داخل ہوں یعنی وہ جوتے اور چپل جن کو مسجد سے باہر استعمال کرکے آئے ہیں انہیں پہن کر مسجد میں نہ آئیں بلکہ دروازے پر اتار لیں اور خالی پیر اندر داخل ہوں، خالی پیر نماز ادا کریں اور خالی پیر طواف وسعی کریں۔

☆ مسجد حرام کی لائیو ویڈیو نشر ہوتی ہے اس کے مناظر سارے لوگ بشمول مسلم وکافر سبھی دیکھتے ہیں، جوتے چپل سمیت مسجد حرام میں داخل ہونے کا منظر غیروں کو برا معلوم ہوگا حتی کہ مسلموں میں بھی جو جاہل اور دین سے نابلد ہیں وہ غلط تاثر لیتے ہیں اس لئے بھی مسجد حرام میں جوتوں سمیت داخل نہ ہوا جائے۔

خلاصہ کلام:

پورے بحث کا خلاصہ یہ ہوا مسجد حرام سمیت دنیا کی وہ تمام مساجد جن کی زمین مٹی والی نہیں ہے بلکہ انہیں پتھر وٹائلس اور قالین سے مزین کر دی گئی ہیں ان میں جوتے چپل سمیت اندر داخل نہ ہوں، یہ حکم صفائی ستھرائی کے پیش نظر ہے ورنہ جو مساجد آج بھی مٹی کی بنی ہیں ان میں جوتے پہن کر جانے میں کوئی حرج نہیں ہے اس شرط کے ساتھ کہ وہ طاہر ہوں جیسا کہ سطور بالا کی متعدد احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔

سوال: کیا ملتزم یعنی کعبہ کا دروازہ پکڑ کر دعا کرنا ثابت ہے؟

جواب: ملتزم کعبہ کے دروازہ کو نہیں کہتے ہیں بلکہ ملتزم کہتے ہیں کعبہ کے دروازہ اور حجر اسود کی درمیانی جگہ کو۔ اس جگہ پہ نبی ﷺ سے دعا کرنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے البتہ بعض صحابہ کرام سے ثابت ہے۔ اگر کوئی ملتزم میں دعا کرنا چاہے تو کر سکتا مگر یاد رہے اس جگہ کی کوئی مخصوص دعا نہیں ہے۔

سوال: غار حراء میں نماز پڑھنے کا ثبوت ہے؟

جواب: غار حراء کی طرف جانا کوئی سنت نہیں ہے اور نہ ہی اس پر چڑھنا کوئی ثواب کا کام ہے۔ یہ صحیح ہے کہ نبی ﷺ نبوت سے پہلے یہاں آتے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبادت کیا کرتے تھے مگر یہ نبوت سے پہلے کی بات ہے۔اب اگر کوئی وہاں عبادت یا اجر وثواب کی نیت سے آتا ہے تو یہ دین میں نئی ایجاد ہے جسے بدعت وگمراہی کہی جائے گی۔ہاں کوئی یونہی دیکھنے کی غرض سے آئے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال: میں اکثر مدینہ کی زیارت کے لئے جایا کرتا ہوں تو میرے رشتہ دار جو سعودی میں ہیں یا اپنے ملک میں وہ مجھ روضہ رسول پہ سلام کہنے کو کہتے ہیں اسلام میں اس کی کیا حیثیت ہے؟

جواب: ایسا کام غیر مسنون اور غیر مشروع ہے۔اس کا ثبوت قرآن وحدیث میں کہیں نہیں ملتا۔سلام تو ایسی چیز ہے کہ کوئی کہیں سے بھی نبی ﷺ کو سلام کر سکتا ہے اور ہم کم از کم پانچ بار نماز میں نبی ﷺ پر درود وسلام بھیجتے ہی ہیں پھر دوسروں کے ہاتھوں بھیجنے کی کیا ضرورت؟

شاید ایسے لوگوں کو نبی پاک ﷺ کے اس فرمان پہ یقین نہیں ہے:

لا تجعلوا بيوتكم قبوراً، ولا تجعلوا قبري عيداً، وصلُّوا عليَّ فإن صلاتكم تبلغني حيث كنتم (صحيح أبي داود:2042)

ترجمہ: تم اپنے گھروں کو قبریں مت بناؤ اور میری قبر کو میلہ گاہ نہ بناؤ، اور مجھ پر درود بھیجا کرو کیونکہ تم جہاں بھی ہو تمہارا درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔

قبر پہ جاکے سلام پیش کرنے کے متعلق ایک موضوع روایت پیش کی جاتی ہے کہ "جو انسان میری قبر کے پاس کھڑا ہو کر مجھ پر درود وسلام پڑھتا ہے اسے میں خود سنتا ہوں اور جو میری قبر سے دور رہ کر درود پڑھتا ہے وہ مجھے پہنچایا جاتا ہے۔"

☆محدثین کے فیصلہ کے مطابق یہ حدیث خود ساختہ اور موضوع ہے۔ (سلسلہ الاحادیث الموضوعۃ: نمبر ۲۰۳)

اس لئے یہ موضوع روایت ہمارے لئے حجت ودلیل نہیں بنے گی۔

سوال: حج وعمرہ سے واپسی پہ غیر مسلم کو زمزم وکھجور دینا کیسا ہے؟

جواب: جو لوگ حج یا عمرہ سے واپس جاتے ہیں، ان کے پاس پڑوس میں رہنے والے غیر مسلم جب حاجی صاحبان کے گھر مکہ مکرمہ سے واپسی پر زمزم پینے کے لئے جوق در جوق لوگوں کو جاتا دیکھتے ہیں تو اس کے دل میں بھی زمزم پینے کی خواہش ہوتی ہے۔زمزم سے مسلمانوں کی عقیدت دیکھ کر بعض غیر مسلم مانگنے بھی آجاتے ہیں۔ایسے عالم میں ہمیں چاہئے کہ انہیں یہ عظیم تحفہ پیش کریں، ساتھ ہی یہاں ایک اور کام کریں۔آپ کے پاس ابراہیم واسماعیل وہاجرہ علیہم السلام کی سیرت، زمزم کا واقعہ اور مناسک حج وعمرہ کے بعض توحیدی پہلو بیان کرنے کا سنہری موقع ہے، آپ ان سے بیان کریں، زمزم کے کچھ روحانی فوائد بھی بیان کریں، ہو سکتا ہے آپ کی کسی بات سے متاثر ہو جائے یا زمزم سے کوئی خاص فائدہ حاصل ہو اور یہ اس کی ہدایت کا ذریعہ بن جائے۔ حالات وظروف کے حساب سے متعدد بار بھی ملاقات کی جا سکتی ہے اور مختلف پہلوؤں پر مزید بات چیت کی جا سکتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: اگر کوئی عورت فجر کے بعد دو رکعت اشراق پڑھنا چاہے اور سورج نکلنے تک ٹیک لگا کر ذکر کرتی یہاں تک کہ دو رکعت ادا کرلے تو کیا اسے پورے حج وعمرہ کا ثواب ملے گا اور کیا جگہ تبدیل کرنے سے پورے حج اور عمرہ کا ثواب نہیں ملتا ہے؟

جواب: حج وعمرہ کا ثواب اس کو ملے گا جس نے فجر کی نماز جماعت سے ادا کی اور وہ وہیں بیٹھا ذکر کرتا رہا۔ شیخ ابن باز نے کہا کہ اس میں عورت بھی داخل ہے مگر شیخ ابن عثیمین نے کہا کہ اس میں عورت داخل نہیں ہے کیونکہ وہ جماعت سے نماز نہیں پڑھتی، ہاں اگر نماز پڑھ کر وہیں بیٹھی رہی اور ذکر کرتی رہی پھر دو رکعت نماز ادا کی تو خیر و بھلائی ہے۔

سوال: اپنی تسبیح زائرین کو دینا کہ خانہ کعبہ کو چھو کرلائے کیسا ہے؟

جواب: تسبیح کو کعبہ سے چھو کرلانا بدعت ہے بلکہ زائر خود بھی طواف کرتے ہوئے یا بغیر طواف کے کعبہ کا کوئی بھی حصہ برکت کی نیت سے نہیں چھوئے گا۔ حجر اسود اور رکن یمانی چھونے کا حکم ہے مگر یہ بھی صرف اللہ کے حکم کی بجاآوری ہے نہ کہ حصول برکت کی نیت سے۔ اگر کعبہ کا کوئی حصہ (حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ) برکت کی نیت سے چھوتا ہے یا کوئی سامان، تسبیح وغیرہ چھواتا ہے تو وہ بدعت کا ارتکاب کرتا ہے۔

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ وسلم کے روضہ پر میرا اسلام کہنا اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: ایسا کام غیر مسنون اور غیر مشروع ہے کیونکہ اس کا ثبوت قرآن وحدیث میں کہیں نہیں ملتا۔ سلام تو ایسی چیز ہے کہ کوئی کہیں سے بھی نبی ﷺ پر درود وسلام بھیج سکتا ہے اور ویسے بھی ہم کم از کم پانچ بار نبی ﷺ پر درود وسلام بھیجتے ہی ہیں پھر دوسروں کے ہاتھوں بھیجنے کی کیا ضرورت؟ شاید ایسے لوگوں کو نبی پاک ﷺ کے فرمان پہ یقین نہیں ہے:

لا تجعلوا بيوتكم قبوراً، ولا تجعلوا قبري عيداً، وصلُّوا عليَّ فإن صلاتكم تبلغني حيث كنتم (ابوداؤد:2042)

ترجمہ: تم اپنے گھروں کو قبریں مت بناؤ اور میری قبر کو میلہ گاہ نہ بناؤ، اور مجھ پر درود بھیجا کرو کیونکہ تم جہاں بھی ہو تمہارا درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔

☆ اس حدیث کو شیخ البانیؒ نے صحیح قرار دیا ہے۔ (صحیح الجامع:7226)

قبر پہ جاکے سلام پیش کرنے کے متعلق ایک روایت پیش کی جاتی ہے: جو انسان میری قبر کے پاس کھڑا ہو کر مجھ پر درود وسلام پڑھتا ہے اسے میں خود سنتا ہوں اور جو میری قبر سے دور رہ کر درود پڑھتا ہے وہ مجھے پہنچایا جاتا ہے۔

☆ محدثین کے فیصلہ کے مطابق یہ حدیث خود ساختہ اور موضوع ہے۔ (سلسلہ الاحادیث الموضوعۃ نمبر ۲۰۳)

اس لئے اس موضوع حدیث سے دلیل نہیں پکڑی جائے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: نبی کریم صلی اللہ وسلم کو درود کا ھدیہ پیش کرنا کہ فلاں ابن فلاں نے آپ کے لئے اتنے درود تحفہ کئے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ طریقہ صحیح نہیں ہے اس لئے کوئی آپ سے کہے کہ نبی کے روضہ پر میرا اتنا درود پیش کریں، ان سے کہیں کہ نبی ﷺ نے ہمیں ایسا کرنے کا حکم نہیں دیا ہے اس لئے یہ عمل بدعت ہے۔ آپ جہاں ہیں وہیں سے نبی پر درود پڑھیں اور معین تعداد میں درود نہ پڑھیں بلکہ بغیر تحدید کے جتنا ہو سکے درود پڑھا کریں۔

سوال: لوگوں میں یہ عقیدہ پایا جاتا ہے کہ حرمین کے کبوتروں کا جوٹھا دانہ اٹھانا کہ یہ بے اولاد لوگوں کے لیے اولاد کا سبب بنے گا، کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: کبوتروں کو دانہ ڈالنا ہی نہیں چاہئے، آخر لوگ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ دنیا میں ہزاروں مخلوق ہے مگر صرف کبوتر کو دانہ ڈالنے کی کیا حکمت ہے؟ یہ جہالت کے سوا کچھ نہیں ہے۔ مزید برآں ان کبوتروں کا جھوٹا چننا حصول اولاد کا سبب تصور کرنا ضعیف الاعتقادی ہے، بلکہ اس میں شرک کی آمیزش ہے۔ اس کام اور اس عقیدہ سے توبہ کرنا چاہئے۔

سوال: مدینہ جاکر خاک شفا یا آب شفا کے حصول کی کوشش کرنے کی شرعی حیثیت بھی بیان کردیں۔

جواب: مدینے میں کسی جگہ ایسی نہ کوئی مٹی ہے اور نہ ہی ایسا پانی ہے جسے شریعت میں شفا قرار دیا گیا۔ بدر میں ایک کنواں ہے جسے لوگوں نے بئر شفا کے نام سے مشہور کر رکھا ہے حالانکہ یہ بئر الروحاء ہے، اور اس بئر کی کوئی خصوصیت نہیں ثابت ہے۔ لہذا خواہ مخواہ ایسی چیزوں میں اپنا ایمان نہ ضائع کریں جس کا کوئی ثبوت نہیں ہو۔ اللہ تعالی نے زمزم کو شرف وفضیلت دی ہے، اسے زیادہ سے زیادہ استعمال کریں۔

سوال: ایک بہن عمرہ پر گئی تھی اس کو کسی دوسری عورت نے حرم میں کہا کہ اگر وضو ٹوٹ جائے تو اسپرے والے بوتل سے وضو کرلو کیونکہ وضو خانہ دور ہوتا ہے اور ناک ومنہ میں پانی نہیں ڈالنا کیونکہ یہ سنت ہے وضو کے فرائض میں سے نہیں ہے، کیا اس طرح وضو ہو جائے گا؟

جواب: وضو میں کلی اور ناک میں پانی ڈالنا واجب ہے، اس کے بغیر وضو نہیں ہو گا، یہ غسل میں بھی واجب ہے جو غسل میں کلی اور ناک میں پانی نہ ڈالے اس کا غسل بھی نہیں ہو گا۔

اسپرے سے چھینٹے کی طرح پانی نکلتا ہے جس سے تین تین بار میں اعضائے وضو مکمل طور پر نہیں بھیگ سکتے ہیں، کچھ بھیگ جائیں اور کچھ خشک رہ جائیں گے اس لئے اسپرے والی بوتل سے وضو نہیں ہو گا۔ وضو میں تین تین بار عضو دھونا ہے اور تین بار سے زیادہ عضو دھوتے ہیں تو یہ سنت کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلاف ورزی ہے۔ اگر کوئی اسپرے والی بوتل سے پورے اعضاء دھل بھی لے مگر کلی نہ کرے اور ناک میں پانی نہ چڑھائے تب بھی اس کا وضو نہیں ہوگا کیونکہ کلی کرنا اور ناک کی صفائی کرنا واجب ہے بلکہ نبی ﷺ نے ناک میں پانی مبالغہ کے ساتھ چڑھانے کا حکم دیا ہے اور اس طرح کرنے کو مکمل وضو کہا ہے چنانچہ لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے وضو کے بارے میں بتایئے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَسبِغِ الوضوءَ وبالِغ في الاستنشاقِ إلَّا أن تكونَ صائمًا(صحیح ابن ماجہ:333)

ترجمہ: تم مکمل طور پر وضو کرو، اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرو، الا یہ کہ تم روزے سے ہو۔

ایسی عورتوں کو ایک مشورہ بھی دوں گا کہ آپ حرم شریف میں زیادہ سے زیادہ عبادت کرنے پر وقت دینا چاہتی ہیں مگر وضو کے لئے آپ کے پاس وقت نہیں ہے تو اس عبادت کا کیا فائدہ جب صحیح سے وضو نہ کیا جائے اور آپ جان لیں کہ وضو عبادت کے لئے بہت اہم چیز ہے، نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ بغیر پاکی کے کوئی عبادت قبول نہیں ہوگی۔

سوال: حج پہ آئی ہوئی خواتین کے متعلق مفتی جنید بن محمد پالنپوری (ممبئی) نے فتوی دیا ہے کہ "عورتوں کو مکہ اور مدینہ میں ہوٹل کے کمرہ میں نماز پڑھنا چاہئے۔ مسجد میں جانا حدیث کی رو سے غلط ہے۔ ہماری عورتیں دیگر خواتین کی دیکھا دیکھی مسجد میں جانا شروع کر دیتی ہے جو نامناسب عمل ہے"۔ اس فتوی کی کیا حیثیت ہے؟

جواب: مجھے حیرت پہ اس بے تکی اور جہالت بھرے فتوے پر اور افسوس اس قدر ہے کہ کچھ کہا نہیں جاسکتا۔ یہ اپنی من مانی اور ہوا وہوس کو شریعت کا نام دیتے ہیں اور خود بھی اس پہ عمل کرتے ہیں اور دنیا والوں کو بھی جبراً عمل کرواتے ہیں۔ خواتین مسجد میں نبی ﷺ کے زمانے سے نماز ادا کرتی آرہی ہیں، انہیں روکنے والا منکر حدیث تو ہو سکتا ہے متبع کبھی نہیں۔ بخاری ومسلم کی واضح حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

آپ ﷺ فرمان عالیشان ہے: لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ (صحیح بخاری:900/ صحیح مسلم:442)

ترجمہ: اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث کی رو سے کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ مسلم عورتوں کو اللہ کے گھر میں نماز پڑھنے سے منع کرے اور خاص کر بیت اللہ شریف اور مسجد نبوی ﷺ سے۔

نصیب سے کسی کو حج کی سعادت ملتی ہے، اس سعادت میں رخنہ ڈالنا اور بڑے اجر وثواب کے کام سے محروم کرنا عورتوں کے لئے حرمان نصیبی ہے۔ حرمین وشریفین کا تقدس واحترام ، وہاں کی زیارت اوران میں نمازوعبادت کا عمل دنیا کے مساجد سے ہزاروں درجہ اونچا ہے ۔ بیت اللہ شریف میں ایک وقت کی نماز دنیا کی دیگر مساجد میں 55 سال کی نماز سے بڑھ کر ہے اور مسجد نبوی ﷺ میں ایک وقت کی نماز دنیا کی دیگر مساجد میں چھ مہینے بیس دن سے بڑھ کر ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

عن جابرٍ أنَّ رسولَ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّم قال صلاةٌ في مسجدي أفضلُ من ألفِ صلاةٍ فيما سواهُ إلا المسجدَ الحرامَ وصلاةٌ في المسجدِ الحرامِ أفضلُ من مائةِ ألفِ صلاةٍ فيما سواهُ. (صحیح ابن ماجہ:1163)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اس مسجد میں نماز (اجر کے اعتبار سے) دوسری مساجد میں نماز پڑھنے سے ایک ہزار گنا افضل ہے، سوائے مسجد حرام کے، اور مسجد حرام میں نماز پڑھنا اس کے سوا مساجد میں ایک لاکھ نمازیں پڑھنے سے افضل ہے۔

کبھی عورتوں کو بازاروں، مخلوط کالجوں، پارکوں، سینماہالوں، مخلوط اجتماعوں اور بھیڑ بھاڑ والی مخلوط جگہوں سے نہیں روکا ہو گا اور وہاں جانے سے اتنی شدت کے ساتھ نہیں منع کیا ہو گا جتنی شدت سے مسجدوں سے منع کرتے ہیں۔ اور حرمین شریفین بلاشبہ سب سے مقدس مقام ہے جہاں کی زیارت کا حکم جہاں مردوں کو ہے وہیں عورتوں کو بھی ہے۔

نبی ﷺ کا فرمان ہے:

لا تُشَدُّ الرحالُ إلا إلى ثلاثةِ مساجدَ: مسجدِ الحرامِ، ومسجدِ الأقصى، ومسجدي هذا (صحيح البخاري:1995)

ترجمہ: مسجد حرام، مسجد نبوی اور بیت المقدس کے علاوہ(حصول ثواب کی نیت سے) کسی دوسری جگہ کا سفر مت کرو۔ کوئی بتائے زیارت کسے کہتے ہیں اور کیا حرمین شریفین کی مساجد کی زیارت عورتوں کے لئے نہیں؟ اگر عورتوں کے لئے بھی زیارت مسنون ہے تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

زیارت میں کیا کیا اعمال انجام دینا چاہئے ؟ کیا ان اعمال میں نماز نہیں داخل نہیں ہے ؟

اگر کسی کو حج سے متعلق عورتوں کے لئے فتویٰ دیناہی ہے تو یہ فتویٰ دے کہ بلا محرم سفر کرنا حرام ہے. بلا پردہ حج کرنا گناہ ہے اکثر عورتیں بے پردہ ہو کر اپنے اور دوسروں کا حج غارت کرتی ہیں کیونکہ ان کے یہاں یہ تصور پایا جاتا ہے کہ حج میں چہرہ نہیں ڈھانپنا ہے جبکہ حج ہو یا غیر حج ہر جگہ عورت کو اجنبی مردوں سے پردہ کرنا ہے۔

اگر خواتین کو مشورہ دینا تھا تو یہ دیتے کہ مردوں کی صف سے الگ ہو کر چلنے کی کوشش کریں، اپنی زینت کا اظہار نہ کریں، بھڑکیلے یا تنگ و باریک لباس ہرگز نہ لگائیں۔ اگر ان امور کی طرف مفتیان شرع متین دھیان دلائیں تو عین ممکن ہے حج کے اندر سبھی کے لئے پاکیزگی ہو گی اور فریضہ حج پاکیزگی سے ادا ہو گا.

حج کا اکثر حصہ مسجد حرام سے جڑا ہے، عورت ہو یا مرد پہلے حرم میں داخل ہونا ہے اور حج سے واپسی بھی حرم سے ہی جڑی ہوئی ہے. کتنی عجیب بات ہے عورت حرم شریف میں طواف و سعی کرے مگر نماز وہاں ادا نہ کرے بلکہ اپنے ہوٹلوں میں ادا کرے۔